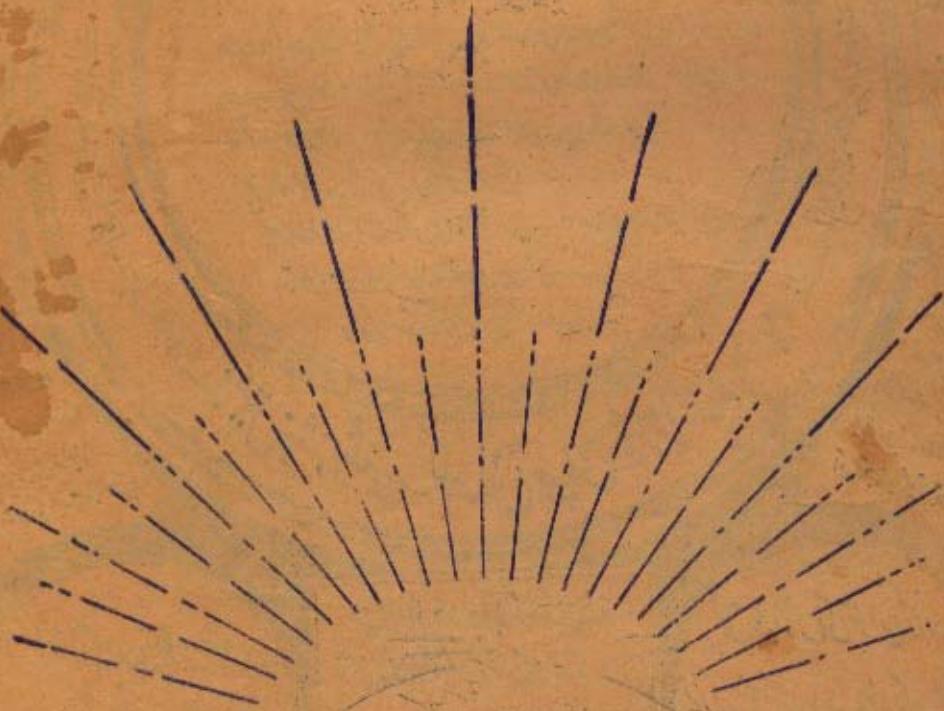


# تَكْلِي

ماه‌نامه دیوبند



ایڈیٹر: عاصم عثمانی (فاظ محل دیوبند)

ایمان افروز  
و دل انگیز

جماعت

ذہب

حق

SHAHNAMA-E-ISLAM

# شہنامہِ اسلام

جلد

حصہ اول

حضرت حسین طاہانہ صاحبی پنے شاہنامہ میں خصوصی ملکیت مسلم کی جیات مبارکے  
و افتابیان کو لیکن حضرت فاطمہ قلبی کی شاہنامہ حضور کو وصال سے شرع ہوتے ہے۔  
غلام المرسلین کے وصال سوانح کے چاندنے والے صحابیون پر کیا گذری؟  
فرض اور بحث میں کسی شدید کشش ہوئی؟  
پھر غلافت راشدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سی پہلی  
باقاعدہ حکومت کیونکہ عالم وجود میں آئی۔  
یہ کچھ شکریں جاذبین بانیں خلفیتی۔

اگر آپ  
خلافت در شہ  
کی تمام تاریخ و تتمہ  
و یعنی اپنے ہی شاہنامہ  
خوبی کو منع کی جائے تو جائی

حق و باطل کی تواریخ کیان  
کہاں مگر ایسا اور باطل کس طرح  
منقول ہوا؟

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے  
کیا یا معاشر کے سر کئے؟

اسلام میں جمہوریت  
کا  
مفهوم کیا ہے؟

کتابت کتبہ تبلیغی دیوبند صنعت پاپ ندویان



چن میں تیج نوائی تمری گواہ کر کر تاریخی کار تریانی

# اعتناء

## خاص نمبر پر الفرقان کا تازہ تبصرہ

اور واعظ چشت لفظوں میں انجھ کر رہ گیا

صفت میں شمار کرنے لگے۔ حالانکہ ایک بڑے عالم اور صاحب فضل دوسرے بزرگ ہیں۔ مدیر رسول کی حیثیت سے جب الفرقان کی ہر سطر کی تذكرة اور احوالوں نے قبول کر گئی ہے تو مجھے لازماً ہوئی مصیق صاحب کے ارشادات پر گھبی توجہ کرنی پڑے گی۔ دیانتِ توفیق۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ خاص نمبر کے طویل آغازِ محن "میں نے "ایمان و عمل" کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے یہ واضح کیا تھا کہ میرے محترم استادِ مولانا مدنی "ایمان و عمل" کے مسئلہ ہیں مولانا مودودی پر خارجیت دعا اعلان کا بخوبی صحیح و درزیں اثہام لکھتے ہیں وہ ہرگز درست نہیں ہے اور ملائے موجود کی طرف سے خالی وقت کا جو طوفان گھٹرا کیا گیا ہے وہ تہمیت اور حکومیت کی بجائے زیادتی علم اور تجاوز عن احکمِ کتاب نہیں سے آؤدہ ہو گیا ہے نیز میں نے واضح کیا تھا کہ ہماسے علماتے موجود صحیح طور پر اس منکر کی تائید کی ہیں کہ رہبہ ہیں جو حقیقتاً سابق علمائے دیوبند کا گھومنی فکر تھا۔

انسان کی تبیت اور باطنی کیفیات و جذبات ظاہر ہے کہ تحسوس و مرنی اور ٹھوس چیزوں نہیں کہ انہیں سرکی اکھوں سے دکھلایا جاسے یا انگلی سے چھوکرتا دیا جاسے۔ لب اعمال و افعال، علمات و تراث اور واقعات و احوال ہی کے ذریعہ ان پر استدلال کیا جاسکتا ہے اور یہی سب چیزوں اندازہ کر لسکتی ہیں کہ کوئی شخص ان پر یا ان میں کیا لئے بیٹھا ہے یا جرنے اسی لئے تعدد شواہد و واقعات خاص نمبر میں کئے تھے اور ان کی روشنی میں دعویٰ کیا تھا کہ اپنے کے اذیان دقوب جماعت اسلامی سے اختلاف کے عاملیں القاء اور حقیقتی کے نقطہ اعتدال سے بہت بہت ہوتے ہیں۔

جل سہی تھے اُتشِ گل سردوں کے آشیان

محرم ۱۴۳۶ھ کے الفرطان میں اس کے مرتب جناب مولیٰ عین الرحمن سبھی نے مجھی کے خاص نمبر پر تبصرہ کے نام سے پورے سات صفحے لکھے ہیں۔ خدا ہمی اجازتا ہے کہ موصوفہ کے دل میں کب کب کی کدورت پروردش پار ہی تھی جو ان صفحات میں پوری فرائدی کے ساتھ نکال کر رکھدی گئی ہے۔ ہجوم اور تحریر کا شاید کوئی بھی حربر نہیں پہلے ہے جسے میرے دوست سنبھلے تا ان استعمال کی دلائل بدم کوئی دخیر مددی عطا کر لے گوئی

اپنے اور مجھ کے حق میں تبرائناستا یہی تو میرے لئے کوئی خاص بات نہیں سکتی ہی رسائل و اخبار اسی مشتملاً ہیں جو یہی نظر سے ایسے لگ رہے ہیں جن میں مجھے اور مجھی کو خوب خوب صلواتِ سلامی گئی ہیں۔ میں نے انھیں دو وجہ سے نظر انداز کر دیا۔ ایک تو یوں کہ انہیں میری ذات کو قوع بہفع الزمامات سے فرانسے اور میرے خلوص دویافت کو مضمون کیسے کو سا میری کسی علی کوتا ہی یا غلطیاں کو واضح نہیں کی گیلے ہے۔ نمیری تقدیروں کے علی دامت لالی گوئیوں سے کوئی بحث کی گئی ہے۔

درستے یوں کہ یہ خاک اُڑانے والے خود بھی اور ان کے یہ پر پچھے بھی کسی اعتبار سے اس لائن نہیں ہیں کہ سخیرہ وہیم لوگ ان پر التفات کر لیں۔

چانشک ہلی جو جاتی تھی ہے تاک الفرقان کا تبصرہ بھی لا تین التفات نہیں ہوتا چاہتے۔ لیکن جب تک الفرقان کی پیشائی پر مولانا مسٹر نعمانی کا اسم گرامی بطور مدیر مسٹول موجود ہے یہ ماجزہ یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ اسے بھی تا قابل التفات پر جوں کی

انہیں اس تصویر سے یہ بھی نہیں حلیم ہو سکا کہ "جماعتِ اسلامی" کی حیثیت اور مخالفین کی "خلافت" کے سبیع عنوان کے تحت آخر کن سائل دریافت کو اس میں ذیر تذکرہ لایا گیا ہے۔ صرف اتنا پہلے چیز سکے کا کہ، پیش اشارہ کے پیشے استاد کو گالیاں دینے کی خاطری خاص نظر نکالا ہے اور کسی ذموم اخلاقی کو مٹانے کی کوشش کے عوض اسیں صرف صلوٽ گالیوں اور مخالفوں کے خواں پھلتے گئے ہیں۔

جب یہ صورت حال ہو تو اس کے سو اور کام جھا جاسکتا ہے کہ معاصرت کی چیزوں کی اور نامعلوم دلائی نے مرتب الفرقان کو اس سند پر لاٹھا ہے جو بصیرتگار کی نہیں ہو چکی تو اس قصیدہ نگاری کی پرالتراں پر رحم فرماتے اور شہرت، عزت علمت کا جو بھی صد اس "کوئی ناسے" کے اغام میں ان کے پیش نظر مولانا محسین عطا فرماتے۔ حق یہ ہے کہ حضور نہیں ہیں بلکہ حقیقتاً میں اپنی کوئی اپنی خطاوں اور کمزوریوں کا خود ہی معرفت ہونے اور فضل دن ہیکی کی غلط فہمی میں بتلانہ ہونے کے باعث ایسی کسی تحریر پر جراحت پا نہیں ہوتا جس میں مجھے تھیر و کمر تابت کیا گیا ہو۔ لیکن چونکہ مجھی کے ذریعہ ہر راہ دین کی پھی باتیں جلوپ خدا نہ پہنچانے کا کام میں کئے اپنے ذمتوں رکھا ہے اور ان باتوں کی عزت و حرمت کا کچھ کوچھ تعلق تھی کی عزت و حرمت سے بھی چہ 1 اس لئے باری ناخواست الفرقان کے "تصویرے" پر تو جو کہتے ہوئے کہم فرمابولی ہی حقیقی سے کچھ عرض کرتا ہوں۔ کاش وہ جانبدار انتہا ہمیت، علم و حکم کی آن اور خود میں سے بالآخر چوکر توجہ کر سکیں۔

اثر کوئے نہ کر سے من تو سے مری فریاد  
نہیں ہے وادکا طالبی بندہ آزاد

میرے فخر! سب سے پہلے اس اپ کے اس سوئے ختن کے باشے میں کچھ کہدوں جسے اپنے چون محبت استھانی جملہ الحکمر اپنے فضیلت کے حوالے کر دیلے۔ اپنے میری چند گرام فرع عبدیتیں نقل کر کے فرماتے ہیں۔

"اُن حلوں کے متلوں ایک سوال ہے بھی بعدا ہونا ہے کہ آخر حصہ زیر بحث معامل خالص لنظریاتی ہے مذکوری سند و چاہدہ کا جگہ کوئی اور نہ کسی کی ذاتی خلافت کا سوال تو پھر ستم کی توکل نظریات سے گذر کر بلکہ نظریات سو بھی

تصورہ اگر واقعی کسی چیز کے اہم گوشوں کو سامنے لانے کا نام ہے تو مولوی عین صاحب کو چاہتے تھا کہ سب سے پہلے یہ بتائے کہ "ایمان و عمل" کے موضوع پر ماضی کی بحث ان کے نزدیک غلط ہے یا صحیح اور مولانا مودودی کو ہدف اعتراف و ملامت بنانے میں کم سے کم اس ستھان کی حد تک علمات کے کام نے الصاف گیا ہے یا ظلم؟ اور علیمانے موجود پر سابق علماتے دیوبند کی مکمل اور صحیح ناستگی نے کرنے کا الزام نظر ہے یاد رکھی؟ — لیکن تجویز گئے تھے، جنہیں سب سے پہلے موجود کو مجاہد یا باقی میں اپنی راستے کی حد تک واضح فرماتا چاہتے تھا اور اس کے بعد مدد بر تجلی کے طرز کا رش اور جائزہ و نیت اور گفتار و کبردار کی جتنی چاہتے تھیں وہیں کیتے تو بات کم سے کم ضابطہ کی حد تک میں حقوقی رہتی۔ لیکن موجود نے اپنا نہیں کیا۔ بلکہ اس سهل موضوع کو چھوٹا کہ نہیں جس کی خاطری مقیم نہیں موجود و جو دیس آیا ہے اور صرف یہ بہانے پر اتفاق کر لیا کر دیجی۔ مگر اسرا پا عجیب اور غاصب نمبر لوگوں ایسا مکروہ بات کا پسند ہے۔

مفهوم کو دیکھنا نہیں پر نظری  
واعظات کا نشانہ ہے مولیٰ شوی خفتار

اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے تصویرے تو انہیں کی نظر میں سے گذرستہ ہی چوں گے۔ یہ بات تقریباً تہجیر سے میں دیکھی جاسکتی ہے کہ اگر تھہرہ کرنے والا زیر تھہرہ چیز کے موجب تھا میں کر رہا ہے تو تھہرہ کا حق ادا کرنے کے لئے ساتھ ہی ساختہ بعض لائف محسین گوشوں کی طرف بھی اشارہ کرنے میں بھی نہیں کر رہا۔ زیر تھہرہ پریز کا سرما پا عجیب کچھے والا بھی شرافت و محاففت کے آداب اور حق و انصاف کے تفاوضوں سے اس حد تک بے بہرہ نہیں ہو جاتا کہ محسین کا ایک لفظ تک اپنے علم پر حرام کر لے اور تھیس ہی تھیس کئے چاہا جائے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں الفرقان کے تصویرے میں ایک سطر آپ کو ایسی نہیں طے گئی جس سے یہ خالص ہو سکتا ہو کہ ذریمہ موصوف کے خاص نظر میں کوئی ایک چیز ایک گوشہ ایک شوشه بھی اپنا موجود ہے جس کے لئے کمی کفر خیر کی بجا تسلیک کیے گئے۔ بلکہ جن لوگوں نے خاص نہیں دیکھا

ان حضرات سے کبھی ایسے نہیں بھی پڑے جن میں تک درست مصیبی کوئی جیز رسیدا پورے کی گنجائش ہر داد اگر جانب کا اشارہ گین تک درتوں کی طرف ہو جو درست ہوئی دارالعلوم کے انتظامی مسائل میں علمائی خاندان اور کچھ ادوگوں کے مابین پر اچھی تسلیم کیجئے خاکسار گولن پر انی باقاعدہ ادوگوں سے تکمیل کی جائیں ہے اگر خدا کی گواہی پر آپ سے بھی تو کیا ان کا تفصیل علم بخی نہیں ہے۔ اگر خدا کی گواہی پر آپ اضافہ کر سکتے ہیں تو میں خدا ہی کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے ان سابقہ جگڑوں کے بلکہ میں کوئی تفصیل علم بخی نہیں وہی دل میں کسی کے نے تک درست خاکسار داد کا باعث ہے۔ مجھے تھا پتہ نہیں کہ دارالعلوم کے انتظامی امور کے سلسلہ میں اکابر کے باہمی اختلافات تفصیلی کی تھے اور کس فریلنے کے سب کی ظلم کیا۔ میں نے صرف اوناں یہ سنا ہے کہ جب میں جھوٹا سا تھا اس وقت میرے مجب میں دوسرے خاندانوں کے بزرگوں نے پچھہ رکھتے کہ شاید جوئی تھی۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ جبریں، نہیں نے خیراللطینی کو شش کی گیونکہ متوجہ طبعاً اس طبق کے جگڑوں سے بھی رکھتا ہوں نہ میرے گھر میں کبھی کسی بزرگ نے اسی کوئی بات کی جس سے پہنچا کر باخی میں جو کچھ ہوا اس کا آثار جو جبی علمائی خاندان میں باقی ہے۔ حقی کی میرے والدین تم سوالات مطلوب الرحمن دو آج جو بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اور میرے بھیان کی تصدیق فراہم کیے ہیں، کا تعلق مولانا مدنی سے پہنچنے والے دوستدار ما کو والد موصوف برادر مولانا کے پاس آئتے جاتے اور والد کے بزرگوں مریدوں میں سے کوئی شخص بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ کبھی ایک لفظ بھی انہیں نے مولانا کے حق میں ایسا کہا ہو جس سے خداود کو درست کی جاتی ہے۔ آخری بات چو اس نام بخاد اختلاف کے باب میں میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ علماء تسبیر احمد عثمنی "دارالعلوم جھوڈ گرد بھیل چلے گئے" ہیں۔ یقین کیجئے کہ اس تک میں نے کسی سے بھی نہیں پوچھا کہ جمالی آخر قصہ کیا تھا۔ کس نے کس کے ساتھ کیا کہ جھوڈ کیا ہے اور تفصیل کیوں کرے۔ اُج تک میں اس جگہ اور جھوڈ کی تفصیلات سے جسے بھی پڑے انتہام لگائے کا ذریعہ نہیں پایا جائیں تاہم غیر متعلق اور در ابتداء ادوگوں سے بھی زیادہ ناقف ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب ایک شخص کو کسی جھوڈ کی تفصیل کا علم ہی نہ ہو تو تک درست کا کیا سوال یا فی رہیتا ہے۔ یہ دیکھ کر دل فی طغم کی خود ہو گی لکاپ۔ ایک نئے عالم و عالمی کے صاحب تراہے اور الگ فرقان جیسے شجدہ رسم اے

پڑے تھیں اور باطنی میات نہیں کوئی پڑی رہی ہے۔ اور اس عالم اور دارالعلوم کی تکمیل کو خدا آپ کو نہیں دیتے۔ جیسے اصلیت اسکے کا ذریعہ بھر رہا پائیا جائے وہی حقیقت میں جھوٹ کا بھی سند ہی کافی نہیں ہے اور جاہت اسلامی کے موقف کی حادیت میں رازم آرائی کی الواقع کبھی کی کریں گے کہ درست نکالتے کا بہارت تو نہیں ہے۔ "ذائق تخفیفی بحث" تک اس طبقی اختراعی کا جواب میں بھی اشاعتوں میں کتنی بارے پڑکا ہوں۔ جو حقیقت میں اللہ کے کنید میں زرد بنا پوسٹے خوب جعل ہے کہ ملکات کو رام کی تمام تر طلبی عقیقی موشکھیوں کا نشانہ مولانا مودودی کی ذات اور تھیسیت بھی ہوتی ہے اس کے پر اعزازیں والزام کی نامی برٹوٹی ہے اور اسی کی تھیں تردید اور تضیییک ہیں نام نہایا۔ علی محیث اخلاقی جاتی ہیں۔ اس کے جواب میں اگر خاکسار مفترض میں کلمی دلائل اور نظریات کا عملی دلائل ہی سے رد کرنے ہوتے ہے واضح اکتساب کو مفترضین کے لیے ان تقویٰں تھیات سے پاک نہیں ہیں اور ان کے نظم و تجواد پر مغل افغان شاہزادہ موت حسنا کرنے ہیں تو جانب کو دل میں ذائقی مخالفت اور مسترد جاندار کے جھوٹے کا سوال انگریزیاں بننے لگتے ہے۔ وہ اپنے علم و قلم پر نگاہ کر دی سکتے مگر میں اس پر فرمائے شکایتیں اجنبی اندیزیں لوگوں کو بدگرانی پسال کرنے کا طریقہ اگر تشریفات اور ہوشانہ ہے تو وہ خوبیں اللہ تعالیٰ آپ ہی کو مبارک کرے۔ میں بہر حال اس سے زیادہ پچھے نہیں کہنا پاہتا کہ آپ کے دادی محترم دارالعلوم دیوبند کے مجلس شوریٰ کے پرنسپل سیرہ بیرونی اونی سے آپ درست نہیں کی کہ اپنے خداوندان دارالعلوم سے کبھی کسی سند کی درخواست کیے ہاں گلی والہ کی طرف سے کمی دھی کے درجہ میں بھی اس خواہش کا اظہار ہوا ہے کہ اسے یا اس نے کسی عزیز و قریب کو تھوڑی بڑی کوئی سند کوئی ملزومت کوئی جائز اور عطا فراہدی جائے ہے اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو یہ سند و جاندار کا سوال کہاں سے ہٹراہ ہو گیا؟ رہا کہ بھی کسی تک درست قلبی "کام عاملہ تو خدا آپ" کو نیک تھیں نے یہ بھی اکپ ہی کی لشکری کا تھا جسے جانشکر سیریزی ذات کا تعلق ہے اپنے خود اپنے بھی سند میں سے تھیں فراہد کی وجہ میں میری تسلیمات

زبانی شہادتی ہی نہیں کریں۔ بلکہ کوئی جھپی ہوئی کتابیں بھی ایسی موجود ہیں جن کی معتبر صورتیات کی روشنی میں اس کی تنبیمات و آخرات کا بولی محل جاتا ہے۔ بدھ مت سے اس کی تالیف کا سہرا مولا نامان اٹھر حسن میگھلائی کے سر ہے۔ لیکن اول تو ان چاروں نو معلومات جیسا کہ شیوه اور علم ہی کی دیانت پر بھروسہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے دنیا غیریں کو کیا حکوم کر اس کے کتنے ہی صفحے بینہ وہ نہیں ہیں جو مولا نام رحوم نے خود فرمائے تھے۔ اگر واقعی مجھے خالد اتنی عروجی ہی نہ کامنی نہیں تو اسے ملتے یہ کتاب بہترین موفر فراہم کرنی تھی۔ لیکن آپ دیکھ کر ہیں جس نے زراس کتاب پڑے دے کی نہ ذاتی و تجھی زندگیوں کی کتابیں کھو لیں۔ ذاتی است وظیفیات پر صرف ان حدود تک لکھنے کی جن تک لکھنے کرنا یہ تکلف کے نہ ضروری تھا کہ جماعت اسلامی سر جملے کی نہیں اور انصب اور جانب داری کا شکار ہو رہے ہیں۔ کیا پھر تھی آپکا ہماری فضیلت یعنی کہ کہاں میری تقدیمیں اور سخت کلامیاں پہلے کسی عناد اور کدورت کو نکالنے کا ذریعہ ہے؟

جیب تا شل ہے کہ آپ کے مدد و میں نہوں اور لکھوں کے  
دری گسل عالم کے پلے جاتیں اور اس پر اگر کوئی بحث اٹھے۔ تلب  
جلتے تو آپ اس کی بحث اور تلب پہنچا کر ذاتی عناد اور سالہ کندہ درست  
سے تمہر کرتے رہوں گے لکھیں۔

بیل کی ترکیب کو جنم دے کہہ زیاد تغیریں نہ لگا

آئے آپ نے یہ بتانے کیلئے کہا تم اپنے استاد کے حل میں کس  
ماخ دریہ ۵۰ ہیں بنے اور بڑی ہے کچھ عمارتیں خاموش ہر  
کی ہیں۔ جس آپ سے پوچھا ہو کیا یہ ٹھیک لیسا ہی نہیں ہے  
تھی شخص ایک شخص سے صرف گرم و دمیں اللہ کر کر لوگوں  
ہاتھ سے رکھنے لگے والے نے مردی کو پھر لیک ڈانتے کا کام کیا ہے  
ایک شخص خواجہ کی طبع احادیث کے ذخیرے سے صرف وہ  
چون اتنا جن ہیں فراز در اسی باوس پر ایمان صاف ہو جائے کی  
عہدیں آئی ہیں اور لوگوں سے کہ کہ حکومت سب ایمان سے  
ہو گئی خاص فریض شخص نے بھی غیر جانشداری کے ساتھ ٹھہرا  
آنہنہ پڑھے گا ان لارڈ یہ بات دیکھے گا کہ من نے جہاں نہیں بحث

کے مرتب ہو کر جی ایسی پست بدل گئی ہیں پر اُن راستے ہیں۔  
میرے عزیز امیر سے یا ملک سے کسی دُور افتادہ گوشے سے جیسی الگ  
امالاف کے کسی مناقشے اور جگہ کی پیداوار کو دوست کا سایہ تک ہوتا  
تو میں صرف علماء اور جماعت اسلامی کے اختلاف کی حدود تک ہی  
کیوں محدود رہتا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک یا ایک دوسرے واقعہ حل ملچش  
کے لئے جو موجودہ امور ان دارالعلوم کو بدنام ہی کرنا چاہیے دارالعلوم کے  
دیجی انتظامیہ اور تعلیمیں اور تعلیفیں دارالعلوم کے اخلاق دکرانیں  
کی کچھ موجود نہیں ہے ۹۰ آپ اگر نہیں جانتے تو اپنے والد محترم سے  
پوچھتے۔ وہ دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے پردہ نہیں۔ اور کچھ نہیں  
صرف اُس ایک فتویٰ نویں کا تھہر اُن سے پوچھ دیجئے جس پر بھری  
مجلس شوریٰ میں ..... گرگاہ تلمذات میں تخلیقیں کیے  
کھلدوں۔ یہ تو میرے اپنے درود خانہ کے رازیں۔ آپ چکے  
سے اپنے والد محترم ہمی سے پوچھ دیکھیں۔ اور زیادہ تفصیل درکار ہو تو  
صرف آٹھوں کے لئے دیوبند تشریف لے آئیں تب میں آگئوں مکمل دھڑکاؤں  
کے بدنام کرنے کی تھیں اور اس کے لئے پہاں چولنا ک تھوڑی اور  
ہمیں ایمانداری کے لیے لیے پہاڑ موجود ہیں کہ اگر ان کی پرده  
ہٹانا ویصلتے تو دنیا یا حیرت کے لئے منہ میں اٹکی دیا جائے۔ استاذ تعلیم  
مولانا مدنی اعیش اور مولانا نقیس حضرات کو چھوڑ کر ایک ایسی تیکم میں  
آپ کو مکمل دھڑکاؤں جو مفادفات کے شفہ حاصل کرنے کے لئے دین کو لیکر  
ہٹا کر حصل برہی ہے اور جس میں چور توڑ، تفصیل بخاطر اعلیٰ متفقعت اور  
تعلیق زر کی ایسی علم الشان صاحبین موجہ رہیں کہ آپ ہمباخور مخفیہ  
بھی ورطے حیرت میں پڑ جائے۔

بھروسے بھی حجود ہے۔ میں پوچھتا ہوں الگول کی کہوتیں کیا  
اور علماً نے موجود کو بنام کرنا ہی میر سے پڑھنے لفڑیوں کی تہائی سو اخلاقی  
ہی میرے لئے کافی نہیں ہے اپنے والدے پوچھتے اگر انہوں نے  
اس کتاب کو پورا پڑھنے کی رسمت گوارہ کی ہوگی تو وہ آپکو بتائیں گے  
کہ تابع کو اس نئی کتب طبق صحیح کیا گیا ہے؟ اور اگر ان کے حافظے سے  
دارالعلوم کی تابع خوب ہو گئی ہو تو میں آپ کو بتاؤں کہ اس کتاب میں نام  
کارنار ناموں اور خوبیوں کا ہمارا صرف ایک خاتم ان کے سر برائیوں  
کی خاطر بڑی دعا ہے میں تابع کو محفاد خواہیں۔ کہ سانچے میں ڈھالا  
گیا ہے۔ اس کے لئے ہر مندرجات کی صریح تخلیط صرف اشقدوں کی

ہے۔ جلستے ہجتا۔ مان لیا کہ میر نے شاگردی کے آداب سے تجداد نہ کیا ہے مان لیا کہ میں سخت کلامی کامنگ کب ہوا ہوں، میکن کیا صاحب علم ہو کر بھی آپ یہ نہیں جلتے کہ کسی خاص محل میں ایک شخص کا تشتہ ہاوار سخت کلام تابت پڑھانا اس کی نام کاوشوں پر پائی ہیں پھر دیتا۔ این تجھیہ ایک قسم اور ان حرم جیسے اعلیٰ علم رحمات کو آپ دیکھتے ہیں کیونکہ مقامات پر کتنے سخت کلام پڑھاتے ہیں۔ وہیں الطائفۃ شیخ ابن عربیؒ جیسے شہرہ آفاق مہمنی کو دجال تک کہدیا گیا

### بھر بھی کوئی اپنے علم

اس سخت کلامی و صفاتِ گوئی کے پیش نظر ان اصحابِ علم کے نام کئے دھرنے پر خطِ سخن نہیں بھیختا۔ بہت واضح اور تعمیں مثال ہیں کوئوں۔ بخاری کے بعد سب سے صحیح کتاب علم شریف کے مولف امام سلم کے بدلے ہیں آپ کو معلوم ہو گا کہ امام ذہبیؒ کے شاگردوں میں۔ امام ذہبی امام بخاری سے تاراض ہو گئے تو جانتے ہیں امام سلم نے امام بخاری کی محبت میں اپنے استاد سے بکاٹاڑی عمل کیا؟ جتنی بھیں استاد سے لی تھیں میں کا پشاورہ باندھ کر اُمٹ پرل والے استاد کو وہاں کر دیا اور پھر بھی استاد کی طرف سخ بھی نہیں کیا۔ یہی نہیں بلکہ استاد کو بہارتک تحریر کھاکا انجام دیجیا۔ ایک روز ایتھر بھی ذہبی کی نہیں لی! اگو یا بخاری کی محبت کے جوش میں استاد کو تھاہت کر اُس سرتباہ سے بھی اگر اداخیرو را بیت لینے کے لئے در کار ہے۔ جو لوگ ”شنوار کی کھٹ کھٹ“ اور ”لوہاری کی ایک“ والی مثل کا مطلب جانتے ہیں وہ جھوس کریں گے کہ سلم کا اپنے استاد سے تھاہی سلوک عامر کی سخت سے سخت عبارت پر بخاری ہے۔ خصوصاً جب کہ خود بخاری نے امام ذہبی کو غیرِ ثقہ نہیں سمجھا اور اپنی تھوڑی میں بعض روایتیں ان کیں؟ ایسے اور باتیں کہ صاف نام نہیں ہو۔

چھڑا دیتے۔ ایک طرف امام بخاری سے ایسا تعلق کر لیا گیا کہ استاد کو تھاہ کر دیا اور بار اور بار افرط عقیدت میں بخاری کے باقی جوئے، تو صفحی الفاظ کیبھی مغلظ نہیں۔ میکن صاحب علم کے مقدور میں راضی امام بخاری کو ایک اختلی مسئلہ میں صدیق تھوڑا تک کہہ جائیے ہیں اور وہ تذیل کر دیں کہ خدا کی نیا۔ ملا خاطر کیجیے۔

وقد تکلم بعض من تعلیم الحث اور ملائے زمانے میں بعض حدیث پڑھا

مالافت کے سلسلہ میں استادِ محترم اور دیگر اکابر کے طرزِ عمل اور جذبہِ ذہبیت کو ظالمانہ اور غصبِ امیرِ ثابت کیا ہے وہیں اپنے استاد کی ہر اس خوبی کو بھی مٹھے دل سے سلیم کیا ہے جو واقعہ“ ان میں موجود ہے میں نے پوری کوشش اس بات کو واضح کرنے کی کہ ہے کہ میرے استادِ محترم جان پر بھر کر حق کے خلاف جانے والوں میں سے ہرگز نہیں ہیں بلکہ دیکھ مفاد پرست لوگوں کی شعبدہ گرسی اور نوع بہ نوع عوامل نے ان کی قلب میں واقعہ“ جماعتِ اسلامی سے غرفت اور عدادت کو جاگریں کر دیا ہے۔ مخصوصیت کے ساتھ دھوکا لکھا جانا اور کوئی غلط انتہائی کریں تا پڑے ایم اور شیخ کرنے میکن ہے تو استادِ محترم کا نئے یکوں مکن نہ ہو گا۔

تب یہ کہاں کا الفصافہ ہے کہ خوبیوں کے اعتراض کو آپ نے نظر انداز کر دیا اور صرف اُن عجارات کو خایاں کرنے لگے جن میں بھائیں صداقتوں کی تعلیمی اور کردہ اسہب تھی۔

دوسرا سے تین فرض کئے میں ہمیں کہ میر انداز نگارش رائکش ایک ایسا کہیں جس میں فیر پڑھوں، ”گستاخانہ اور قابلِ اصلاح ہے اور میں نے عظم ہستیوں کے جذبہ خوبیت پر سخت الزامات لٹا کر براہصور کیا ہے۔ میکن یہ بھی تو آپ کو دیکھنا تھا کہ ان الزامات کے شوہر ہیں جو متعدد واقعہ دو کو ایک میں نے بر طاب پڑھ کر کیے ہیں وہ سچے ہیں یا جھوٹے۔ اور یہ بھی ریکھنا تھا کہ قرآن، حدیث اور اقوال صحابہ و ائمہ سے جو ہیں میں نے رکھی ہیں وہ قابلِ تحمل ہیں یا لا اپنی رد ہیں یا ان کے جو استدلال و اسناد کی وجہ سے وہ سچ ہے یا غلط ہے۔ آپ نے یہ کچھ نہیں دیکھا اور محض اس پر ملے ہے شروع کر دی کہ قاتر بدنیا ہے۔ بدکلام ہے، اگستاخ ہے وغیرہ۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی شاگرد یہ دعویٰ کرے کہ اس کا فلکون استدار قاتل ہے اور وہ عرصے کے تیزی میں دلائی پڑا یا کاغذ کا انداز گلکھا کر کر کھٹک دا کر کھٹک دیا جائے تو شواہد کا انداز گلکھا کر کر کھٹک دا کر کھٹک دیا جائے تو جسیں کہ شواہد اور واقعہ کی۔ میکنی پر توجہ اکیتھی کی جائیں جیسے جسیں کہ مددی نہیں کیتھا۔ یہ کہ استاد کو قاتل کیلئے کھٹک دیا جائے تو جسیں کہ شاگرد ہجھنے کا یہ طلب تھا جو گز نہیں ہوتا کیونکہ اس کی وجہ سے جسیں کہ دوست اور حقیقتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لی جائیں کہ اس آپ نے کئی صفحی بھی ثابت کیئے پر صرف کئے ہیں کہ قاتر بدکلام ہے، بات کرنے کی تھیں نہیں رکھنا اللہ تعالیٰ کے ملک میں عاری

لیکن کیا کسی عالم کا نام آپ پس گے جس نے ان کے اس حرم کی وجہ سے صحیح مسلم کی تحریر قصص کی ہو؟ — صحیح مسلم کی تو کیا جس مسلمین کا کام کرتے ہوتے انہوں نے یہ سخت کلامی کی ہے اسی سلسلہ پر ان کے دریے ہوتے دلائل کو بہت کافی قبول عام حاصل ہوا اور کسی بھی عالم نہیں کہا کہ چونکہ ان دلائل کو میش کرتے ہوئے انہوں نے امام بخاری جیسے علمی شخص کو سخت تحریر کیا ہے اس نے یہ دلائل خو ہوتے۔

میری خواہ کا مطلب یہ نہ کمال لیجے گا کہیں خدا خواستہ ہے اپ کو اپنی تہییہ یا امام مسلم کے مقام پر بھاجا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے جقوں کی خاک بھی شاید میری پیشی سے زیادہ سمعتم ہو۔ ان کے علمی فضیل کے مقابلہ میں فوج ہے بے علم و کم مدار کو وہ رتبہ بھی حاصل نہیں جو سونے کے مقابلہ میں تائیں کو خالی ہوتی ہے۔ لیکن تیل سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ شاگرد اگر پہنچے نزدیک استاد کو کسی خاص عامل میں غیر منصف بکھے تو وہ فرط جذب استاد میں امام مسلم کی طرح اس حد تک بھی جا سکتا ہے کہ جو علم استاد سے لیا گا اس کا پشتارہ استاد ہی کے سخن بردا ہے اسے اوہ جو شر کے لئے استاد کو غیر عقیدہ قرار دے۔ نیز کسی سلسلہ میں ایک شخص کی وہ سر معظم شخص کو صریح طفیلی پر گمان کرتا ہو تو کبھی بھی اندازِ فکر گویا ہاں تک بھی لیکھ جاتا ہے جہاں تک امام مسلم نے اپنے حرم دوست بخاری کے لئے ہبھا ہے۔

جو لانی کے علاوہ میں ہم نے جو یہ عرض کیا تھا اس پسند مجھے ملنا بڑا بھائی تو کہا، لیکن اپنی تحریر میں فلکاً ان اداب کا علاوہ نہیں بخواہ آپ کے اس تکلف کو صدق دلی کارنگ دے سکتے۔ اس کے مقابلہ میں آپ نے ایک بات تو یہیں کی ہے کہ عاصم خود کو مولانا مدنی کا شاگرد بتاتا ہے اور ساتھ ہی نہایت بے تکلفی سے ان کی قبائلہ سخت سے سکھ لاتے ہے۔ اہم اضافہ و نفاق میں وہ بھر سے بھی آگئے بھل گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میر شاگرد اور مولانا کا استاد ہونا کوئی پُر تکلف احتیاری بات نہیں بلکہ ایک اٹل تاریخی واقعہ ہے۔ یہ واقعہ جو کالوں سے ہے گا خواہ میں استاد و حرم کے جتنے اٹھاؤں یا سخت ترین خلافت کروں۔ آپ پر ہمارے عرض ہوں کیا خاکار آپ بینے بھجے اور اسے تکلف۔ بڑا بھائی فرمایا تھا اور اس تکلف کو جھانگنے کے لئے کوئی اہم نام نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح پسندے خدا بھی تکلیف کر لی تھی۔ اس کے برخلاف میر شاگرد

من اہل حضورنا فی التصحیح  
الاسانید و تقدیمهما بقول  
وضوہناعن حکایته وذکر  
ضدہ صفحہ الحکان رأیا  
متیساً و من هبہا صحیحًا اذا  
لآخر ضعن القول المطرد  
اصحی ادامتہ و احتمال ذکر  
ذائله و اجداد ان لا يكون  
ذلک تبیہا للبعضیں علیغ خبر  
ان الامانات خوف من شرور  
العقل قبل واغتراس المصلحة  
بمحل ثابت الامور و اسوهم  
لی اعتقاد خطأ المخطفين  
والوقال الساقطة عندها علیها  
سرینا المکشف عن ضلالة قولها  
کے نزدیک بالکل بھی لائیں اعیانہم  
ہمیں۔ اسی لئے اس قول کا خلاصہ ظاہر  
کر کے سے وکرنا مناسب خیال کیا اور  
اسکا نجام بھی ہبھا ہگا انشاء اللہ  
یہ امام مسلم کا یعنی سخن اس شخص کی طرف ہے جو صحیح المکتاب بعد  
کتاب التدریج بخاری تابع کر چکا ہے۔ جس کے لئے امام مسلم اپنے استاد  
کو نہ صرف چھوٹی چھوٹی میں بلکہ عمل غیر نقیق قرار دے چکے ہیں، جس سے فرط  
حیثیت میں ایک بارہاں تک کہہ چکے ہیں کہ دعویٰ اقبل مسجدیک  
یا امیر المؤمنین فی المحدثین دلے امیر المؤمنین فی المحدثین  
اجازت دیجئے کہ آپ کے پُر جوں لوں)

چھکر سلسلہ میں۔ ہے کیا کفر بخاری نے چھکلایا تھا کہ امام مسلم  
آپ سے باہر ہو گئے؟ — صرف یہ کہ امام بخاری حدیث سنتھن میں  
ہر در در اور اسی طاقت کے ثبوت کو ضروری قرار دیتے تھے اور اپنے اس  
سلسلہ کے دلائل بھی اپنی تاریخ کی بہر میں پڑی فرمائے تھے۔ امام مسلم ان کی  
اس راستے پر ایسے ہجھٹے کہ وہ کچھ کہدیا ہو اسکی لعل ہوا۔ ظاہر ہے کہ  
امام مسلم نے سخت کلامی کی تجویز من الحد کیا۔ زیادتی سکھر ٹکب ہوئے

اس کاروشن ثبوت آپ نے پیش فرمادی ہے۔  
تامام آپ شایدی کہیں کہ بعض نظری سے اور تیرے اندر یا ان  
ویا نات اور غلوص درصدافت کی کوئی روشنی سلم کرنے کیلئے ہم قطعی  
تیار نہیں ہیں تو اپنے احترام کا عملی وفا عقای خواب جسی سنت ملکہ  
و آداب کے ضمن میں جو افاظ امراض ہو جاتے ہیں اپنی ہمومنیوں کے  
رکھ رکھتا اور آداب کلام کے طور پر یہ استعمال کیا جاتا ہے۔  
ان کے معانی کا پورا پورا لفاظ نہیں رکھا جاتا۔ مثل آپ اس طرح کو  
دیکھیں جو مولانا مودودی کے خلاف پھیلا یا گیا ہے۔ آپ کو اس میں نئے  
ہی مقامات پر ملے گا کہ میں اس جملہ جہاں مودودی صاحب کو خارجی  
اوہ عزتی اور ضالِ عرضی تابت کیا جاتا ہے تابت کرنے والے حضرات  
”مولانا مودودی“ کے افاظ بھی لکھتے ہیں یعنی:-

”مولانا مودودی ملیستہ ہیں اور مولانا مودودی نہیں ہیں۔  
مولانا کے معنی آپ کیا کریں گے۔ ہمارے آقا ہمارے  
سردار ہے ہمارے سر برہت۔ یا آپ مناسب گھسیں۔ یہ لفظ  
بہر حال لفظ ہی کا اٹھا رکر تائے ہے۔ تب کیا ٹھیک دھی احترام خواب آپ  
میرے ”مظلہ“ پر کیا ہے۔ آپ کے ان سب مدد ہمیں ہر وار نہیں  
ہوتا۔ ۹-

یہ بعض ایک مثال ہے۔ آپ ہزار جگہ دیکھ سکتے ہیں کیا یہ علم  
فلسفہ کا سخت رد کر رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایسے القاب و آداب بھی  
ہیں کئے کھدا رہا ہے کہ اگر ان کے لفظی معنی اسی طرح مراد نہیں  
جا گیں جس طرح آپ نے ”مظلہ“ کے لئے ہیں تو افاظ و جذبات کے  
تضاد و نفاق کا ہی النام ان یہ بھی لگ جائے گا جو آپ نے مجھ پر  
لکھا ہے۔ ”مظلہ“ بھی اور دو ماشیں افاظ و آداب کی فہرست میں  
داخل ہے اور اس کے لفظی معنی مراد کر باتا ہو دعا ”قرار دیدیں  
صرف یہی شخص کلام ہو سکتا ہے جو ہر قریب پر احترام کی راہ  
شکست کے درپیچے ہے۔

اور غایرت مانی الباب آپ جب عالم رکی تحریر کو استاد کی  
بہر حال حقیقت پیچے ہے تو ”کاد مایم فھرہ کسی نفاق و  
ضدا کا آئندہ نہیں۔ بلکہ میرے دل تھا۔“ تھے اور ایک نزاکتی ستر  
میں سخت اختلاف رکھنے کے باوجود میرے۔ ”ہمکہ ہمیں ایسا ہے  
کہ اپنے استاد حترم کی بی شمار ذاتی خصلت کو۔“ اسے آنکھیں  
بند کر لو۔ ایسا یک دخاب ہے اپنے نہیں۔ میرے میں

اور مولانا مودود کا استاد ہوتا ایک ایسا حصہ، اسے ہے جو میرا  
یا کسی کا کوئی بھی ہلکہ جھٹا نہیں سکتا۔

دوسری بات آپ نے پیش کی ہے کہ عالم نے مولانا مدد فی  
کے ساتھ کئی ایسی حکم ”مظلہ“ ملکہ ہے جہاں بدعاکری جعل ہے بھی یہ  
کھلہ نفاق و تضاد کی دلیل ہے۔ اس کے سبق عرض یہ ہے کہ آپ تو  
چاہے اچھے لکھ لکھ کی عالم اور دشمن پر قابو کیے جاؤ ہو۔  
بارے میں تمام کہیں۔ لیکن اللہ کا ہر زمان کے ہے کہ میرا قلب ابھی ان  
پیشیوں تک نہیں پہنچا ہے جہاں آپ کا نیا سبب پیچ گیا۔ خدا گواہ ہے  
کہ جماعت اسلامی کے حق میں اپنے استاد کے طریقہ عمل کو غیر منصفانہ  
مجھے اور ثابت کرنے کے باوجود جس خواب میں بھی اسکا تصور نہیں  
کر سکتا کہ میرے تلبیں اُن کے لئے یہ دعا کا دام تک گرد رکے۔ ایسے  
جذبات رکھنا زیلوں اور کم طرفوں کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو  
تیک تو فرش دے یہ بھانک شوشہ نکال کر آپ نے مجھے ذمیل نہیں  
کیا بلکہ اپنے بانٹ کے ایک بیٹا۔ اور بینا طیف کو بیان کر دیا ہے۔  
کیا کاد فتحی آپ بدعا بابر اور اُن کی حترم، متی سے آپ کو ایسا ہی  
اختلاف ہوتا جیسا مجھے اپنے استاد سے ہے۔ نعمہ بالذمہ من شروع  
الفضاد و سیاست و سوسائٹی۔

بے لاگ بجا ہر حق ایتنی اللہ اور حامی و حق کو وغیرہ کہہ کر بھی  
آپ نے اٹھائی ہے اس کی مجھے شکایت نہیں۔ اُدمی ہو یادہ میوں کو  
خود پر قابو کرنا ہے اُن آپ اپنے نے یہ مکن نہیں محسوس نہیں کیتے  
کہ دُور افتادہ آخرت کی خاطر دنیا و دی رشتہوں کو نظر انداز کر سکتے ہوں  
تو ظاہر ہے میرے ہی تعلق آسانی سے ایسا کیوں مکن تصور کرنے لگے۔  
یہ مکن مجھے شکایت اور صد مدد و معاویہ دعا کے اس شو شہ سے ہے جو  
انہماں پتی نکلے کے بغیر اُدمی کے مطلع نکل پر طویل ہو جی ہے۔  
ہمہات ایل علم بھی ایسے ٹھیک انداز میں سمجھ جائے گے۔ باحتنا سمجھ دہ  
خونیں بھی بھی پڑھی ماننے کے لیے مکروہ طریقہ کو اپنائیں گے۔

بہر حال حقیقت پیچے ہے تو ”کاد مایم فھرہ کسی نفاق و  
ضدا کا آئندہ نہیں۔ بلکہ میرے دل تھا۔“ تھے اور ایک نزاکتی ستر  
میں سخت اختلاف رکھنے کے باوجود میرے۔ ”ہمکہ ہمیں ایسا ہے  
کہ اپنے استاد حترم کی بی شمار ذاتی خصلت کو۔“ اسے آنکھیں  
بند کر لو۔ ایسا یک دخاب ہے اپنے نہیں۔ میرہ میں

ہیں میری تمام سخت کامیابیں بخوبی اور نظر آ رہے ہیں مگر ورنہ مقامات پر بھی بھی نہیں رکھتا۔ ابھی تو میں قرآنی اجازت جبراً میں شیخ نسیۃ نبی مسیح اور مسٹر اکا بھی پورا فائدہ نہیں مل سکا ہوں۔ غیر علمی حلقوں میں ایک مشین سنبھالی کرتے ہیں کہ اپنے پریمیر اور دوسروں کا پیر آدمی ہے۔ مجھے ہے کہ اب علمی حلقوں سے بھی متناہی مشین کو خوم سے بھی زیادہ اپنالیا ہے اور دوسروں سے بھی اسی کی توقع کرنے لگے ہیں۔

حق یہ ہے کہ آدمی کا دل الگ کر دو تو اور جانبداریوں سے پاک نہ ہو تو اسے دوسروں کے چھینٹے بیوب بھی پہاڑ بلکہ نظر آتے ہیں اور دل صاف ہو تو پڑے بھبوں کو بھی وہ جھوٹا محسوس کرتا ہے۔ اسلامی قومیت کے باشے میں آپ کی تصویرات جا چکے ہیں، میر اعفیدہ تو یہ ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان ایکی سیع خاندان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خاندانی رشتہوں میں خون کے اخڑاک سے ایک دوسروں کی بھلیکیت اور راحت کا چرقداری احساس افزاد میں پایا جاتا ہے وہی احساس۔ بلکہ اس سے بھی شدید تراویhan کے اخڑاک سے سلاشوں کے افزاد میں پایا جانا چاہئے۔ اسی پر زور دینے کے لئے قرآن نے بتایا ہے کہ تمام موتیں بھائی بھائی ہیں۔ مجھ پاپیز کے ذاتی تعلقات اگرچہ ان لوگوں سے ضرر کے درجہ میں جن کے بھبوں کو علامتے کرام غیر مختار فتوؤں، غیر سخیدہ پر ویچنڈوں اور طبعزاد اغتر اضنوں کے نادوکوں سے عجلی کرنے لیے ہیں۔ لیکن خدا جانتا ہے کہ ان پر ناقص جملتے گئے ترویں کی ان میں خود اپنے دل و جگہ من جھنی محسوس کرتا رہا ہوں اور ایسا اللہ اکارا ہے کہ حق و انصاف کے علقوم پر جو بھی خبر جولا ہے وہ خود میرے ہی گلے پر چل گیا ہے۔

بھلے ہے خمی لفت اکا گلنا ناجع  
مگر وہ زخم بھی دیکھ جو ہے نکلنے ہیں؟

"تپھرہ" کے شروع میں آپ نے مولانا شخ احمد کے مقابلے "مودودی اور تھوفٹ پر کچھ سطور بھی ہیں۔ جن کا مصالح آپ ہی کے لفظوں میں یہ ہے کہ:-

"جودت، فکر کا یہ موقع بھائے خود یقیناً قابلِ داد ہے۔  
یہ اور بات ہے کہ جاحدت اسلامی کے ذمہ دار حلقہ

نہایت بھلیکیت ہوتی ہے جب آپ میسے کام کے لوگوں کی میں دُور از کارکن سمجھوں ہیں وقت کا ضایع کریتے دیکھا ہوں اور بادل خواستہ بھے بھی ہے اسیں ایجاد قلت مغلیہ کرنا پڑتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ حقائق و واقعات پر غلطگی کرنے کی بجائے لا طائل سخن بھی میں پھنسنے والے لوگ وہی ہوتے ہیں جو کے پاس ٹھوس دل میں نہیں ہوتے اور اس کی پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ دوسروں کی توجہ اور ہڑا حصہ کے لامپھیوں کی طرف میزدھ کرنا چاہتے ہیں۔

انہیں اسی ترکھوں پر اسے جب دیکھتا ہوں لگاپ لوگ لپٹے مددوں کے باشے میں تو لمیسے ذکی اس سے جانتے ہیں کہ الگ کوئی شخص فلمم دلائی اور نہایت حقائق کے ساتھ اور کوئی معاملہ نہیں ظالم اور غلط نہیں ثابت کرے تب بھی آپ کا ضبط کا پارا نہیں رہتا اور چیز اٹھتے ہیں کہ دیکھوں گلستان نے استاد کی عظمت پر خاک اڑا دیں۔ تباہت شیخ سے محیل شروع کر دیا۔ لینا۔ پکڑنا وغیرہ۔ لیکن دوسروں کے مددوں کے باشے میں اس قدر بے رحم اور بے حس ہیں کہ آپ کے مددوں کے ڈھنڈے بھیزے بھیزے دلائی کے سہلے حال پھسل زندگی خیرت بٹ پھوڑ اور خارجی بھوت سنی کہے جاتیں کافر ٹھرپریں، اس پر عرضہ جسات تنگ کر دیتا چاہیں، لیکن آپ کے دل اور مددوں کوئی اسی پھیل ٹھیں آپ کی رگی حیثیت میں ذرا جیش نہیں ہوتی۔ آپ کو اقطع احساس نہیں ہوتا کہ یہ کیا قیامت ہو رہی ہے۔ کیا استادی و شماری کا ہی رشتہ قابلِ ملاحظہ ہے اور یا ان کا رشتہ کوئی پیزی نہیں ۹۲ یا اسلام کا وہ فائزون جو ایک طرف رسول النبی مطہر و معلم کی طیٰ اور امت کی ایک عالم خاتون ہیں کوئی نسیت نہیں کرتا اور دوسرا طرف لا تجھ شکم ششائیں قومیتی ان لاد عذر لاؤ کا پیغام دیتا ہے اب اتنا غیر صحت ہو گیا کہ عالم سے دیوبند کے علم و نعمتی کو بدلتا ہے تباہت کرنا تو گستاخی، بدکلامی اور بد تینیزی کہلاتے، لیکن دیوبند سے باہر کے بعض دستدار مومیوں اور داعیانِ صلح میں کوہترین الیاذت سے فرزنا میں سعادت ٹھیک ہے؟ کیا ایمان اور حق و انصاف بھی بکوں کی طرف نہیں ہو جائی؟ کاش آپ میراں الصافات کے ایک پڑپتے میں میری تمام سخت کامیبوں کو رکھ لیتے اور دوسروں پڑپتے میں اپنے مددوں کا صرف ایک لفظ "خارجیت" رکھدیتے اور عقیدتوں کے بھاری پاسنگز لئے غیر طائفی اٹھاتے اس وقت پتہ چلا کہ "خارجیت" کے ذریعی توارہ آجھ مقابله ملے کسی قوم کی مدد و معاونت کیمیں نہ کیتے کرم اس سے الفاظ نکرو۔

اسے دیکھ کر اپنا سر پڑھ لیں۔

اس ریمارک پر بحث کرناؤقت کو صاف کرنا ہے۔ بس اتنا ہی میں کہوں گا کہ اگر واقعی حقائق دبھارت سے یعنی یہ مقابلہ ایسا ہی ہے کہ جماعتِ اسلامی کے ذمہ دار حلقوں سے دیکھ کر اپنے سرپیٹ نہ ہوں گے تو سن لیجئے کہ نہ خادمِ کو اس کی پروادا ہے نہ مقامِ نگارخانہ احمد صاحب کو یعنی اسی حمل کر جماعت کی مسلمان کی طرف داری اور اس کی طرف سے مدافعت کا جگہ ہم لوگ کرسی ہیں الگ بعض اور لوگوں کی طرح آپ نے یہی یعنی بجا ہے کہ قدم قدم پر تم جماعتِ اسلامی کی خوشی اور ناراضی کا لحاظ رکھیں گے تو یکھاں آپ کو مبارک۔ ہمفضلہ تعالیٰ یعنی جلد صرف اس پوزشیں ہیں جس بات کو حق بھتھے ہوں ظاہر کر دیں چاہے اپر کوئی سرپیٹ یا تاشے جائے۔

گوہم شوہد و اقامت کی روشنی میں پوری طرح جانتے ہیں کہ جماعتِ اسلامی کے ذمہ دار حلقوں کے سرپیٹ یعنی کی خوش گلائی محض ایک سرپیٹ کی خشگانی ہے اور داعر کی بجائے اس کا لعل آنکاب کی اپنی دلی تست اور خواہش سے ہے جسے اتفاق سے "زندگی کے تبصرہ" نگار نے تھوڑا سا سہرا دے دیا ہے۔ لیکن ہمیں اس کی تردید سے کوئی دلکشی نہیں اور ہم کوئی اعترض نہ ہوگا اگر آپ سرپیٹ سے بھی زیادہ ہولناک کوئی محاوارہ استھان کریں۔ تاہم یہ اطلاع ضرور آپ کے لئے شاید باعث تھی ہو کہ الجھی سمجھر شہزادی کے تازہ "قارآن" میں سرپیٹ "والوں کے ایک جزو" فرد جاہبِ اسدِ ملکیت کا نہضوں راہ سلوک" کے عنوان سے تھریا اسی نوعیت کا آیا ہے جس فویت کا ذکر کردہ مقامِ تھا اگر واقعی جانب کے بزمِ ذکر وہ مقابلہ پر جماعتِ اسلامی کے ذمہ دار حلقوں نے سرپیٹ ہو گا اوس دوسرے حصوں پر تول اور مغرب خون کر لیئے کی فوہت آجائے گی!

مدد حیف! اختتام پر آپ کیسے حقارت آئیز اور تسلیم تر اندازیں لکھتے ہیں۔

"اپس جماعتِ اسلامی نے عامر صاحب کی قدر نہیں جاتی۔ اور خلافتِ آنچہ کچھ بے رحمی ہی شروع

گردی۔ لیے اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ دھن گو اس زمانہ میں

کہاں لختے ہیں۔"

اگر مجھے صورت ہو تو کیسی ہے اور آپ کے درمیان اصل بڑا ہجوم میں بھی افتکو پوچھنے کیسی ہے تو میرے لئے کچھ بھی مشکل نہ تھا کہ آپ کا معاملہ ملادین الحضرتی کے سپرد کر دوں۔ اتنے پاس یقین کیجئے طرزِ ہمین کے اس سے بھی زیادہ جلد و زار اور زہر و گذاز نشرت اتنی دافر مقدار میں موجود ہیں کہ شاہنشکل ہے۔ آپ چنان یاہ کے تھی پڑھ کر بھی اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں واقعی تصور نہ کر سکا کہ تغیر و تذیل کے اس بھونڈے انداز پر بھی آپ بقایی ہوش ہوں اور یقینی خودگی اتنا تیز گے۔ خیر آپ جانیں۔ آپ کا نفس الگ اس میں آسودگی پالتا ہے تو وہ چار اشاعتوں میں اور جو چاہے لکھ دے اسے تاہم یہ لمحہ رہے کہ نہ کوہہ عبارت کو لکھتے ہوئے آپ کی پوزشیں اسی پی سے بہتر نہیں ہے جس کے گھاؤں چینکا لوتا تھا۔ زندگی نے تبصرہ کیا کہ آپ کی بن آئی۔ لیکن میرے عزیز اگر آپ سطحیت پسے بلند ہو گو سوچیں تو وہ اونچ ہو گا کہ جس طرح احکام دین سے بے رحمی اور اسلام کی آبروریزی خود احکام اور اسلام کے تابی مذمت ہونے کی دلیل نہیں ہوتی۔ بلکہ بے رحمی اور آبروریزی کرنے والوں ہی کے لئے یا عورت شرمن اور لاتی سزا یا ہر اگر تھی ہے اسی طرح جماعتِ اسلامی نے الگ بری صدائے حق سے بے رحمی برلن ہے تو اس سے صبری و دعوت نہیں گھٹتی خود عجات سو روزالزم ہے۔ چھڑاپ کی نظر میں اس کی بے رحمی سے خادمِ کتبیت اور حق گوئی کس نے اس حد تک بخوبی۔ بلکہ بیرون ہو گئی تغییر و تقلیل کا بالکل آخری ہیور ہتمال کر دالا۔ حق یہ ہے کہ جاہبِ دارالر اندیز اُندرے آپ کے دل و دماغ میں ایک بڑی خودش کیفیت پیدا گر دی ہے۔ وہ دی کیفیت ہے جو اہل بدعت میں اچھی خضرتِ اعلیٰ شہری ہے۔ وہ دی کیفیت ہے جو اہل بدعت میں اچھی خود امامو ہی کی سیئے داعی حق کو خارجی بفرزیں بناتی ہے۔ وہ دی کیفیت ہے جس نے ابوحنیفہ، جسے بزرگوں کو حدیث سے نالمذکور ہوا یا۔ جس نے اپنی تحریک جیسے شیخِ الاسلام کا فخر ہمارا۔ جس نے ہر درمیں حق پرستوں کیخلاف مسلمانوں ہی کے شکر لکھتے کئے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جو دین ملت کے بڑھے کو زد اہل کے دلدل میں اندھہ ہی اندھہ چلی جاوہ ہے۔

غور کر لیتے تو کئی گوئے آپ پر دافعی ہوتے۔ حدیث کا تصریح یہ ہے:-  
 "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راشد  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آخری زمانے میں مجھے مکار  
 لوگ بینا ہوں گے جو دین کی اٹمیں دنیا کا خشکار کریں گے  
 لوگوں پر ایسی روشنی اور سکونی ظاہر کرنے اور ان کو منائر  
 کرنے کے لئے بھڑوں کی کھل کالباں پہنیں گے۔ اگر بھی  
 شکر سے زیادہ سیخی ہوں گی مگر ان سے یعنیوں میں بھڑوں کے  
 سے دل ہوں گے اس کے باشے میں اللہ تعالیٰ کا فدائے  
 "کیا لوگ میرے ڈھنل بخت سے دھیکر کھارے ہیں یا مجھ  
 سے ٹھر ہو کر صبر سے مقابلہ میں جراحت کر رہے ہیں۔ پس مجھے  
 اپنی قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر اُنھی میں سے ایک فتنہ  
 کھرا کر دوں گا جو ان ہم کے عقل مندوں اور داناؤں کو بھا  
 جیران بنائے چھوڑے گا۔"

بلے علی نبھو گا اگر بیاں ایک شعر بھی ہے لیں:-

لبایں زندگی ظاہر فریبیوں پر نہ جا  
 چڑھتے ہیں زندگی رونقی کے غلاف

اگر جو شیں صرف زینت فرطاس ہونے کے لئے نہیں عملی  
 ہدایات حاصل کرنے کے لئے ہیں تو اس حدیث پر ہر ہم سے غور  
 کیجئے۔ آپ نے فاطمہ کے الفاظ دیاں کی تشدید اور زبان کی کنجی ہی سے  
 یقیناً یہ مکار کی تباہ کو اس کا باطن حلقوں شفہیت سے غالی اور زیادہ عناودہ  
 کرورت کا سکن ہے۔ یہ حدیث آپ کو گوئی ہے کہ خبردار زبان کی  
 نزدیکی اور شرمنی و تھنی پر لوگوں کے باطنوں کا فیصلہ مت کر لیٹھا  
 بہت سادہ سی بات ہے کہ جس نوعیت کا تعلق انسان کے  
 ظاہر و باطن ہے تقریباً دیساہی علاوہ الفاظ و معانی میں ہے۔  
 اتفاقاً نے حدیث کے بالکل بر عکس آپ نے میرے الفاظ دیاں کی  
 ہیئت و صورت پر خوب نظر کی۔ لیکن ان معانی کے سجن و فتح کو یہ کھا  
 ہو جو ان کے باطن میں موجود تھے۔ آپ نے الفاظ ہی کی صورتی یعنی  
 پر معانی کو تیاس کر کے دیجی دھوکا لکھا اسیں پر حدیث تنبیہ کیجئی ہے  
 دوسرے اس حقیقت کو سمجھئے کہ حدیث میں جن مکاروں کا  
 ذکر ہے وہ کسی الگ یہاں کے کدر اسیں ہیں تو وہ کسی اور دنیا میں  
 پیدا ہوتے ہیں۔ نہ ان کی پسیدائش کی اطلاع کسی اسلامی آدانتے

ہے بلے غریر افضل کچھ بھیوں کے دائرے سے باہر بھل کر کوئی  
 کیا آج ہم لوگوں کو اپس پر سر پھٹوں کریں کی ضرورت ہے یا اسی  
 ضرورت ہے کہ دین و ملت کی تکشی کشی کو موجودہ اور آئندہ طور پر  
 سے بچانے کے لئے سر جو ڈکچو جو سمجھیں۔ کچھ کریں۔ لپٹنے اسی شمارے  
 میں آزادی کے دس سال کا جو جائزہ آپ نے دیا ہے اُس سے  
 سلام ہوتا ہے کہ خود آپ بھی اس بات سے بیٹھنے ہیں کہا کے  
 ملک میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہوئے والا ہے۔ خود آپ بھی دین و  
 ملت کے حق میں موجودہ اور آئندہ خطرات کا پورا احساس کر رہے  
 ہیں۔ تب قریب کیجئے حاکسارے سامنے مجھی عرصے سے یہی کچھ تھا اور  
 اسی سلسلہ وہ خواہیں و ملت کی انتہائی حدود تک چاہتا تھا کہ اسی سے  
 نازک حالات میں ملٹے کر جام جماعت اسلامی کے خلاف حکم برپا  
 کرنے اور بندگاں حق کو ایک دوسرے سے لڑائے کے عوض یا ہمی  
 اتفاق و تعاون کی فہما پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے غلط صفت  
 کی جملے والی قلوں اور صلاحیتوں کو ٹھل کی طرف ہوڑیں۔ دلخیں  
 کرنا زکر ترین حالات میں اپنے ہی بعض ساقیوں پر مشتمل کرنا  
 خود اپنے ہاتھوں اپنی قبضہ کھو دنے کے مراد فتنے۔

میری یہ ملتا پہلے تودیب گذارشوں اور دنقاً غوفاً تو جس  
 دنیوں میں ظاہر ہوئی۔ چھر دیکھا کر کوئی نہیں سنا تو اور ازدیجی کی  
 پھر بھی رشتہ ای نہیں ہوتی تو وہ احمد رستمی یا قی تھا کہ دین پر  
 کے جو علی مقاصد کے مقابلہ میں دنیا وی عالمی کو نظر انداز کر کے لئے لائیں  
 کوکر کر دنیا کو جن کے لامبی کی چمک دیکھ بے لوگ دھوکا لھارے  
 ہیں تاکہ جب لوگوں کو سلام ہو جائے کہ جو چیز سنبھلے کے نام سے ہیں  
 دی جادی ہے وہ محض رائنس اور تینے کا جھوڑ ہے تو وہ پچھلے  
 اور اُن کے اخچالج کا دباؤ علماء کو اپنی سرگردیوں سے دست کشی پر  
 مجبور کر دیے یا میری ہی سلسلہ داویاں کے شور سے وہ اپنے طرزِ عمل پر لڑائی  
 کے لئے آمدہ ہوں۔ غالباً ایسے ہی کسی موقع کے لئے کہنے والے ہم اب ہے  
 نوار لامخ تری زن چوں ذوق نغمہ کم یابی

حدی و ایز زرمی خواں پوں گھل بالاں بینی  
 یات لمبی ہو گئی پھر بھی میں آپ کو اُس حدیث کی طرف  
 تو بھضروں دلائیں گا جو اسی شمارے میں آپ کے والدخترم نے  
 صفحہ ۳۴ پر ترمذی سے نقل فرمائی ہے۔ اس پر آپ ٹھنڈے دل سے

پس پر دہ جیب کی کی دور میں نہ کھا ہیں ان کی بھیڑیوں والی احمدیت  
پیر پڑتی ہیں تو فڑھیرت و قم سے جمعِ اٹھنالے ہے اور احتیاط و ادب  
کے باوجود حرف اُس حد تک مخلوقِ خدا کو ان کی حقیقت سے  
ہاتا جکر کرنے کی کوشش کرتا ہے جس حد تک یہ نگاہوں کو ان کی  
حقارہ و دعائی سے محظوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ آپ ہمتو  
جس سے بھی حرم ہے بے ادبی ہے۔ اور چاہتے ہیں کہ باخبر کرنے  
والے الگ انکی بذریعی و بستی کا فلک شرکافت سورجیا کو مخلوقِ خدا  
کو ان کے معانی پر توجہ کرنے کا موقع ہی نہ دیں۔ کیا تقریب ہے۔ کیا  
سلامی ہے۔ کیا انصافی ہے۔

دری جائے گی بلکہ وہ تو کثیر تعداد میں اسی ہماری دنیا میں پیدا ہو جی سکے ہیں اور ہماری آپ کی آنکھوں کے آگے چل جائے ہے ہیں۔ یہ خود ہماری کم نگاہی ہو گئی اگر یہ حدیث کے مددوں و صداق کو آج کی دنیا میں نہ ڈھونڈ سکیں۔ یقین کیجئے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ادنیٰ خواہشات مصلحت، کروڑی عصیت اور فضائیت پر زور، ثہیت اور انکساری کے لیا در ڈال کر میرے نیک دل استاد کو مودودیت، شتمی کی اُس انتہا پہنچایا ہے جہاں وہ خود بھی یہ بھول گئے ہیں کہ مودودیت دشمنی کا سچ اول اول لکھنے ان کے قلب میں ڈالا تھا اور بھر کیاں کہاں سے اس کے لئے بھاگ اور پانی دستا جوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی ظاہری تکشی و در ویشی اور عملانہ زندگی کے والے ملبوسات اور بھیوں جھگاڑتے والی زبانوں کے



بعض شہروں میں مندرجہ ذیل تاجر و نسے مل سکتا ہے

ان سے خریدنے میں آپ کوڈاک خرچ کی کفایت ہوئی  
دھرمی لکھنوي تاجر عط مصلح مکان جو بی جیدر آباد دکن) (مکیم سولی شیر الدین دادخانہ بوناٹی۔ اعظم گڑھ) راقفل سٹور کتاب خر  
 محلہ مصوص علی۔ کویا لیخ ورچل دکن (عبدالجید صاحب عربی ۱۹۷۵) ایش چند رسیں اسٹریٹ۔ کلکتہ ۹۰ (عثمانیہ بکریہ ۱۰۷۸)  
 لودھیت پور روڈ۔ کلکتہ علی) (الوال محسن سولی شیر الدین صاحب ایشی ہدم دادخانہ مٹوانا تھکن (علمگیر) (محمد عاصیت اخاز عربی  
 بیکانیر) (محمد امیر الدین صاحب بریا تو۔ رائیخی (بیمار) (جناب تیس الرؤوف خالما صاحب محلہ رہ۔ رام پور اسٹریٹ) (محمد حسین الاسلام  
 محلہ شی دینیت، سلم بونور سٹی۔ علیئن گڑھ)۔

## دارالفيض رحمانی دیلوین مطلع سہاپنور (وپری)

# ماجھ مکملی کے تخفے

اڑ میں صرف ہم بھر کھنا کافی ہوگا جو قرآن یا حائل کے گرد گایا ہے

مطلع المقدار آن زمین سبز صفات ع ۹۵۲ جلد عمدہ۔

ہدیت درود پر۔

**حائل مترجمہ ع۹۳**  
صفو کا طول ۵ ۱/۴ عرض ۳ ۱/۴  
ایک گریا مادل سائز سے قدر ہے  
چھٹی، ہر صفحہ پر ۲۰ سطریں، صفات ع ۹۵۲ صفات، کاغذ گلگیر عد  
مجلد پا پوری کافی ہدیہ زیب ہے۔ ہدیت چارہ درود پر۔

**حائل غیر مترجمہ ع۹۴**  
تاول سائز سے کچھ جھوٹا سائز  
لکھائی چھپائی بہت نیس روشن  
کاغذ دلائی گیز۔ ہدیت چارہ درود پر آہاتے۔

**حائل بلا ترجمہ ایجواب مفری میں طائف**  
محض اپنے  
ی حائل اپنے

اور وشن ہر دو، اور دیگر خصوصیات کے اعتبار سے لا جگہ  
چڑھتے ہیں، جو تاسائز ہونے کے باوجود تحریر اتنی ملی اور  
اعواب ایسے شکستہ ہیں کہ کجا پر ذرا زور نہیں پڑتا جلد آئیں  
کلاخ، ہدیہ آٹھہ درود پر۔

**مناجات مقبول**  
مولانا اشرف علی کی کتاب دنیا بصر  
ہیں شہر رہے، اس میں ورزش  
پڑھنے کی دعائیں ہیں، ساتھی اور دو ترجمہ بھی ہے، تابع کپنی  
لامبر کی جیسی ہوئی لفیں میں درود پر۔

**مطبوعہ ایجواب المطابق** - مجلد  
دو پریم ائمکانی اور غیر ترمیم بلکہ کپنی  
فہستہ میں بینے

**مجموعہ وظائف**

مکتبہ تجھی دیوبند، (دیوبند)

دو ترجمہ والا، پبلیکیشن ایشان شاہ ریش الدین۔

دو سارے ترجمہ از مولانا اشرفتی ریش الدین۔

بڑی تقطیع، مختارت ع ۹۵۲ صفحہ، کاغذ ہر صفحہ صدی، چھپائی  
دور جی عکسی، زمین بیز کافی جیسی چڑھتے ہیں جگہ عد، میں درود پر  
متوجه تھا۔ از مولانا اشرفتی چھپائی دو

**حائل ع۲**  
ریش خوش تھا، کاغذ عمدہ، ہدیت چارہ درود پر  
غیر مترجمہ، خوش تھا چھپائی سائز چھوٹا۔

ریشم دیا چکلا اور ریشمہ کا فن، میں درود پر  
بڑی تقطیع، تیرہ سطریں، ہر سطر کے دریاں  
ہاریک لکھنے شکستہ اور دشمن کا خذیلت ہے۔

**حائل الف**  
سفید، ہدیہ ترجمہ، ہدیہ کا فن، میں درود پر  
بڑی اور رالی سائز، ٹکڑے کا خذیل۔ مجده  
سائز سے چارہ درود پر۔

سہ سے جو تاسائزی سائز چھپائی عکسی، کا خذ  
سید، میں درود پر درود پر۔

**حائل ع۹۶ مترجم**  
ترجمہ شاہ عبد العالی رکن الدین بڑھا  
سفید، چھپائی دور جی عکسی۔ جلد عمدہ  
ائی لکھتے، تہارت دلکش دیہ، زیب تھوڑی دیہ کے تابیں جیزہ ہے  
ہدیت کولہ درود پر۔

مترجمہ، بیدنوبصورت دلکش الاجواب  
آرٹیسٹ پر پرسہ ریش چھپائی سے نیس جلد

ٹھیکہ ہر پہلو سے گمراہ اور قابل تعریف، ہدیہ صرف چارہ درود پر  
**حائل مترجم ع۹۷ الف** ترجمہ الحمد، حاشیہ پر تفسیر

# تَفْہِیمُ الْحَدیث

اپنے اعلان کے مطابق یہ نئے پچھلے یعنی "تفہیم حدیث" کے ذیں ہیں کچھ کھنہ شروع کر دیا تھا اور برکت کے خیال سے حدیث کی سب سے مقدم کتاب بخاری ضریف کے آئینہ زہی سے بسم اللہ کی تھی، چنانچہ سوہنگا تسبیح کے حوالے کر دیا، لیکن اسی دو طرف میں بعض طائفین نے اسے مجھ سے سنا اور سن کر خیال ظاہر کر کر طریقہ تہذیب علمی تحقیقات اور ذہنی مباحثت سے اتنا گروں یاد رکھا گیا ہے کہ عوام شاید اس سے پورا فائدہ نہ اٹھاسکیں۔ اس مشورہ پر خود کرنے اور خور کے نتیجے میں بوجذف و اخاذہ مناسب معلوم ہو اسے جائز عمل پہنچانے کی نیت سے تی الحال یہ اصل شخصوں روک کر بیش بالکل عام فہم انداز میں آغاز کر دکر دیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خود مجھے اور ناظرین کو بھی احادیث کے سچے اور اپنے عمل کہتے کی توفیق دے۔ والیہ انتیب۔

## مشکوٰۃ کتابِ العلم میں مسلم سے ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقلاً لکھی ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُفْضَى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَسْتَشْهِدَهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ بِنَعْمَتِهِ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِينِكَ حَتَّى أَسْتَشْهِدُهُ قَاتَلْتُ كَذَبَتْ وَلِكَذَبَ قَاتَلْتُ لَا يَأْتِي بِقَاتَلَ حَرَقَ فَهُدَى فَقِيلَ لَهُ أَمْرِيَّهُ فَتَبَحَّبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أَنْفَقَ فِي الشَّارِقَةِ وَرَجُلٌ عَلِمَ الْعِلْمَ وَعَلِمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا يَهُ بِهِ مَعْرِفَةُ بِنَعْمَتِهِ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعْلَمْتُ الْعِلْمَ وَعَلِمْتُهُ وَقَرَأَتُ فِيهِ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبَتْ وَلِكَذَبَ تَعْلَمْتُ الْعِلْمَ لِمَ قَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثَمَّا مِرِيَّهُ فَتَبَحَّبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أَنْفَقَ فِي الشَّارِقَةِ وَرَجُلٌ وَسَمِعَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلَّهُ فَلَمَّا يَهُ بِهِ مَعْرِفَةُ بِنَعْمَتِهِ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُعْقِلَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا مَالِكَ قَالَ كَذَبَتْ وَلِكَذَبَ فَعَلْتَ لِيَقُولَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّا أَمْرِيَّهُ فَتَبَحَّبَ عَلَى وَجْهِهِ ثَمَّا أَنْفَقَ فِي الشَّارِقَةِ (رواہ مسلم)

تو یہ تحریر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے کرے گا ان میں سے ایک شخص تو وہ جو کہیتے اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا۔ یہ لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کہے گا وہ یہ نتیجہ دی تھیں۔ وہ کہیے

بے شک دی تھیں اللہ کے گاہ پر تو سے ان کی سپاس گزاری میں کیا کیا ہے وہ کہے ہے اس تیری خاطر لڑائیا تھا کہ کشہیہ کر دیا گیا۔ اللہ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ میری خاطر تو کہاں لڑا بلکہ تو اصلے لڑا تھا کہ لوگ مجھے ہبہا دیں۔ پس لوگوں نے بہار کیا (اور بھی تیر الفعام مل گیا) پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہامے میں حکم صادق فرمائے گا اور آئے مخ کے قبل بھیج کر آگ میں قاتل دیا جائے گا۔

لدایک فحص وہ ہر کا جستہ علم سیکھا اور سکھالیا اور قرآن پڑھا، یہ الیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کہے گا کہ یہ نہیں ہم نے مجھے دی تھیں۔ وہ کہے گا بے شک دی تھیں اور اللہ کے گا پر تو نے ان کی سپاس گزاری میں کیا کیا ہے وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا اور وہ سروں تک پہنچایا اور تیر سے لئے قرآن پڑھا اور اللہ کے گا تو جھوٹ ہے۔ علم تو نے اس نے سیکھ تھا کہ لوگ مجھے عالم کہا کریں اور مولادت قرآن اس لئے کی تھی کہ لوگ مجھے تاریخیں لیں انہوں نے کہا (اور تیرا اجر مجھے دی گیا) پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہامے میں حکم صادر کرے گا اور اسے مخ کے بن بھیج کر آگ میں جھوٹک دیا جائے گا۔ اور ایک فحص وہ ہر کا جستہ روزی کشاوہ کی اور ہر قسم کا مال و متناع اُسے عطا کیا۔ یہ لا یا جعلے گا اور اللہ تعالیٰ کہے گا و نہیں ہم نے مجھے دی تھیں۔ وہ کہے گا بے شک دی تھیں۔ اللہ کے گا پر تو نے ان کی سپاس گزاری میں کیا کیا وہ کہے گا میں نے ہر اُس راہ میں مال خرچ کیا جسیں خرچ کرنے آپ پسند کرتے ہیں۔ اللہ کے گا تو دردغ گو ہے۔ میری پسکے خیال سے کہاں تو نے تو اس لئے مال خرچ کیا کہ لوگ مجھے کمی کہا کریں۔ پس انہوں نے کہا (اور تیرا اجر مجھے دی گیا) پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہامے میں حکم صادر کرے گا اور اسے مخ کے بن بھیج کر آگ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

حضرت مولانا اللہ علیہ وسلم نے نیت و رسمت و رکھنے اور دھکاوے کو پچھلی ترجیب میں تحدی دا سالیب اختیار فرماتے ہیں کہیں فرما کر اعمال کا تمام ترداد و داد نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت ہی کے مطابق اجر ملے گا۔ کہیں فرمایا کہ سب سے زیادہ خطرناک چیز جس سے مجھے تھاہی ہارے ہیں خوف ہے شرک اصرار ہے۔ پوچھا گیا کہ یادِ حکم اللہ شرک اصرار کیا ہے فرمایا اللہ میں شاذِ جب قیامت کے دن اپنے بندوں کے اعمال کی جزا اور مزادے گا تو دھکاوے کی نیت و رکھنے والوں سے کہے گا کہ جاؤ اُنہی کے پاس جاؤ جسیں دھکائے کے لئے تم غلام ملاں علی کرتے ہیں۔ دیکھو ان سکے پاس تھیں دینے کو کیا ہے۔

کہیں فرمایا جس نے دھکاوے کی نیاز پڑی مشترک کیا۔ دھکاوے کا درد رکھا شرک کیا دھکاوے کو صدقہ دیا شرک کیا۔ کہیں تندیب کا یہ تخفی طریقہ اختیار فرمایا جو پس لفڑی میں لفڑا ہے۔ طرف کوئی بھی عمل ہو۔ پھر ماہیا بڑا۔ اگر الشرک خوشودی کے بجائے اُس سے کوئی دنیاوی معاوضہ کرنا ممکن

**تفہیم** یہ حدیث مقدمہ سہی ہی وضاحت سے بتا دی ہے کہنا اعمال نیک کا با راجہ خداوندی میں مقبول ہوتا اس پاٹ پھر ہے کہ اُنکی تہہیں حد درجہ کا خلوص اور رضاۓ الہی کے حصول کی خالص نیت کا رفرایا ہو۔ اندانہ کچھ جہاد یا عظیم عمل خیر اور شہادت حسیبی جلیل فتح میکن اس کے باوجود صرف اتنی سی بات پر کو دل سکھاند تہہا درز کہلانے کا شوق موجود تھا اس کو کچھ اکارہت گیا اور آگ میں جلانا پڑا۔ اسی طرح تعلیم و تعلم جیسا پاکرو شفعت اور صدقہ دھیر اسٹھ جیسا فقیس کام نیکن اللہ کی خوشودی کی بجاۓ دنیا کی ناموری اور شہرت کا جذبہ اُنھیں میں کر گیا اور جسے میں دوزخ کی خونناک آگ تھی۔

تو آغاز ہی میں ایک اس طرح کی حدیث لائے کافتا ہی بھی اُنھیں کرنا ہے کہ عقائد و اعمال سے متعلق جتنے ہیں امور میں سب کے مطید و مقبول ہوئے گا اور علومنیت پر ہے بے شک کو نہیں ایمان بھی کہ اُنہیں اگر نیت میں خلوص نہ ہو۔ نیت و رسمت ہوا رہا تو اُنھیں حق کی للاش کرے تھی صراط مستقیم پا سکتا ہے وہ دہشت اور گراہ ہونے کے سوا کچھ نہیں۔

قرآن نے نعمت کے معاملوں کو بہت صریح الفاظ میں اٹھ کیا ہے۔

من يَوْمَ تَوَسَّلُ<sup>۱</sup> إِلَيْهِ الْعَمَالُ كَمَا  
نَوْفَتْهُمْ وَمَهَاهُمْ وَمَنْ شَرِدَ<sup>۲</sup>  
تَوَابُ الْآخِرَةِ<sup>۳</sup> نَوْفَتْهُمْ وَمَهَاهُمْ<sup>۴</sup>  
أَجْرٌ عَطَاكُمْ<sup>۵</sup> مَنْ

دوسری جگہ فرمایا

مَنْ كَانَ يَرِيدُ<sup>۶</sup> تَوَابَ الدُّنْيَا  
فَصَنَدَ اللَّهُ تَوَابَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ<sup>۷</sup> أَمِينًا  
بَعْدِهِ مِنْ أَدْرَى الشَّيْءِ اور

بَعْدِهِ دُنْيَا دُنْيَا دُمْجَنَّهُ دُلَابَهُ

رسیح و پیغمبر کے الفاظ یہاں شایدی کی روشنی ہوئے کہ لے لوگوں اور سنت کمائن تمہارے اعمال کی ظاہری حکمل و بیعت پر انعام آخرت میں سے چاہکو اللہ تمہارے دلوں کی آوار سختی والا اور پوشیدہ ارادہ کو دیکھنے والا ہے جم اگر دنیاوی منحدرات کے ارادے سے نیک اعمال کرو گئے تو اس دنیاوی منفعت ہی تمہیں عطا کر دی جائے گی۔ آخرت کا العام ان لوگوں کے لئے ہے جو آخرتی کے ارادے سے سرگرم ہوں ہوں۔

اخلاص اور دوستی کی صورت میں یا کی صورت میں یا کی صورت میں سزا ہے وہ اپنے حدیث میں دیکھی۔ اسی لئے ترکیں جگہ جگہ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ مثلاً فرمایا  
فَاعْبُدُ اللَّهَ مُحَلِّصَاتُهُ خدا کی عبادت کرو وزن کو اسی کو  
اللَّذِينَ (زمر)۔

یا فسر میا یا:-

وَادْعُوكَ مُحَلِّصَيْنَ لَهُ اور عبادت کرو اس کی دین کو اسی  
اللَّذِينَ (اعراف)۔ کے لئے ناصل کر کے۔

یا آخرت یوسف عليه السلام کی توصیف  
میں فرمایا:-

إِنَّمَا يُعَبَّدُونَ الْمُحَلِّصَاتُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (یوسف)۔ (انی صرف عنہ)

ہوتودہ تربیتی کامیزش سے ستر کی بن جاتی ہے اور شرک کی تباہت ظاہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث کے آمید میں آپ ان بظاہر مقدس احشیوں کو منہ کے بل ایک کی طرف گھستا ہوا دیکھ کر ہے تمہیں دنیا اسے بڑا بزرگ اور لائق تکمیل مانتے تھے۔ اگر حدیث رسول پر ہمارا ایمان ہے۔۔۔ اگر آخرت کے حساب کوئی عقینی جانتے ہیں۔۔۔ اگر تمہیں کم ہونا کس اور کم رفتائے والا کی طلب کا فرما ہے اور کس حد تک کوئی اور جذبہ۔۔۔

علی ہیچ بات نہیں۔۔۔ میں اپنے خیالات و جذبات اور معتقدات اور کارکارا بھی ایجاد اور جائزہ دینا چاہتے کہ انہیں کہاں تک خلوص کا فرما ہے اور کہاں تک دیکھ جو عالم اثر دال رہے ہیں۔ مثلاً ہم کسی شخص سے بہ گمان ہیں تو ہم یہی فرصت میں خور کرنا چاہتے کہ اس سے ہماری بدگانی آیا اس لئے ہے کہ اللہ کا ناقرمان ہے اور اس سے بہ لوگوں سے بدگانی ہی رکھتے کہ اللہ نے حکم دیا ہے یا اس لئے ہے کہ اللہ کے حکم سے تنفع نہیں ہیں کسی گروہ کا ساتھ دینا اسی مخصوصیت کی خوشی دی جا سکے۔ محاصل کرنا یا اپنے نفس کو تسلیم دینا مقصود ہے۔

اگر یہی صورت ہو تو یہ شبک ہماری بدگانی میں صرف حق ہے بلکہ اس پر تواب کی بھی توقع ہے بشرطیکہ اس شخص کے بارے میں ہم حق الواسع تلقین کا حق ادا کر پائے ہوں۔ اور اگر دوسری صورت ہے تو بدگانی یقیناً گناہ کے زمانے میں داخل ہو جاتی ہے اور یہم حدیث میں دیکھی ہی چکے کہ فرمادیں باعث گناہ کار ہوئے والے کس طرح منہ کے میں محبتی گئے اور عذابوں کے حوالے ہو گئے۔

نیت کی غافلیج کیسی ہے اور ہمارے اعمال انہی کو یا زمین جو نہیں اور پانی دینے کے درجے میں ہیں۔ ہم عمل کو کریں دنیا کا کھادے کے لئے اور امید یہ رکھیں کہ انعام آخرت سے نوازے جائیں گے تو یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ یوں تو ہم تو ہم فرمیں اور امی میں لیکن ایسید لگائیں سبب اور سترہ لکھنی کی۔

لہ غلط ہے کہ یہاں صرف دینی اعمال میں اور دینی ہماری اعمال میں جائیں۔

# تھوڑے کوٹاں کی تھوڑی

اب چونکہ سوال کا تعقیلی ترتیب نہ فصلِ مذاہب اور اقوالِ معرفت ہے اس لئے نئے صورت سے کچھ لکھتا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ الگریں اس سلسلہِ جماعت کے ماننے کو بحث کر دیں اور ان تمام گوشوں کو پوری طرح منقطع کروں جس کی تیج آپ طلب کر رہے ہیں تو مجھم سے کم سو صفحوں کی کتاب لکھنی چاہئے۔ کیونکہ الگریہ اور یونیکہ مذاہب اس میں فضیل ہیں کہیک وقت تین طلاقیں اتفاق ہو جاتی ہیں، لیکن بعض خاندان اور اکثر امامیہ کو اس سے احتراست ہے اور اختلاف کرنے والے اہل علم اپنے خیال کی تائید میں تعدد دیافتہ لاست ہیں جس کے نتیجے میں تفصیلی و تفصیلی بحثیں پیدا ہوتی ہیں۔

مکمل کی تائید دانیٰ اس کی مکمل کہانی کو لیتے و سمع مواد پر حادی پوریکے ہاں ضرورت کے مطابق کچھ تصریح عرض کئے دیتا ہوں جو طالبین حق کے لئے تو بالکل کافی ہے۔ شکرِ المیزانِ جعلٹرنے والوں کے لئے اور ہوا سے نفس کی اتباع کرنے والوں کیلئے شاید کافی نہ ہو۔ مشہور حنفی، مالکی، حاصفی، احکام القرآن "میں اس سلسلہ فرضی بحث کئے ہیں۔ الگریف اُخنی کی بحث فصل کروں تو کئی صحیح پھرائیں جس کا جی چاہئے احکام القرآن جلد اول میں ذکر کیا جا ہے جو لحاظ اخلاقی المشاالت معاً کا باب پڑھ لے یا کسی عالم سے پڑھو لے بحث کا لیت لیا اور جاں اُخنی کی لفظوں میں یہ ہے۔

فالذات اب والسنۃ والحمد لله  
پس قراؤ اور منت داعاً و رب  
کتبہ صحیر، اور اجماع مخالف کی زد  
السلط توجیب المقام الشامت  
معاذان کار، معصیۃ  
و احکام القرآن بلعماں، مصیری  
ذکر، ایک ہی وقت تین طلاقیں  
ہیں۔ یہ ضرور یاد ہے کہ اس کو قسم ہیں میں میں نے زیادہ تر عقلی مسلمان  
سے کام لیا تھا اور فرضی مذاہب وغیرہ کے بیان کا اہتمام نہیں کیا تھا۔

## مولانا مولانا شیخ احمد رضا نامہ تین طلاقیں

ایک سلسلہ کی تھیں مطلوب ہے ایمید ہے کہ آپ بہت جلد ہمارے  
کے طبق فرمائیں گے۔ صورت حال یہ ہے کہ تیوں نے خصیں اگرچہ بیوی  
سے کہہ دیا جائیں نہ چھے تین طلاق دیں۔ اب دو فوں یعنی تین طلاقیں اور  
ہر ششان ہیں اور خداش رکھتے ہیں کہ پھر جو عنی پڑھائیں۔ زندگی بیوی چار  
بچوں کی ماں ہے۔ زیاد شافعی مسلمان ہے۔

اس سلسلہ میں ہمیں ملکیہ علیحدہ امام بالحقیفہ امام شافعی کی دلائے  
سنداہ و والر کے ساتھ مطلوب ہیں۔ اس کے علاوہ امام فیض اور امام  
ابن تیمیہ کی دلائے بھی مندرجہ مسالہ تحریر فریضیہ۔ خاص طور سے ان علماء  
کی درائے اور ان کے دلائے مطلوب ہیں جو فرمائے ہیں کہ ایک دفعہ میں چاہے  
کتنی بھی مرتبہ طلاق کہا جائے مگر ایک ہی طلاق اُنیٰ جائے گی۔ کیونکہ علماء  
این تیم کی شہود دلیل اس مسلمانہ میں ہے۔ ۲۳۴ مرتبہ علیان اللہ پکی کے  
بجائے اگر کوئی صرف یوں کہے کہ یہ سے ۲۳۴ مرتبہ علیان اللہ پکی کا  
۲۳۴ کیلئے پوری نہیں ہو جاتی اور حصہ علیاء بھی تحریر فریضیہ کی آج کے علماء  
میں کون کون اس سلسلہ میں کی دلائی کی بنیاد پر کی نہ رکھتے ہے خصوصاً  
مفتی دار العلوم مولانا ناطق، مولانا مدنی، مولانا عطاء، مولانا نوحانی  
مولانا مودودی، مولانا امین، جن اصلی اور مہندستان کے دو صورتے  
علماء جھوپوں نے اس پر روشنی ڈالی ہو۔ اس کے بعد آپ اُنچھیں بھی  
تحریر فریضیہ کہ آپ کی دلائی کی بنیاد پر کیا ہے رکھتے ہیں ۹

## جو اپٹ :-

ایک وقت میں تین طلاق، اتفاق ہو جلنے کے سلسلہ پر میں ایک  
بار اعلیٰ میں خاصی تفصیل سے لکھ چکا ہوں یہ یاد ہمیں رہا کہ نئے سال اور  
بیسیں ہیں۔ یہ ضرور یاد ہے کہ اس کو قسم ہیں میں میں نے زیادہ تر عقلی مسلمان  
سے کام لیا تھا اور فرضی مذاہب وغیرہ کے بیان کا اہتمام نہیں کیا تھا۔

گریگا اور مست ہٹر فراز اللہ کے احکام  
آیات الدین و هرثہ و آ-

+ + +  
کوئی نہیں۔ درجہ شیخ الحدیث  
یہ ارشادِ باتی کس وضاحت سے بناتا ہے کہ جو لوگ طلاق دینے  
کے بعد صرف اس لئے رجوع کریں کہ عورت پر شیان اور تنگ ہو وہ  
ظالم ہیں اور گویا وہ اپنی حرکت سے اللہ کی آیات کا نہ ادا نہ بنائے  
ہیں۔ دونوں باطل من ذلک

لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص طلاق دے کر حضورت کو  
پر شیان کرنے ہی کرتے تو جو عکس تو قانونی شرعی کی رو سے اُنکی  
یہ وجہ باری سیمی کی جاتی ہی اور کوئی بھی مستعدِ عالم اسی نہیں لگدیں  
جس میں عوامِ بھلی سے اپنی جو ہی سے معاف کیا جاتا ہے۔ بحث پر تک  
الگ ہے اس لئے ہمارا تعصیل کی ضرورت نہیں۔ البته شوافع  
کا یہ مسلک اس لئے نقل کر دیا کہ جو لوگ اس خوش فتحی میں ہوں  
کہ شوافع کے نزدیک یہ وقت یعنی طلاقِ واقع کرنے والے پر  
وہ دلکھ لیں کہ نصرتِ واقع ہو جاتی ہیں، بلکہ واقع کرنے والے پر  
ان کے نزدیک کچھ لگنا ہی لازم نہیں آتا۔

دوسری مثال ایک سے زائد نکاح کی بیجے۔ قرآن نے پار یوں  
لیکن کی اجازت کے ساتھ ان کے مابین اتفاق کی بھی قید لگاتی ہے۔ جو  
شخص انساف نہ کرے ظاہر ہے کہ اگر اپنے کو ایک میں اس کے باوجود کسی  
عالم و فقیر یا فاضل و فقیر نے فیصلہ نہیں دیا جس شخص نے ایک سے زائد  
نکاح کر کے تمام یوں کے دریان اتفاق نہیں کیا اس کا ہر نکاح پہلے  
نکاح کے علاوہ فائز اپنے باطل ہو گیا۔ بلکہ اگر کوئی شخص ایک جو ہی کی موجودی  
میں دوسرا نکاح کرتے ہوتے ذرا بھی اس کی نیت نہ رکھتا ہو کہ دلوں میں  
پورا اتفاق کرے گا، بلکہ حالات صاف طور پر یہ بتا ہے ہوں کہ اس پر  
بھی سے کامل اتفاق نہ کرے گا تب بھی شریعت نے کمی فتحی یا فاضلی کو  
حق نہیں دیا کہ اس کے نکاح نامی کو باطل بھیرا دے۔ تاتفاقی بلاشبہ  
گذہ ہے۔ لیکن اس خاص حالت میں اس لگناہ کے نفس نکاح پر اثر انداز  
ہونے کو کوئی بھی عالم و فقیر صحیح نہیں کہتا۔

تمسی مثال اس بیج کی بھتے جو اس بیجے والے نے بیج دیجی  
بچی گئی کا کوئی عیب قصد اکاہکے چھپا لیا ہو اور کاہکے پھر دستے اپنی  
نہ لاسے۔ تو کوئی مشکل نہیں کہ بیجے والے نے لگناہ کیا اور بیج کے مشروع  
طریقے کی نظر انکی لیکن بیج اپنی جگہ بڑی اور جب تک خریدنے والا  
ہی اجاجج نہ کرے قانونی شرعی اس بیج کو باطل نہیں قرار دے سکتا۔

چو ختمی مثال حالاتِ بیش میں طلاق دینے کی ہے۔ یہ طبقے کے  
حالاتِ بیش میں طلاق دینا لگاہ ہے۔ نہ موم ہے۔ مخنوٹ ہے لیکن بعض

گویا ایک وقت دی ہوئی ہیں طلاق کا واقع اور ناذد ہو جانا  
محض جسمانی کی رو سے نہیں، بلکہ انہوں نے قرآن اور سنت اور  
صحابہؓ کے تعالیٰ اور علمائے مخلف کے ہالوں سے واضح فرمایا ہے کہ  
بھی راستے اور فیصلہ میں حق ہے۔

احادیث نے اتنا بھی لکھتے ہیں کہ تین طلاق کے وقت واحد میں  
واثق ہو جائے کہ باوجود ایسا کل کہ نایابی یہکہ وقت تین طلاق دینا  
گناہ کی بات ہے لیکن شوافع تو اسے گناہ بھی نہیں سمجھ کرستے اور  
اہل علم نے نقل کیا ہے کہ امام شافعیؓ مکمل و واحدہ میں تین طلاق بغیر لگنہ  
کے واقع ہو جائے کہ دلیل میں بخداہی و سلم کی ایک روایت لائے ہیں  
جس میں عوامِ بھلی سے اپنی جو ہی سے معاف کیا جاتا ہے۔ بحث پر تک  
الگ ہے اس لئے ہمارا تعصیل کی ضرورت نہیں۔ البته شوافع  
کا یہ مسلک اس لئے نقل کر دیا کہ جو لوگ اس خوش فتحی میں ہوں  
کہ شوافع کے نزدیک یہکہ وقت تین طلاق واقع کرنے والے پر  
وہ دلکھ لیں کہ نصرتِ واقع ہو جاتی ہیں، بلکہ واقع کرنے والے پر  
ان کے نزدیک کچھ لگنا ہی لازم نہیں آتا۔

ایک یا اعتراف بھی دلکھنے اور سنتے میں آیا ہے کہ جب قرآن  
نے ایک سے زائد طلاق دینے کا محرج طریقہ بیٹھا کہ ایک شخص کے فعل  
سے ہر طلاق دی جاتے تو پھر اس طریقے کے خلاف ایک بھی وقت میں  
تین طلاقیں کیسے واثق ہو جائیں گی؟

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اعتراف و اعتراف اس لائق ہے کہ اس پر  
اہل علم سجدہ گی سے تو جب کر لیں۔ تاہم جب اس کا دلکھ آہی گیا تو جو ب  
میں عرض کروں کہ قرآن نے ایک سے زائد طلاق دینے کا محرج طریقہ  
بے شک تباہ یا ہے، ملکن یہ تو ہرگز نہیں کہا کہ اگر کوئی شخص اس طریقے  
سے نکاح ہو کر یہکہ وقت تین طلاق دے دے ڈالے گا تو طلاقیں واثق ہی  
رہوں گی یا صرف ایک واقع ہو گی۔ فدق میں ایسی بے شمار تالیفیں ہیں  
کہ کسی فعل کو شریعت نے گناہ مطہر کیا۔ لیکن اس کے ارتکاب پر  
اس کے وجود کو تسلیم بھی کیا۔ مثال قرآن کی آیات طلاق در جمعت  
ہی میں دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

وَلَا تَمْسِكُ بِمُهْنَثٍ حَتَّىٰ أَرَدَ الْحَشْدَ ۝ اور نہ وید کو رکھوں کو متانے کیلئے  
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَذَلَّ ۝ تاکہ ان پر زیادتی کرو۔ اور جو  
ظلمَ رَفَسَهُ ۝ لَا تَمْنَعْنَاهُ ۝ ایکریگاہہ میںکے بیان ہی نقصان

پورا کار سے نکاح کرے جسراں جو اپنے  
اور ابوہریرہؓ سے قسمی پوچھا۔ دلوں کے  
چابے اکٹھا کئے خداوند جس وہابؓ کے  
ہوتے تک نکاح نہیں کر سکتی تھیں  
کیونکہ اور نہ کار نہ کرے۔ اعلیٰ کار  
ہی نہ تو ایکسی طلاق کی دادی ہے زینتی  
چاہئے میں دس گمراہ ہی وقت میں،  
ابن عباسؓ نے غلام میں جو استحقاق  
تھا لئے تم نے تھا لگڑا لگڑا ایک بھرپور  
و عظیم المرتب صحابوں کا یہ قوتی و امتعج کرنے کے لیے لیکے وقت  
دی کی جو تین طلاقیں یقیناً واضح ہو جاتی ہیں۔ متوطناً امام الائمهؑ میں حضرت  
علیؑ کا فتویٰ بایں الفاظ انقل ہے:-

لیکے شخص حضرت علیؑ کے پاس آیا اور  
جاوہر جل المثلث علیؑ ابن البطاشہ  
لیکے اسی بھروسی کو شہزاد طلاقیں دیں  
حضرت علیؑ نے خواہ بیان کریں ہی بھروسی  
طلاقوں کے توہن علیؑ نے کہ جو بھروسی اور  
باقی طلاقوں کو اپنی مورثہ پر برداشت کرے۔  
و اسی کے باعث منک بنشد۔  
و اقسام سائر وہن علیؑ نے  
باقی طلاقوں کو اپنی مورثہ پر برداشت کرے۔  
بعد کے لوگ اصطلاحاً "طلاق مغلظہ" کے الفاظ سے حاصل کرتے ہیں۔  
میڈ طلبی ہیں ہے:-

ان رجلوں عالی لاد بن عباس  
انی طلاقت امرانی مسأة  
تصحیفہ فمادا توڑی علوت  
قال لہابن عباس طلاقت  
منک بنشد و سیع و قسون  
استخدافت بھا آیت اللہ  
الشّرکی آیات کامندا تھیں اڑا یا  
ہڑوا۔

تفصیل بھروسی میں فمادا توڑی کے بعد ملیٰ "کا لفظ شہری ہے  
لیکن مولانا عبد الحی رحمۃ الرّحیم نے اسے نقل کیا ہے اور متطلقاً کا جو  
لخواہ فخر کے پاس ہے اس میں بھروسی موجود ہے)  
ایذاً اور گی روایت ہے کہ مجاهد شہزادہ بابی عالمؓ (ذیں جبکہ

خواجہ در غرض کے علاوہ تمام علماتِ اہل سنت اس پر ہفت ہیں کہ حالت  
جیسی ہیں طلاق دیدی گئی تو یقیناً پر حاصل ہے گی۔

یہ شامل مکمل طور پر ثابت ہوتی ہیں کہ یہ کدیک وقت تین طلاقیں  
دینا ہم طرفیہ ہیں لیکن جب مسے اختیار کریں یا بھارتے تو تین طلاقیں  
و طلاق ہو جائیں گے۔

امانوی سے امام شافعی امام الکام اوصیف، امام  
اصحادر حبیور علماء سلف و ططف رجمم الشرکے باسے میں نقل کیا ہے کہ  
ان سب کے نزدیک یہ کدیک وقت تین طلاقیں واضح ہو جاتی ہیں۔

مشہور فقیہ و امام علماء ابن البهائم فتح القديرین فرطتی ہیں:-

لیکے شخص صاحبی کام کی رہائش میں  
نہیں نقل کیا گی جسیں حضرت عمر مسیت  
الشّرک و هویکی فی الاجتمیم احتلات کیا ہو جائے پس یہ کہ وقت دی

ہر تین طلاقوں کو تین بی طلاق ملتے کافی ہے صادر کیا تھا اس باشکنہ شاہستہ بہت  
علم میں شایع بخاری کے الفاظ ایڈ او کے حاشیہ پر نقل کے

لیے ہیں۔ ذکر اسی مسئلہ کا ہے کہ یہ کدیک وقت تین طلاقیں واضح ہو جاتی ہیں۔

وقالوا من خالق فیہ فھو اور علماء نے، کہ اسے کہ جو لوگ نے  
مسائل مخالفت لاحل السنۃ اس سکریں اختلاف کیا وہ شاذ نہ

ہوئے کے بارے ہیں۔ مخالفتیں الی  
دانہما اتعلق بہ اصل الیہ و من ملکیت ایسے ہی  
شتر قلعیں رکھتے ہیں جو بخت ہماری ہو

او رائیے شخص کو لائق اعتبار ہوں کہ اس کو نکرہ جماعت سے کٹ رہے ہے۔  
صاحب تفسیر بھروسی نے اس طلاق میں کہ دلیل ہیں اس  
مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ ایک وقت میں تین طلاق کے دروغ  
پر ان کا حاصل بحث یہ ہے کہ:-

الحجۃ لسنۃ والاجتمام اور ہر کوئی محبت ہو سنت اور اجماع  
الخوب نے سنت اور اجماع دو فوں کے مفضل دلائل پر کئے  
ہیں۔ یہاں نقل کی جگہ اس نہیں۔

اجماع کا اندازہ چند قووں کے تھصرخوں سے کیجئے:-

ایذاً اور گی روایت ہے:-

لطف رجل امراء مشلاٹ ایک شخص نے بھارت سے نقل کیا ہے  
جو یہی کوئی طلاق دیں پھر اس کا اولاد  
قبل ان میں خل بھاشم

جعلنا الْبَسَطَةَ بِهِ .  
حضرت عثمان کے بائیکے میں بھی سخول ہے کہ :-  
یا کسی سخول ایلی عثمان بن عفان  
نگال طلاقت امرا تی الفاقع  
بانست منک بیٹل۔  
آپ نے فرمایا تین اسرار واقع ہوئیں اور وہ تجھے  
سے پھر گئی۔

اکابرین امت کے چنان توڑے اور فیصلے جو میر نے نقل کئے تھیں جیسے  
کیفیت اور ایجاد پر اور ایجاد سے دادا قعات کی روشنی میں ملا سنا جامع  
کالہ دعویٰ کیا ہے۔

اب رہا این تجھیہ یا ان کے شاگرد این قسم کی راتے کا سارا لوقت اپنے  
احقر کے پس کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس سے ان کی آزاد مس دلائی فصل  
کرے۔ این پرستے جتنے دلائی اس موضوع پر تجھے کہ ہیں ان سوچنے کل  
ایسی سفر نہیں ہوں بلکہ یہ پڑھ کر چکا ہوں اور اگرچہ ان کی خصیل نہیں  
لکھ سکتا میکن اپنا یہ تاریخ صورت الحکمت اپنے کردن کے دلائی اتنے مصطفیٰ نہیں  
ہیں جن کی سماں پر بد کوہرہ بالا نام آراء کو ترک کر دیا جاتے۔

جن ایں شہورہ کا آپ نے ذکر کیا اس کے باشے میں حاجز کا خال  
یہ ہے کہ اگر قم شنے قیاس کے معاملہ میں یہاں دھوکہ کیا ہے۔ بلاشبہ  
۳۴ کا عدالت کے لئے ۲۷ میں بازیگان اللہ پر شفے کے برادر ٹھہریں سمجھا جاسکتا۔  
لیکن یہ معاملہ طاقت کا ہے اور بیک وقت تین طلاق دینے کا معاملہ حصت  
سے متعلق رکھنا چاہیے۔ طاقت اور حصت ایک درستے کی خدمت ہیں ایک  
ضد کو دوسرا ضد پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ورنہ اگر لوں قیاس درست  
ہو تو پھر سرتیاس بھی درست پوتا جائے گا جس طرح ایک شخص اپنے حق  
سے زیادہ دھوکوں کرنے پر جرم ٹھہر تھے اسی طرح اپنے حق سے کم دھوکوں کرنے  
والا بھی جرم ٹھہرے۔ یا اسی کو پڑھ کر لوں قیاس کرنے لگیں رجوب ایک  
شخص اپنے حق سے کم دھوکوں کرنے پر جرم نہیں ٹھہرتا لوق سے زیادہ دھوکوں  
کرنے پر بھی جرم نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

ظاہر ہے کہ دونوں ہی طرح قیاس غلط ہے۔ کیونکہ کم اور زیادتی  
ایک صدی ہیں اور صد کا اندھر قیاس صحیح نہیں۔

طاعت میں انسان کے حق کی اداگی ہوتی ہے۔ دنیا بول کے  
کام حل سکتے کہ ملائِر لوگوں میں پڑھنا تو میں بار بھان رہی اعلیٰ ہے  
اور تم صرف اتنا کہو جس کو تین بار بھان رہی اعلیٰ ہے۔ اس طرح حق ملا

کی موجودی میں ایک شخص کو خوبی دیا کر جب تو اسے بیک وقت تین طلاقیں دیدیں تو وہ پڑھتیں۔ ساختہ ہی طور دنیلیں یہ آیت قرآنی بھی پڑھی:-  
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يَجْعَلُ لَهُ كُلَّ كَوْنٍ نَكْوَنٍ رَامْسِتَ نَكَالَهُ يَبْلَغُهُ۔  
مختصر جواب۔

اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ جب تو اللہ سے ڈرایہ نہیں  
اور اس کے مبانی پر ہے طریقے کے خلاف تین طلاقیں بیک وقت  
تین طلاقیں تو اسے تیرے نے رجحت کا راستہ باقی نہیں رہا۔

ٹھاکوڑی نے بھی روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو  
تین طلاقیں دیں۔ اسی عبارت سے فرمایا، تو نہ گناہ کیا اور تیرے  
بیوی کو تھوڑے دور پھوٹی۔ ساختہ ہی حدیث کے یہ الفاظ درستہ:-  
لَمْ يَتَشَتَّطِ اللَّهُ فِي حِجَّةِ الْأَدْلَاثِ لَأَنَّ اللَّهَ سَيِّدُ الْأَمْرَ ڈرایہ نہیں کرتے  
لئے وہ کوئی رامست نکالنا۔  
مختصر جواب۔

مسنون عبد الرزاق میں عبادہ بن حامد استاذ سے حروی ہے	ادیٰ اباہ علقم، اصرارۃ الفتن۔
الْعَبَادَةُ كَمَا يَعْرِفُهُ الظَّاهِرُونَ	تطبیقہ فی النَّصْلِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عبادہ تھوڑے کے پاس آئے اور دو بات کیا،	فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حضرت نبی قریب ایک تین دفعہ گئیں جو ایک دوسری بھی	بِشَكْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صیحت اندھائی تو مومنان فوٹے کر کریں	بِشَكْلِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَبِقِي
اوْظَلَمَ كَمَرَهُ مِنْ زَرِيرًا	لَعْمَانَةً وَذَسِيمَ وَتَسْعُودَ
چاہئے اندھا جم عدا بـ	عَدَادَانَ وَخَلَدَ، إِنْ شَاءَ
دـ، چاہئے حماـدـ،	عَذَّبَ سَمَادَانَ شَاهَ عَفَرَالَهَ
کرـے	مَطَادَى نَحْضُورَتِي
طـادـی نـ حضرت اس کا بھی بھی نتوی نظر کیا ہے:-	مَوْطَادَانَ مَالَكَ نَبِيـ

ایک شخص جس اللہ امیر سعید کے پاس  
آپا دو بیکاریں نے اپنی بیوی کو سلطانیں  
دیں اُن سعیدوں نے پوچھا لوگوں نے  
لھکھتے کیا کیا۔ وہ لوگوں کیمیہ خوبیز  
لچکھتے چڑا چکی۔ اُن سعیدوں کے زیبائیج  
کیا پوچھئ، وہ لشکر کے داشتیج دیوبندی طبقہ  
بے طلاق خود کو اپنی اٹھنی، اپنی جوست نالہ  
کروی اور بی خصیں اُب بھی لگا پڑھ جائے۔ ۷-۸

بقدرتیں بار ادا نہیں ہوا۔ اس کے درخلاف طلاق میں اللہ کے حق کی داداں نہیں پورہ ہی بلکہ ایک یا یہ حق کا استعمال ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بائیے ہیں اپنے ہی معاملات کے لئے جو اس کے لئے مختار فرما ہے۔ الگ ہم نیک یا بد طلاق میں دے کر اپنے حق رجعت کو باقی رکھنا انہیں چاہتے ہیں۔ بلکہ اس کے بیک وقت اس قسم سے دامت برد اوپر جو چاہتے ہیں تو آخر کو نشانوں اضافت ہے جو ہماری رعایت کر کے خود آئینے دستور کا تحلیک بیوی سے گا۔ ہمیں منع کیا یا کہ خود کیست کرو۔ ہم نہیں ملتے اور سینے میں خیر کا ناریت ہے ہم تو قلابر سے کوئی سرسری نہیں رجعت کا دیں گے۔ اسی طرح ہمیں بتایا گیا کہ دد طلاق میں نیک تو نہیں رجعت کا حق ہے بلکہ بیوی کے بعد تیری بھی دی تو یہ حق ختم۔ اب ہم تین طریقے اس حق کو خود ہی حسم کر دیں تو یہ کہنا کیوں نہ کر دست ہو گا کہ ہمیں انہیں حق باقی ہے اور طلاق صرف ایک پڑی ہے۔

روايات سے ہٹکر اگر خالص حقیقی اعتبار سے غور کیا جائے تو تب بھی یہی ثابت ہو گا کہ میں طلاق میں ہی طلاق اتنی جائی جائیں نہیں نماز و زہر اور دیگر عبارات جس طبق اتنی صاحرا ہیں اسی طرز سے شرعاً یعنی کاہر حکم اور ہر اصول اور ہر عمار لائق غرض۔ ڈنکر کم ہے خواہ وہ معاملات سے متعلق ہو یا معاشریات سے یا کسی دیوبندی شعبہ نہیں ہے۔ طلاق جائز ہیز ہوں ہیں بعد تیری بھی لیکن اللہ کے حکم و دستور و آئین کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے نفعناً قابلِ احترام ہے۔ بلکہ اسکے باہم میں مسلمانوں کو سنتا نہیاہ محتاج اور حقیقی ہوتا جائیں گے بلکہ جیز باوجود حلال ہونے کے "بعض المخلوقات" کی سی اس کے استعمال میں نہایت ذمہ داری اور ندب اور حلم کو سمع و نظر کھانا ہونیں گی لیکن بڑی طور پر السب و اولی ہے۔

اب غور کیجیے کہ اللہ نے توہاشہ لئے جیسا نظر قدر فرمایا کہ بہت حالات پہت ہیں جو گل جائیں اور نہیں کھینچیں کہ اب بلا مدد و قوت دینے پارہ نہیں تو صرف ایک طلاق دیں اور اتنے پر اپنے دوست و فنسٹے جو روپیہوں سکے دریمان ہوں گے۔ حکم ہے اس نے دو ران میں حالات میں صور جائیں اور ہماری سمجھیں اسے کہ جویں کو جھوٹ کر ہم نے اچھا نہیں کیا اچھا نہیں کیا اس کے لئے جو حق عطا فرمایا۔ پھر اس کے بعد ایک اور موقع دیا۔ آدمی آخر بے عقل اور علم بھیرا ہکن ہے۔ دوبارہ پھر طلاق دیتے۔ اور پھر رحمتیں۔ اہمدا

دوبارہ بھی اللہ نے رجم فرما کر رجعت کا حق دیدیا۔ اب دروازہ بند گوئی سری بار طلاق دیتا ہے تو رجعت کا حق خوش اور بغیر حال بے کلچر ثانی ناگزیر۔

اس عکیانہ طریقہ کو آپ نصیحت اسلام کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ دنیا سے بھی خیر سے مشاید کی تھیں اخذ کی کسی شخص کی ایک بھی خطا کو ایک یاد دیوار تو معاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن تیری بارے ایمانی نہیں۔ کیونکہ ایک اور دو دیا۔ ہمیں یہ امکان موجود ہے تھا کہ مر گپ خطا نافری یا غلط فہمی کا شکار ہو، لیکن لوٹ پھر کر تیری بارے بھی اگر دی خطا کا اپنے قویت ہے تو ثابت ہو تا سچے کو وہ حصہ نہیں تھا۔ تاریخ ہے، قانون کا کاشی۔ یہ، اس سے مسلمانی ہی چاہتے۔ جیسا کہ بھی روایات میں آپ دیکھ کر سچے اتنا اور اسلام میں لوگ ان گفت اور پوشت کی پڑ طلاق میں ہے طلاق نہیں تھے۔ طریقہ اللہ کیوں نہیں آپ بونکار اسے قانون طلاق کی پرے جزئی اور آیات اللہ کی بے غصی نامہ بیوی خلیل اسلامی

نہیں ملک نازل کیا کہ اسلامی طلاق میں ہی طلاق میں اسی طرز سے شرعاً جائز ہے اور دیگر عبارات جس طبق اتنی صاحرا ہیں اسی طرز سے شرعاً یعنی کاہر حکم اور ہر اصول اور ہر عمار لائق غرض۔ ڈنکر کم ہے خواہ وہ معاملات سے متعلق ہو یا معاشریات سے یا کسی دیوبندی شعبہ نہیں ہے۔ طلاق جائز ہیز ہوں ہیں بعد تیری بھی لیکن اللہ کے حکم و دستور و آئین کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے نفعناً قابلِ احترام ہے۔ بلکہ اسکے

باہم میں مسلمانوں کو سنتا نہیاہ محتاج اور حقیقی ہوتا جائیں گے بلکہ جیز

باوجود حلال ہونے کے "بعض المخلوقات" کی سی اس کے استعمال میں

نہایت ذمہ داری اور ندب اور حلم کو سمع و نظر کھانا ہونیں گی لیکن بڑی طور پر السب و اولی ہے۔

اور بھی لائیں گوئے ہے کہ شخص اللہ سے بے خوف ہو کر میکے وقت تین طلاق میں جو بھیتا ہے۔ جو سے کیوں نہ جرم کھا جائے کیوں نہ خال کر جائے کہ اللہ کی دی ہوئی ہدایت کا سے بالکل اس نہیں اور جو حکمت اللہ سے فائدہ لے ایک ایک طلاق دینے میں غصہ بھی ہی ایک ہنسی اُڑا رہا ہے۔

اور بھی لائیں گوئے ہے کہ اگر شرافت و نسبتی کی سے سوچا جائے تو ایک طلاق بھی دیجی ناگزیر دیتی ہے جو تین طلاق میں دیتے ہیں۔ یعنی جو شخص تین طلاق میں کوئی کو اپنے قلمباجہ کر دیتا ہے اس کے لئے جو ہر دوں سکے دریمان ہوں گے۔ حکم ہے اس نے دو ران میں حالات میں صور جائیں اور ہماری سمجھیں اسے کہ جویں کو جھوٹ کر ہم نے اچھا نہیں کیا اچھا نہیں کیا اس کے لئے جو حق عطا فرمایا۔ پھر اس کے بعد ایک اور موقع دیا۔ آدمی آخر بے عقل اور علم بھیرا ہکن ہے۔ دوبارہ پھر طلاق دیتے۔ ایک بھی رحمتیں۔ اہمدا

لوگ اس بات میں جلدی کرنے پر ہیں  
اپنے کسان ہمہ رانعہ فضوا  
امضیناہ علیحدہ فاضہ کریں  
علیهم۔  
بھائی آپ نے حکم جاری فرمادی کہ بیک وقت دی ہوئی تین  
ٹلا قریت تین ہی سمجھی جائیں گی اور تمام عوایڈ نے اس سے اتفاق کیا۔

موجودہ علماء کی الگ الگ راستے جو آپ بھائی پرچھتے ہیں  
اس کا جواب یہ ہے اس کا ہنسیں اور سیری ڈالی تحقیق میں شمار  
ہے جب کہ اندر و خارج کے مقدار فیصلہ سامنے ہے۔  
ہاں یہ سمجھ لیجئے کہ بیک وقت میں طلاق فیٹے کی دھورتیں  
ایک تو دی جو آپ کے سوال میں درج ہے۔ یعنی ایک ہی فقرہ میں  
تین کے ہندسے کے ساتھ طلاق دینا۔ اور دوسرا یہ کہ تین میں  
لکھے طلاق دی۔ کا جملہ تین بار دہرایا جاتے۔ یہ دلوں صورتیں  
حکم کے لحاظ سے بکار ہیں۔ بلکہ دوسرا صورت میں تو بعض لوگوں نے  
یہ امکان نکالا ہی ہے کہ آخری دو بار ایک ہی حملہ دہراتے کو تکید  
پر جھول کرے ایک ہی طلاق مانی جائے لیکن طبقہ طلاق دینے والا حلفاً  
یہ کہ کہ سیری نیت تکی کی تھی اور تین طلاقیں مخصوص تھیں۔ لیکن  
ہیں شکل میں۔ جو آپ کے سوال میں درج ہے۔ کوئی لمحاتش  
ایک کی نہیں۔

تالوں جذبات سے بالآخر ہوا کرتا ہے۔ ایک شخص اگر جو زیست  
ہو جاتے تو عدم احتیاط اس لئے اس کی سزا نظر انداز نہیں کر سکتی تو اسکے  
بھوی پیچے سہارا رہ جائیں گے۔ اسی طرح زیبکی بھوی جسمے چار  
پکوں کی ماں ہو جائے تو پھر ہر سے عدالت کے خطرات کچھ بھی ہوں، لیکن  
تالوں اپنی جگہ اسی ہے۔ تین طلاقیں واقع ہو جیں۔ حد کے بندوں  
اسی سے تو ایک حکم دو اس نے تباہا کرنا دا ان انسانوں طلاق ایک۔  
ایک کر کے دو تاکہ غصہ اتنے پر الگ تھتا وہ تو رجعت کر سکو۔  
نادان انسان یہ سرکش نکلے کہ خواہ فوجاہ بے شکم تین طلاق اکدم  
دے میجھے۔ گویا یہ بھی ایک طرح کا اس تاخانہ خڑہ تھا کہ لمبھاری زبان  
کوں پکڑ سکتا ہے ہم ایک نہیں تین طلاقیں دیں گے اور ایک ساتھ  
دیں گے۔

طلاق سے اپنا مقصد حاصل کر لیں۔ آخروی پر "البغض الحال" یعنی جس اس  
چیزوں میں سب سے بدتر ہو اس کے برابر میں ایک ایسا انتدار  
آدمی کا طرز عمل اس کے سو اکیا ہونا چاہئے کہ جب مجبوراً اسے دوچار  
ہونا پڑے تو اس اتنا ہی وابطہ رکھ کر جتنا ازعد صورتی ہو۔ وہ سے  
لفظوں میں ایک اللہ سے ذرستہ والاف بار ابرار بندہ الگ کسی یہی راستے  
پر چلتے کے لئے جبور ہو جاتے جس پر چلتا جا تھا ہونے کے باوجود اپنی  
قدرت اور دیگر امور کی تھی تو کرے کا کر جانا نکل جان ازعد صورتی ہو گا۔  
اور جہاں پہنچ کر جبوری ختم ہو جاتے گی آئے قدم ہیں بڑھ لئے گا۔ ابی  
یہاں اصولی پات کی طرف غالباً یہ آیت بھی مشیر ہے کہ۔

فَهُنَّ أَهْمَرُ عَيْنَ بَاغِرٍ وَلَا حَاجَةٌ  
لَهُوَ إِذَا زَادَتِ الْأَسْرَارُ  
كُرْبَةً أَقْتَمَ عَلَيْكُمْ  
گُویا عالمت اعظم اسرار میں مزدرا اور حکم خنزیر دیغیرہ نکل ہے لیکن  
امانت توستے مگر اسی حد تک کہ ضرورت پوری ہو جاتے اور حکانے  
و اس کے اندر حکم اپنی سے بغاوت اور حربہ و الدش سے بغاود کا ساتھ  
زپیدا ہے۔

ذر اس شخص کی پوزیشن پر غور کریجی جس کا مقصد صرف ایک  
طلاق سے حاصل ہو رہا تھا جس کی ضرورت ایک ہی طلاق سے یہی  
ہو جاتی تھی وہ ایک پرسن نہیں کرتا بلکہ تکمیلی کمی دے ڈالتا ہے۔ کیا یہ  
پوزیشن بغاوت و عدوان کی انتہی دار نہیں۔ کیا یہ ایسا ہی نہیں کہ  
تاپر نہیں راستہ پر وہ دہیں تک نہیں گیا جہاں تک ضرورت اور جبوری  
کا انتہا ستحا بلکہ اسے بھی بنا ضرورت دوڑا چلا گی اور اس طرح اس نے  
نایابی کی اک "البغض الحال" کو اختیار کرنا صرف ضرورت اور جبوری کے  
درجہ میں نہیں تھا۔ بلکہ دستور اپنی اور طریقہ ہدایت سے لایہ دادی اور  
بندوں جی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اس ناپرداںی اور فردادی کی سزا  
کم سے کم اتنی تو ملی ہی جاتی ہے کہ جو رجعت چھین لیا جاتے۔ پھر اضاف  
کیجئے تو یہ سزا بھی نہیں بلکہ تو خود کر دے ہے۔ آخر ایک شخص علم و سجدہ کی  
وقت میں رجعت کو خود ہی ختم کر لیتا ہے تو اس کے سو اکیا فصلہ دیا جا سکتا ہے  
کہ اس کا اس ختم ہو اور رجعت مکمل نہیں رہی۔

حضرت علیہ السلام کے جو الفاظ منقول ہیں ان میں ہی اس طرح کی  
اپرٹ پائی جاتی ہے۔

میں مولانا شیراحمد صاحب غمانی رحمۃ اللہ علیہ سے یوں فرمائی ہے جو  
شریعت رسول نبی یا نبی رسول ہوتا ہے اور باقی صرف نبی ہوتے ہیں  
اس شیع کے اعتبار سے بھی علموم ہوتا ہے کہ صاحب شریعت رسول ہے  
ذکر نہیں۔

اسی سعدہ مریم کے درست روایت کو اس کی پسند ہوں آئیں۔  
قال رَبِّنِي عَبْدُ اللَّهِ وَآتَنِي الْحِكْمَةَ وَجَعَلَنِي شَيْخًا  
اس آیت سے یہ حکوم پڑتا ہے کہ کتاب نبی کے بعد جو نبی بتایا جاتا  
ہے ہمارے حضور نبی کیم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبین ہمگیا ہے ذکر  
خاتم المرسلین۔

اگر صاحب شریعت رسول ہی ہوتے تو خاتم نبین نہیں کہا جاتا۔  
حرب شریف میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
لہ نبی بعدی اس سے بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ صاحب شریعت نبی  
ہیں نہ رسول اور اس کے علاوہ بھی قرآن میں کئی مکار کرایا ہے جو کہ  
ہم کے کتاب و نبوت و حکمت ابراہیم کے خادمان ہیں رسمی ہے۔ اس کے  
بھی پتہ ہلتا ہے کہ صاحب شریعت نبی ہیں نہ رسول۔

محمد طلاق کو نہ بخیاری خ ساتوں آیت میں حضرت جبریل  
کو قالَ لَعَلَّكُ تُؤْمِنُ مَا أَنْهَاكُمْ بِهِ فَقَبَضْتَ فِيهِمْ مِنْ أَثْرَى<sup>۱</sup>  
الرَّأْسُوْلِ۔ یہاں رسول کا لفظ حضرت جبریل علیہ السلام کیم استحال  
ہما ہے۔ اگر صاحب شریعت کے لئے ہی رسول کا لفظ حضور ہوتا تو  
یہاں استعمال نہ ہوتا۔ ان تمام حالات کے باطن ساری تشویش بنا کی  
دور گی جاتی کہ صاحب شریعت نبی ہے یا رسول ہے کہیں میانکہ قرآن میں  
ہر جگہ نبی کو مخاطب کیا گیا ہے نہ کہ رسول کو۔ مخاطب صاحب شریعت  
رسول ہی ہوتے تو خطاب رسول سے ہونا چاہئے تھا کہ نبی سے اور  
ایسی متفق اور دائی نبی شریعت میں حب نبی کو مخاطب کیا گیا ہے تو رسول  
کا صاحب شریعت پوچنا سمجھیں نہیں آتا۔

### جو نافر:

اگر آپ ”رسول“ اور ”نبی“ کی باہمی نسبت کو سمجھے ہوئے ہتھے  
تو اتنے لئے رسول کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ اب سمجھ لیجئے کہ رسالت  
نمودن سے ایک درجہ بڑی ہوئی چیز ہے۔ برخلاف ایک ضرور ہوتا ہے  
یہکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ صاحب شریعت اور صاحب کتاب  
حضرات حب رسول طہری تو نبی تو آپ سے آپ ٹھہری گئے۔

بعنی حکوم ہے کہ آج بھی ایسے لئے ہی مخفی ہیں جو پیش آمدہ حال  
میں ایک بھی طلاق کا فتویٰ دیتے ہیں اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ  
یعنی فخر خلصہ ہیں۔ لیکن اپنے مسلمان جماعتیوں اور ہم لوگوں نے نہایت  
درستندی کی کہ ساختہ ہے ضرور کیوں گا کہ طلاق خلظہ کا معاملہ کرنی معمولی  
معاملہ نہیں ہے۔ ہر سکتا ہے کہ سن طلاق دیجئے بھی کوئی شخص وہ حکیم  
کو کے ایک طلاق کا فتویٰ حاصل کر لے۔ لیکن کیا اتنی ای بات کسی مومن  
کے خصیر کو مطہر کر سکتی ہے کہ تمام ائمہ اور جموروں میں کوئی  
اسے کسی نے ایک فتویٰ دے دیا ہے ایسا بہتر ہے جو اس کی روائی کیخلاف  
جاتے۔ پناہ نہیں۔ اگر واقعی یہ فتویٰ علط ہو اور جیسا کہ اور جو الویں کے  
ساتھ بتا یا گیا قانونی شرعی کے علاوہ سے تین طلاق واقع ہو جیکی ہوں اور  
بغير حلال کے رجعت کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا ہے تو وزیر اندازہ کیجئے اس  
گواہ خلیم کا جس کا ارتکاب یہ غیر قانونی رجعت کر لیئے والیہا ہوئی  
نہیں بھر کر تے رہیں گے۔ یہ شک عیض جماعتیوں میں ایسا ہوتا ہے کہ شور  
حالت غصب میں طلاقیں تو دے ڈالتا ہے لیکن طلاق غصب زد ہو جانے  
کے بعد حضور ہوتا ہے کہ یہ قوڑی بہ باری کا سامان ہوا۔ الگین طلاق  
کے شرعاً قانون کے تحت دائمی حدائقی اختیار کی گئی تو سورت اور  
بچوں کی تباہی سامنے آجائی ہے۔ طرح طرح کے پولنک خطرے  
لر جیل پر بھریتے ہیں۔ بچتا ہو رہتا ہے۔ لیکن یوں شخص واقعی  
ہو اور دل سے یقین رکھتا ہو کہ زنا بدترین فعل ہے اور آخرت میں اسکی  
سزا خونک آگ ہے تو وہ ہرگز پسند نہ کرے گا کہ زنا کی موقر بیوی یا  
سے پچھنے کے لئے ایک ایسی صورت سے دوچار ہو جائے جس میں تمام  
غمزنا کا سنبھلے رہنے کا ذریعہ امکان یا یا جاتا ہو اور اس کی سزا برخت  
عذاب تاریخیلا پڑے۔

اللہ تعالیٰ ہر موس کو عذاب ناٹھے پھیلتے اور احکام شرعی کے  
ادب و فنا کی توفیق دے۔

**مسئول** ہے۔ از محاجی غلام مجی الدین۔ ضلعی راجور نبی و رسول  
ملائے کرام کا عام نظر ہے کہ صاحب شریعت ہر رسول  
ہوتا ہے نبی صاحب شریعت نہیں ہوتا۔ چنانچہ سورہ حرم کو چوتھے  
روکوچ کی بھلی آیت و کذا کڑو فی المکہت مولیٰ ائمہ اصحاب  
محلصل اور حکمان سر سوچا کیا تھا ہے میں حضرت مولیٰ علیہ السلام  
کی نسبت رسول اور نبی دونوں الفاظ آتے ہیں جس کی تشریع حاصلہ

## حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاستی ندگی

اُندر مولانا مناظر اراضن گیلانی<sup>۱</sup>  
 امام ابوحنیفہ جبار علی عظیم۔ سیاست جیسا بحیدہ موضوع  
 اور مناظر جس گیلانی جیسا عالم دادا صفت۔ ان یہوں امور  
 کی موجودگی میں غالب انسانی اور تعارف کی ضرورت باقی ہمیں رہتی  
 مولانا مناظر جس کے بلائے میں وہ کہنا ہواز ہو گا کہ وہ ایک علمی پھرست  
 فائز ہے۔ علم کا خزانہ اور نکار تھفتہ کا خانہ۔ پھر ابوحنیفہ  
 کے بلائے میں الہام لائی جا سکتا ہے کہ صحابہ کے بعد اسلام کا سب  
 طبق اور سب سے تقدیر مایہر تالون ہے۔ نہ اسلامی قانون کو جانت  
 باری خٹکی۔ سارا ٹھے پائچ سو سے کھڑراں صفاتی بولا جواب کتنا  
 اُپ کو بے شمار معلومات سے روشناس کرتے ہیں۔ پاستان سے  
 مشکل منگاتی گئی ہے۔ قیمت مجلد باہر ہے۔ جلد طلب کریں۔

## چند ایمان افروز تذکرے

حضرت امیر معاویہ<sup>۲</sup> رسول اللہ کے صحابی۔ بھروسی است

امیر معاویہ کے تختہ والات۔ قیمت صرف ۱ روپے  
 حضرت مجدد الف ثانی<sup>۳</sup> ادین اکبری کی خوناگ مردانوں سے  
 شیخ احمد سرہنڈی کی حضرت روانح۔ ہلکا چھلکا عام فہم ادازہ میان ۲ روپے  
 ٹیکو سلطان<sup>۴</sup> اس شیروں اشان کی داشان جس نے بندی  
 لکھا رکے چھکا چھڑا دیتے۔ قیمت ۱ روپے

حضرت امام اعلیٰ شہید<sup>۵</sup> چشم تذکروں میں منتخب کی ہئے  
 شہید کی ایمان افروز یاددازہ کیتے ہیں۔ قیمت ۱ روپے  
 ان چاروں کو ایک ساتھ منگانے پر گل قیمت ایک روپے یاددازہ ۳ روپے

ملکیت ہے تجھیلی دیوبند (یو۔ پی)

حامم المرشین کے عوض خاتم تسلیم<sup>۶</sup> کہنے کا راز ہے۔ چک جھنوڑ  
 کے بعد نفس نبوت ہی کا سلسلہ نہ ہے تو رسانہ کہاں سے آجائے گی  
 ہاں خاتم المرسلین شہنشہ کی صورت ہیں کسی سکنتے یہ امکان نہ کافی ملک  
 تھا کہ جھنوڑ کے بعد رسول توہین میں گئے، میکن انبیاء کا آماں ہمیں ہے  
 یعنی راز ہا بھی بھی کا ہے کہ جب جھنوڑ نے اپنے بعد بھی اسی کی اولاد ملک  
 بتادی تو رسول کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یہ چھ آپ تھے تھے، لا اتر سے پیشات کہ ناچار ہمیں کہا جسے  
 شریعت نبی پیش کی رہوں۔ تو یعنی ہمیں پر لے سوا یکھڑے نہیں  
 صاحب شریعت نبی تو یعنی ہوتا ہے اور اسی لئے قرآن ہمیں پڑھے  
 یہ رسولوں کو بھی انبیاء کے نام سے ہوسوم کر دیا ہے۔ خود ام اپ بارہ بار  
 کہتے ہیں کہ عَصْمَ الدِّينَ کے نبی ہیں۔ علیےِ اللہ کے نبی ہیں وہیں۔  
 اس کا یہ طلب توہین کہ اُن کی رسالت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ اسے  
 بیسا کھجھڑے جیسے کسی بن لے پاس تھوڑے تحقیق ایک ناواقفیت ہی اُپ  
 سے پڑھ دیکھا دیا تھا ایک نہیں پاہر ہے۔ آپ جواب دیں ہل پاس  
 ہے۔ تو اس جواب سے اُس کے بن لے پاس پہنچے کی فہلی ولازم  
 ہنس آؤ۔

رسول اور نبی کی بائیعیت کو نہ کھجھڑے ہی کی وجہ سے آپ سے  
 مولانا شیراحمد کے لشکری بڑھ کر باہرے ہیں لکھا ہے کہ۔

اس کی شریع کے اعتبار سے بھی معلوم ہونا ہے کہ صاحب  
 شریعت رسول ہے نہ کہ نبی ہے۔

جب رسول پر ناٹت ہو گیا تو نبی ہونا تھا آپ سے آپ ناٹت  
 ہو گیا جس طرح کسی شخص کا بیٹا پس ہونا تھا ہتھ ہو جاتے تو  
 انہیں پاس ہونا آپ سے آپ ناٹت ہو جاتے۔

رہ حضرت جبریل کے لئے قرآن میں لفظِ رسول "کا استعمال"۔  
 تو یہ استعمال نبی میں کے لحاظ سے ہے۔ لبھی قاصد اور نبی میں  
 لفظ ایک ہی جگہ نہیں کئی جگہ قرآن میں استعمال ہوا ہے۔  
 اور قرآن میں جو ذی کہ مطابق کیا گیا ہے تو جیسا کہ عرض کیا اس  
 مطابقت سے نبی کے رسول ہونے کی فہمی نہیں تکھنی۔

دھوست اسلامی قیمت دو روپے آٹھ آنے  
 اور اسکے مطالبات

مسلم خواتین سے اسلام کے مطالبات ۵ روپے دھوست اسلامی میں خواتین کا حصہ ۳ روپے۔ قرآن کی چار بیانی اصطلاحیں تھیں

# حکیم الامم مولانا اشرفت حنفی تھا توئی کی چند مطبوعات

تشریح شرک دیدعت کی تفصیل، تصور شیخ، تضوف کے  
نکات، بارہ معلومات آفرین بحث اور سایع جیسی چیزوں پر  
اہم سماحت، مطالعہ کی چیز ہے۔ قیمت مجلہ ۱۰ روپے ۱۱۰  
لمسالہ ۱۰ روپے ۱۰۰ اس کتاب میں ایسی اہم چیزوں کی  
حیات ایں ہیں جن کو اعتماد کر کے سلامان کی  
زندگی خاص اسلامی زندگی بن جائی ہے۔ چاہیے کہ ہر مسلمان اسکی  
سلطانوں کی کسی اس بخشش کرے۔ قیمت مجلہ ۱۰ روپے ۱۰۰  
آیات قرآنی کے خواص۔ قریب قرب  
اعمال قرآنی (اردو) ہر ایک جائز ہے کہ قرآنی عمل اور  
توحید ہاں پیش کے شرائع کے ساتھ توحید و عبودیہ پیش ہوئے ہیں  
عملیات کی دنیا میں لا جواب چیز ہے۔ قیمت مجلہ ۱۰ روپے ۱۰۰  
**شرف المواتظ (اردو)** مولانا تھا توئی کے ایمان افرید  
پشكل اُپس ساصل کر کے پھر مسلمان طباعت شروع کیا ہے۔ تاریخ  
ابدی شریعت حکوموں کا اندر گئی سٹ ہے۔ عمدہ کاغذ طباعت۔  
قیمت مجلہ صرف دو روپے ۱۰۰

**آداب المعاشرت** (اردو) اس میں صد اے۔ ادب "روج کے  
گھے" میں جو زندگی کے ہر موہرہ  
کام آئے ہیں اور مسلمان کی زندگی کا ایک سچ راہ سے قریب تر  
کر سکتے ہیں۔ عمدہ کاغذ پیش گئی ہے۔ قیمت صرف ۲۰  
**القول الصواب** (اردو) دل نشیں رسالہ ہے مولانا  
نے حدیث و قرآن کے خوبیں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے  
لیا یہ لشیں عمدہ کتاب طباعت اور گیرہ دلائی کاغذ پر  
قیمت صرف ۳۰ روپے  
پیش کا پتہ ہے۔ مکتبہ تحری و یونیورسٹی (اردو)

دنیا کی مشہور و معروف  
**تفسیر بیان القرآن** مکمل روپہ | تفسیر ائمہ غفاری و محدث  
کی اکثر مفسرین نے اسے اپنی تفسیر کی بنیاد تھا اسی سے مکمل ہا جھوٹیں بھی  
ہے۔ پچھے حصے ایک ایک مضبوط جلد میں ہیں قیمت بلند تر ہے۔  
فتن فتن کی کائن، احادیث کا پورہ  
**ہشتی زیور (اردو)** اور توں اور روڈیجیہ بیان  
سینہ شایدی کوئی مسئلہ ہیسا ہو جس کا جواب اس میں ذلکے ہے  
جو اب مسترد ہوں گے۔ مکمل وہ جلد میں ہیں۔ قیمت مکمل  
اچھے کل رغایبی مکمل را درج ملکہ  
**نشر الطیب** (اردو) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات  
مقدوس، دوست، اور علیم کیس کا  
تیاضاہ سلوک، بحرت، جگ، رانو، مراج اور محیمات  
و فخرہ نہایت آسان زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور ماتھ  
ی اُن شبہات کے جوابات بھی دوچڑھیں ہوں گا فیض اسلام نے  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدس اور اسلام پر کئے  
تھے۔ پیشہ سرت سے رہا۔

تفہیر کیا ہے (اردو) تقدیر کے مسئلہ پر جعل لکھو  
ایمان افرید روز اور فیصلہ کن ماذل  
اگر کہبی جانتا چاہیں کہ تقدیر کیا ہے؟ تو خود اس کتاب سے  
کام طالع کریں۔ عمدہ کاغذ انجی چھپائی تکمیلی مجلہ بمعہ ڈسٹرکٹ  
قیمت دو روپے چار آستے  
**صلح الرسم** (اردو) زندگی کے ہر شہری میں صور و مکار کی طرح  
پیشی ہوئی رسموں کو اس نظر سے  
دیکھنے کے لئے کو دو اسلامی ہیں یا غیر اسلامی۔ خود ری ہے کہ اس  
کتاب کو دیکھ جائے۔ مجدید و محدث کورس تھار۔ ۱۷۶۸  
**تعلیم الدین (اردو)** دین کے خود ری احکامات اور ایکی

# فہرست کو اضافہ کیا جائے

ذمہ دار کے شایان شان دیکھیں گے۔  
لیکن اشتہاراتہ بند نہیں کر سکتے۔ مدد و ہدایات نے مجھے  
حیرت سے لکھا کہ دارالعلوم میں اب تک اشتہارات شائع ہوئے ماہیتے  
ہیں۔ اس نے اخیس جواب دیا اذنا صبر سے کام لیجئے تو ملکا ہے  
کہ درستہ کے دھنائش جیسا شتاب پھیپھی رہے ہیں، اٹکا ہے  
ماہ کے سینے پیشگی چھپوا یہی لئے ہوں اور مجھ نہ اخیس استعمال کیا  
جاؤ ہا جو حصہ ختم ہو جائیں گے تو انشاد اشتہارات بھی بند  
ہو جائیں گے۔ تسلی میں نے مغض پولی ای ٹھیں دیدی بلکہ واقع  
یہ سے کہ ہم تم صاحب کی صلاحیت کرو اور عزمیت و حقیقت  
سے بہت زیادہ خوشگان نہیں کے باوجود میں کم سے کم  
یہ ضرور تو قرآنکھا کا جب وہ جماعت، اسلام کے کابین  
ایسی داشکاف جاہیت اور صریح فلم کو مخصوصیت کارگر  
دینے کے لئے "معیار حق" یہی اعلانیے تک آگئے ہیں تو اشتہارات  
بھی بند کر دیں گے کہ اشتہارات مدد و مدد کرنے کا کوئی طلب  
یہ سے کہ ان کا اعلانیہ سخن گستری اور زیر دستال سے زیادہ  
کوئی وقت نہیں رکھتا۔

کچھ اور قریبی بھی سچھ جنست میری اس موقع کی تائید  
ہو رہی تھی، ایک یہ کہ کافی دنوں سے "دارالعلوم" میں خالقانہ  
مخالیق کا مسئلہ بنت تھا، جیکا اس سے قبل شکل ہی سے چند بیٹھنے  
اس سے خالی جاتے ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ مودودی فتنے کے  
نام سے لازمیں دارالعلوم کی تنخواہوں میں سے ایک پیسے فی بیرون  
کا بوطریقہ نتیجت سے دارالعلوم کے تو این اہتمام کا خوبی کر گئی  
تمہم کریماں تیریوں کو لوٹی طفیر صاحب، جو عاصم طور پر دو مودودیت  
ہی کے لئے مدرسے کا ادارہ نشر و اشاعت میں لام رکھتے ہیں

ناظرین بھروسے نہیں گے کہ ماہنامہ دارالعلوم باہت  
میں ساختہ اور سے روزہ "دخت" میں مولانا فاروقی خوطیب  
صاحب تمدن دارالعلوم کا ایک بخوبی معاشر حق "شائع" ہوا تھا  
اوغما کارنے چون شہر کے تکلی میں اس پر کچھ کلام کیا تھا  
اس مضمون میں سے صاحب کا انداز لکھا ش خواہ کچھ درج ہے لیکن  
یہ بہر فوج اس سے ظاہر تھا کہ صحابہ اور ائمہ کی معیاریت کے  
سلسلہ جماعت اسلامی سے ان کا اختلاف تمدن ہو گیا ہے اور دیگر  
افتراقات کے مابین میں بھی ان کی دلی خواہش ہے کہ وہ سسم  
ہوں اور جدول و افتراق کا ایک بنیادنی فروض یو جائے اپنی دلی  
خواہش کا چہار موصوف نے اپنے مضمون کے آخر میں بہت  
حالت لفظیوں میں کی تھا۔ جس کے بعد ہر صاف دل انسان کو  
یہی موقعیتی کر اب تک دارالعلوم سے کوئی کائنات دو مواد دیتے  
کی تھیں یہوں کی دماہنامہ دارالعلوم میں اس موقع کی کتابوں کے  
اشتہارات لکھنے جائیں گے، ظاہر ہے کہ زبان کا پاس اور  
قول کا لحاظ تو ایسی مقادیہ ہیں کہ تیرے وہ تکمیل کے لوگوں سے  
ان کی کچھ نزکیہ اسید کی جاتی ہے۔ پھر صرف اول کے دینی  
ہنماویں سے ان کی امید کیوں نہ کی جاتی۔ کسی کو کمی یعنی ہنماویں  
تھا کہ "معیار حق" بخوبی مضمون کے بعد بھی اس کم صاحب ہی کی  
گمراہی میں لکھنے والے رسائلے "دارالعلوم" میں اصل درستہ مودودیت  
کی کتابوں کے اشتہارات چھپنے پڑے جائیں گے اور حضرت موصوف  
آن بھی نہ سوچیں گے کہ ایک طرف صلح و محبت کی خواہش کا اظہار  
کرنا اور دوسری طرف خالقانہ کی تخلیق و سیع کر نہیں اشتہارات  
چھپنے چاہا تو فضل کے تھا اور ضعف کردار کا ایسا بُرا  
خواہی ہے کہ مجموعی نہیں سمجھتے وہی خواہی کے اسے ان جیسے

کوئی دلچسپ مخلص نہیں ہے بلکہ خون کے گھونٹ پی کر اور سخت تاکو اڑی کے ساتھیں اس لیے اس رنجیدہ فرق کو اخراج رکھتا ہے جوں کہ میرے زدیک سید البشر عقیع عشر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ جب تم مسلمانوں کے دو گروہوں کو لڑانا یکھو تو مصلح صفاتی کی کوشش کرو اور صلح نہیں کر کے تو ظالمہ کے علاوہ مغلیم کا ساتھ دو۔ صرف حضور ہی کے روز بیارک تک مغلیم دہنی پر لڑنے بھی اور قیامت تک اس کا حکم نہ ہے اور نہ ہے کہ یہ دہنی ایک مسلمان ہوں جس پر تسان و حدیث کی تعین فرض ہے مجھے بھی الشانے ایک ذریعہ بھل کی شکل میں عطا فرمایا ہے کہ اسکے مطابق مندوں خدا کسی آواز پہنچا دیں۔ الگریں یہ دیکھتے تھے کہ ادود کو بعض لوگوں پر اعتماد ہات اور قاتمی کی پوچھار کر کے پھر دوسرے لوگوں پر اعتماد ہات اور قاتمی کی پوچھار کر کے پریشان دول گرفتار ہوتے ہیں مزید انتشار و تفریق میں ملے کے سامان کر رہے ہیں چند بیخا، بول۔ اور حق والفا فکی مٹی پیدا ہوئے کہ مناظر سامنے پا کر بھی اس سیچ زبان بند کیتے رکھوں کہ قاتلوں کی صفتیں میرے بعض اساتذہ اور اعزازیوں دہنیں تو خاندیا خرت میں اپنے اس سکوت و جھوہ کے لیے میرے پاس کوئی بھی ایسا جو اسما دہن کا جو عذاب سے پچھلے کھدا میرے پیٹے لوگوں کی بدگاہیوں اور نادانگیوں کو گولا کر لینا اس کی پرستیت آسان ہے کہ حکم رسول کی نافرمانی کر کے اللہ کا قانون بولوں۔

یہیں میں تھوں مولوی ظفیر کی کتاب پر تقدیم کا اعلان کر کچھ تھا اور اسی وقت سے غلط طکے کے ذریعہ لوگ جو سے تھا کہ کہہ دیجئے ہیں کہ میرے پیٹے کے میں اس تقدیم کو سامنے لا دیکن یہ دیکھ کر ملائے کر دیتے اپنا ہزار مل کچھ بدلائے اور حکم کا مسئلہ متعلق ہو جائے کی اسی سے میں نے ذکر کر دیا ہے کہ اس طرف ڈال دیا اور اسکا ایسا ہے جو اس تقدیم کی صورت میں ہے اسی میں اعلان کرنے لئے کہ اشتہارات کا مسئلہ بند ہو تو میں بھی بھلی میں اعلان کر دوں کہ اب تقدیم کی صورت میں ہاتھی تھیں رہی اور مقصود تقدیم حاصل ہو گیا۔ حق یہ ہے کہ اگر مولوی ظفیر صاحب مذاکش نہ کر آتے تب بھی جس اشتہارات بند کی جلدی کی صورت میں تقدیم کرنے والے رہتے۔ لیکن اب با وجود مفارش کے مجھے ان کی

اور جھوٹوں سے آتے ہی ایک کتاب کہ اڑی تھی، اپنی جگہ سے درسرے شعبہ میں تقلیل کر دیتے گے۔ جو تھا یہ کہ مولوی ظفیر صاحب کی قوموں کی کتاب پر تقدیم کے تھلی میں میں نے ۷ ارادہ تقدیم تھا ایک مذاکش سے خبردار ہوئے مولوی ظفیر صاحب نے میرے پر تقدیم سے بھائی حضرت مولانا مفتی میں العین عثمانی سے۔ جو ادا العلوم کی مجلس شوریٰ کے میرے بھی ہیں میں نے ۷ بھیز زور زدہ یا کہ ان کی کتاب پر تقدیم کردیں پہنچا پڑی بولانی کے اوائل میں جبکہ حضرت مفتی صاحب سمات سے بھائی حضرت مفتی صاحب سمات سے بھائی حضرت مفتی صاحب سمات سے اور فاسارہ بہر عزادت ولی ان کی خدمت میں گیا ہو اتحاد، اتحاد پا اور جو دو اس کے کشف جانی سے الحصیں کر دیتا بھی ارشاد معاشر اور داکڑوں نے بات کرنے کو منع کر کر کھاتا تھے جسے حضور صاحب خیر بیان کیا ہے میاں عاصم مولوی ظفیر صاحب نے مجھے کہا ہے کہ نہیں تم سے کہو دیں میرے کتاب پر تقدیم کردیں، میں نے وہ کتاب مذکورہ کی میجردی سے لکھی ہے اور اب تو اسی میں اسی جگہ سے ہٹت ہی گیا ہوں۔ لہذا امید پچھلکھنے کا سوال ہی سیہیں پسید اہوتا۔

میں تو جھیں کہہ سکتا کہ برادر سکرم مفتی صاحب نے میں دعمنا بھی الفاظ کہھتے تھے۔ ضعف کے باعث اجھیں تسلیم سے یون مشکل ہی ہو رہا تھا اس نے یون سکتا ہے کہ ان کے کلام میں وہ تسلیم اور درود بست نہ ہو جو لفظ کردہ جملوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور بھی یون سکتا ہے کہ ماقبل کے تھوڑے سے یون نے کسی لفظ کو مقدم و متوخر کر دیا ہو میکن سفہیوں و مراد کے اعتبار سے حقیقتی پیش کیا تھی کہ یہ ظاہر کیا ہے اور اس کی حقیقت جس کا جی چہا ہے حضرت مفتی صاحب قبلہ سے کہ سکتا ہے۔

ان فرقوں کی موجودگی میں میرا یعنی کریمہ کچھ بے مل نہیں تھا کہ اشتہارات بند کر دیتے جائیں گے۔ اور جیسیہ یعنی کریما تو مولوی ظفیر صاحب کی کتاب پر تقدیم کا سوال اپنے آپ چشم پوچھا تا آتھا۔ حباب اخوت سے بے پرواگ مسیدی تقدیم وہیں کوچاپتے اکابر کے کسی سابق احتلاف کا شاخص نہ بھیں یا کوئی اور بدتر فوجہہ کریں میں بھروسہ پہنچ بھی کہی با رکھہ چکا ہوں اور اس سہی کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ روز تقدیم میرے پیٹے

محض بول نہیں۔

ملا علیحدہ فرما یا آپ سے۔ حق ہے کہ جس قوم میں ایسے  
بیلید الاہن۔ جو صدر، کتابہ میں، تسلیخ اور سیفیہ لوگ  
م孚عی بُر قوم کی وجہ پانی کا کام انجام دے رہے ہوں وہ زوال  
اختطاں کی جس طبق پر بھی تھی مارے گئے۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ  
جماعتِ اسلامی پر کچھ تسلیخ نامہ بڑتے ہر سے اعتراضات کی جیسا  
نہ تھا۔ آسماں میں کوئی تسلیخ نہیں۔ یہ بھی ریکھ رہی ہے کہ معتبرین میں  
سے کوئی الگ اپنے اتفاق داراء پر کچھ تسلیخ وں کا لوتا پھوٹا  
جواب بھی: لاسکا۔ یہ بھی دیکھ رہی ہے کہ تمہارا المعلوم نے  
بہت بڑے اختلاف مسئلہ یعنی معیاریت صفات و اہمیات کے باب  
میں سکھ بندوں احتراق کر دیا کہ ہماری بگاندوں اور احتراقوں  
کی بینا خطا بھی پڑھی اور اب کوئی وہ اختلاف اس مضمون پر  
انی خیس رہ گئی ہے۔ لیکن ظفیر صاحب ہیں کہ جماعتِ اسلامی  
کی بے احتراریوں کو آشکارا کھو رہے ہیں اور اس احساس کی وجہ  
کہ میرے تھمہ کہا ہوتا ہے ملکِ رہی ہیں بدستے بدتر ہائی  
لکھے چلے جا رہے ہیں۔

واعظ ظفیر صاحب اس رائق تھے ہی جیسیں کہ ان کی  
تحریر و درود کوئی سخیہ آدمی ترجیح کرتا۔ ایک ایسا غیر ملکی شخص  
بوروں سے پیریوں کے کو دس اور دس پیچھے ہوئے ہیں اور سوچ  
وات کو پا رہے ہے ملک۔ یہ وہ کوئی سخیہ ہو گئی کی وجہ کا اہل  
جو سکتے ہے، مگر انتہا ہے آنکھی۔ یہے کہ عالم ظفیر صاحب کی ذات  
کا تھیں بلکہ اتمم ہا صاحب یہی نہ دار انسان کی ذمہ داریوں کا  
ہے۔ کیونکہ اس پچھا اپنی کے نہ بایا۔ انہی سے ادنی پر لکھا جائے  
ہے اور پیغمبیری سے ماتحت انسان کی سبھی علمی و علمی خواہی کو انہی  
اور عالمِ قلمی سے اس استدپنہ بنا دیا۔ وہ کہ وہ زبر اور تند کے  
دریان اکثر وہی تیرتیزیں کر رہا ہے۔ اگر اپنی تنبیہ دیکھ جائے  
تو ظفیر صاحب جیسوں کی پست اور سینی حقیقت تحریریں بھی جیسیں  
ناد الگریاء کر سکتی ہیں جبکہ ان کا اشتراک ادار الحکوم جیسے معروف  
الوارثے سے ہو۔

ایسی نیچیں بخوبی ہو جاؤں کہ لفڑی نظر کے ناگور فلپٹ تھی ملک  
پر ہے کروں۔ ظفیر صاحب کی کتب سے پہلے ہیں جندا تھا عوامیں

کتاب پر تنقید کرنی ہو گی، کیونکہ نہ صرف اشتہرات کا سلسلہ  
بخاری وارد ہے بلکہ اگست کے دار الحکوم میں ایک کتاب پر  
تبلہ کرتے ہوئے ظفیر صاحب نے پھر نہایت کھل کر عوامی  
اسلامی کے خلاف دل کے بخارات نکالے ہیں۔

افسوس جس تکروہ طریقہ عمل اور بدکرداری کی ترقی اور سط  
در جو کے شرقاً سے بھی مشکل سے بول سکتی ہے اسی کوئی انہیں  
نوگوں میں دیکھا جا رہا ہے جو اپنے نام کے ساتھ ہو گئی اہمیت  
لگا کر مقصد اور سہما ہوئے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ مذکور کا تجھ فہ  
دنیا کی ششم، زاغلان و دیانت کے تھانوں کا یا اس  
دستولیت دینیگی کا مجاہد۔ لڑائی دین پر مصلحت کھبوٹیں میں بھی  
ہوتی ہے اور وہ ناگہہ چلائیں تو وہیں بھی، دو قتل بگہ اطباء  
فیظ و غصہ کے اسلوب صدای ہوتے ہیں، دو قتل بگہ ایک کل  
اور افغانستان میں خلیفہ فرقہ ہوتا ہے کہ ایک تا ایک  
آدمی بلائیں بتا سکتا ہے کہ رہنے والے اس طبقت کیلئے  
جیں۔ جبرت کی جانبے کو ظفیر صاحب نہ اپنی کتاب پر بھی  
ایسا ہی طریقہ اخیار کی جو اوقیان طبقت کے وگوں ایک کسکے لیے  
شاید موزوں نہ ہو۔ اور یہ ناگہہ گفتائی میں انہوں نے اپنی ہی  
کی ہے کہ سخیہ گی و دیانت سر پیش کے رہ۔ لگتے ہیں، میں نہ ہو  
تبلہ کہا کروں ناظمرین خود فلاحت فرمائیں۔ حادث  
یہ ہے:-

جماعتِ اسلامی کی سبی دعویٰ ای پورے پھر دیوار  
پاکستان میں اٹھ کر رہ ہو گی سبی دیوار پھر دیوار  
پاک کے سارے وہ علاوہ بوسلازوں ہیں پھر دیوار ہیں  
جماعت سے بیزاری کا۔ علیکم اکپریں اور اپنے جو  
کوئی اس جماعت سے ملکہ گی کشیدہ اسے پکھے ہیں  
کو دراصل یہ جماعت چند ایجڑوں کی کوئی وسیع کا تیر  
ہے جن کا مقصد جس کے سوا کچھ نہیں کہ ملک شہر ایز  
سو سال کی خام نریجن تھا تو اس کو ملک دیواری پر ہے جو  
میں سے یہ وقت کر کے کھو یہ اور پھر ایں ایسے کی  
طریقہ کتاب دست کا نام میں کروں تو رکھیں،  
کرستے رہیں اور اسی خوف وین کے مسلمانوں میں ایسے

لئے کیا یہ دعا خاری کی طرح:-

ہیں ان کا مٹا لیجئے۔ پھر اس بجوس واغفات و حقائق آپ کے  
تھے جسے ہر راہ رکھتا ہوا کوں کا، تھیں دیکھئے۔ آج کی صحتیں مرت  
دو تو۔ نے ایسے پیش کرتا ہوں تھیں، تھے کہ آپ شاید تھیں میں  
کہ گھیر ہم غلط تو انہیں دیکھ رہے۔ یعنی ملن ریتیں آپ دن فرم  
اکھیں اس کر دیکھیں سمجھیں ہو تو انہیں لخاڑتے گا کہ مجھے اپنی جگہ موجود  
ہیں اور باز مصالح کے پر بچ۔ یہ اپنے کہ کہتے ہیں ۹۔

یہ تھوڑی تھیں دیکھ دیتے تھے۔ ہمارے نہیں کہلائے گئے  
یہ کہ تھیں اپنے تھریہت پہنچے دیکھو چکے ہیں اور دیکھنے تھے یہ کے بعد  
یہ حال ہوا۔ پھر کہ جن بزرگوں کے پارے میں بدیاں تھیں اور فریڈا  
و ہم تک تھل کھاہ تھی کی خوش کردار یون کے چھوپے گئی گئی ہوئے  
لگئے ہیں۔

**تموڑے۔** ایک قومی جمیں کرنی تھل میں آئندہ تحریک کی توبیت  
کے نام سے شائع کیا گیا تھا اور بعد سچے ایک  
ناشرتے اسی توبیت کی چند ایک تاریخ میں تھراہ شال کر کے شائع  
کیا ہے۔ والسلام کے صدقہ عاصی اور دیگر پندھانیں خالہ کے  
دستاخیزوں سے مزین ہے۔ افسوس اس بولا تھیں جو حدفا  
دنظاہر کے سعی دستخط تھریتے ہیں۔ گویا اس کے تمام ہوا اور شکلات  
کی قدر درمی ان میں سے ہر شخص نہ خدا اور خلوقی خدا کے منته  
اپنے اوری ہے۔ اس کا صفحہ علاج تھی اور صدقہ عاصی  
کی یہ خوارست پڑھو ڈالئیے۔

”باقی تھریک دہولانا مورودی“ نے ایک اول اور  
جن ایکار کی سے جو سے۔ یہ دیارہ تھریاں کے  
جو ذیل بیں درج ہے ملاحظہ ہے۔

”بہر حال ایک بامول جماعت ہوئے کی جیٹ سے  
ہمچیے سچے ہمچکن ہے کہ کسی دفعہ صحت کی سانسی  
یہ ہوں اصولوں کی تربیتی اور کاریں جیسے ہم ایمان لائے  
ہیں۔“ ترجیحان القرآن بہت مصافان دشوال اللہ عاصی  
ہو ناتارودی کی یہ عبارت نقل کرنے کے بعد اللہ کے  
غیر مددھر زمیں ملک اقتضائی طریقہ ہیں۔

”اس قانون کی بنا پر ہر کوئی مصلی میں سے ہے کچھ کھلپہ ہو اسے  
ہو سکتی ہے، اس انتباہ سے مصلی میں کی ہو سوت بولی

کیجاں ہے تو۔ نہیں کرنا چاہتا ہوں ہم سے صرف طور پر یہ اخ  
بوجائے کہ ہمارے عملے کیا کمی فتو۔ یہ بازی اور سختا  
اوی کم سے کہ جماعت اسلامی کے معاملہ میں قوانین و تقویٰ  
اویہ نام و معمولیت کی حد سے گذرا افراط اور غیر ای اور غیر  
اوی حکم و طیاریں تک پہنچیں ہوئی ہے، علماء کے فتنہوں میں اس  
اس طرح کے الفاظ پر بہت متفق ناک ہو۔ تھیں اور مجھے  
گستاخ ہے اب اور بہتر نہیں کیا کیا کچھ ہے میں لیکن میں اپنی  
کمیستی اور سب اتفاقیں سید کر لیتے کے بعد میں کہ مذراوں  
کی قدرت میں بڑھ کر تاہم کو حلقیں اور افادات تھہر کرنے  
چھڑھانے، تاراضی ہوئے اور انھیں بند کرنے سے زوال میں  
خیلی خوبی ہو جاتے۔ میں علمائی میں کارگر اور بیرون کارنا میں  
کا ذکر کرنا ہے ہوں یا اسے کروں گا وہ چاہے علماء کی شان سے  
کیے ہیں بعد میں اور آپ کا کفر یا ہمیں کہ جا سے کہ کاش یہ بدھنا  
وائی ملکے واسن پر نظر دہیں۔ تاکہ میں طرح شتر مرغ کے  
دین میں تھوڑے چھپائیں سے ایسا ہوا طوفان کا خدمت میں ہو جاتا  
اسی طرح جو حقیقی واغفات تاریخ کے صفات پر ثابت ہو چکے  
ہیں وہ کسی طرح معدوم نہیں۔ سچے جا۔ یہ اپنے ٹکنے سے  
بھلا کئے۔ بلکہ دینا کا جو ترقی اور ایسا ہے کہ اسے  
عفی یوں کو پستور باتی۔ سچے لکھن شد کے لیے اس کی کسی اتفاقی  
کیتی کہ جو حال میں پہنچے کہیں کہیں میں کو کہ کہوں یا اس کو  
کروں گا ان میں وہی تھریکیں خالہ سیانی شان۔ یہ کیا دلچسپی و  
سچی ہیں۔ اگر میں نے کسی کسی تھریک کے پردے سے میں ایک تھریک  
کھماہوڑا کی کی جیسا کہ اور میں کی کتاب کا  
حوالہ قلا دیا ہو یا قرآن و حدیث اس اقبال ملک کے بیان میں کی  
بیشی کی ہو تو خدا اصل سلو قی میں کو اس۔ یہ اعلیٰ فرمادیجی اور  
اگر ایسا نہیں ہے تو پھر فیصلہ کیجئے کہ یوں اس افترا۔ یہناں تھریکیں  
اور جعل و تکمیل تک کار، اکابر جو شی خلافت ہیں کہ ذاتے ہوں  
ان کی ہاتھوں کو اکھیں بند کر کے قبول کر لئے، ہندا راشمشندی  
ایکاندراہی اور معمولیت کی اخراج کو شیخ ہے۔

”تھیں میں میں ماں تک مصلی میں سے ہے کچھ کھلپہ ہو اسے  
ہٹھی ہے، پھر فروری و مارچ میں کی خاص تھیں میں وہ رضاں

ہنا مکن "کو" مکن "بنا دیا ہے: — کچھے آپ ہیں جسی مولانا  
مودودی نے "نا مکن" کھا تھا اور باقی عبارت وہی تھی یوناں  
کی گئی۔ لیں ان خدا ترس اور دیانت پر بیش نہ کوئی نہ مکن "کا  
سرکاٹ کر جھوٹیں بیچتا یا اور "مکن" کے رکھدا۔ اب بات  
بالکل تھی ہو گئی اور اعتراف کی شاندار عمارت الحاضر کا موقع  
مل گیا۔

تو شندوں کی قوبات کا مطلب پوری طرح بکھرے ہوں گے  
لیکن مسلک یہ ہے کہ جو اُن ملائیے گرام کے قوتوں اور کتابوں سے  
اٹ پڑی ہوئے ہیں ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جسیں علم و  
فہم کے انتہا سے مخلص تیرسی اور یونی صفت کے والے کہا جائیں  
ہے۔ کچھا نایاب نکار زیادہ تراخی کو مقصود ہے اس نئے پھر جس ایکہ  
بکھرنا پڑتا ہو۔

دیکھو بھائیو۔ مولانا مودودی صاحب نے تو یونی کھا تھا کہ  
وقتی مصلحتوں کی خاطر دین و ایمان کے اصولوں سے برٹ جماں ہائک  
سینے نا مکن ہے۔ ملائے کرائے "نا مکن" کا "نا" چھوڑ کر باقی  
عمارت لکھ کر وہی جس کے تیزی سے سمجھو جائیں بالکل اٹ گھوڑا میا مولانا  
نے فوجیکر، وہی بات کلیسی تھی یہ دینداروں کو کھنی پڑیے۔ لیکن  
معترضین نے "نا مکن" کو "مکن" نہل کر کے چاندیاری شروع  
کر دی۔

تم بیان کر دیجئے تو معلوم ہوتا ہے "نا" پھنسنے سے رہ گیا ہو کا  
اور علامہ کے اعتراف کے بعد جا عدت اسلامی مسئلے و صفتی  
پیش کر دیے ہوں گے اُن "نا" پھنسنے سے رو گیا ہے اور مولانا مودودی  
نے "مکن" جیسی "نا مکن" کھا تھا۔ واقعی اگر ایسا ہوتا تو معترضین  
کی پوزیشن کچھ زیادہ خطر سے میں رکھی۔ گوکر لہیثت اور شرافت کا  
لکھا تو اس صورت میں بھی ہو گا کہ مذکور اوری کے بعد قویے اور  
اعتراف سے رجوع کر دیا جائے۔ لیکن چھوڑ کر لہیثت اور شرافت میں  
اوپری پوزیشن کو۔ بیان کو تم غوب کان کھول کر یہ سن لو کہ اس کو فی  
تفہ نہیں ہوا۔ یعنی "نا" پھنسنے نہیں دیا ہے بلکہ خود ملائے گرام  
ست جس پرچہ کا حوالہ دیا ہے یعنی ترجمان القرآن اسی کو اٹھا کر دیکھو  
ساف۔ تا انکی کھنپھیں اور ہی عبارت مولانا مودودی کی کتب  
رسائل و مسائل حضرات اعلیٰ صفات میں نہل کیے تو ہماری بھی

چاہیئے دو ظاہر ہے۔ نئے مجید و مجدد کا جتنا اور ملکی  
تجدد یہ دین کا غیرہ بھی ہے: (آنچہ تحریک مودودی)  
تو یہ احمد رضا نقشبندی دارالعلوم کا یقینی خرپارہ۔ اب دہری  
سیاہ" فتنہ مودودیت کا عذر ملت مکھی ہے۔ اس کتاب کے  
صفت مودودیت تھکن، مکھیا ہریں کے چھوڑ دا کوئی حاصہ  
مولیٰ تدری الدین ہیں۔ خدا ہیں اپنہ رحالت ہے کہ یہ واقعی ہو لو  
ہیں یا مودودیت مکھیا کے اذعام ہیں یہ اعزازی ہے، جس  
خطا لگائی گی۔ یہ، ہر ہماری کلمنیز ہے۔

"باقی تحریک" (مولانا مودودی) نے ایک اصولی بھا  
کیا ہے جو نہایت ایسی خطرناک ہے اور معلوم ہوئے  
کہ اس کا شیعہ حضرات کے تغیرت سے اخذ کیا گی

اس کے بعد مولانا مودودی کی وہی عبارت نظر کی جئی ہے  
جو اسی اپنے مفت مصاحبہ کی کتاب سے برداشت ہے۔  
بہر حال ایک ما اصول جماعت جو ہر کلی حیثیت کو  
وہ مار سکتے ہیں مسلک ہے کہ وہی واقعی مصالحت کی  
بتایہ اس اصول کی قربانی گواہ کر لیں جو پرہم  
ایمان لائے ہیں، (ترینماں القرآن) باہت مظاہر، شحوال

کے

یہاں تک کہ عبارت سے ناظرین بھلی بھریں ہوں مگر لذیث  
بھلی پہنچا کا پا جا تھا ہے، کیا دہ اسے خداوت کر بیکار مولانا مودودی کا  
ارشاد برق اور سحر بنن کا اعتراف نہ طاہر ہے؛ کیا دہ یہ بتائے گا  
کہ وقتی مصلحتوں کے خاطر اُن اصولوں کی استریائی کو مکن تصور کرنا  
چیزیں ہیں لا یا گیا ہے مولانا مودودی کا سخت تابعی اعتقاد اس  
طرز فکر نہیں ہے۔

خیس میرے دوست اس طرح کا کوئی ارادہ نہیں رکھا  
 بلکہ ستریں کی طرح میں بھلی بھری کھنڈا ہوں کہ اعتراف حق دیا ہے  
اوپنے قلعہ عبارت نہایت مشرقاً ہے۔ بلکہ صرف ذرا  
ساختہ ان سحرخیز کرام اور سعیتیان عظام کی فن کاری و شسدیگی  
کی داد دیتے۔ کسی بھی واضح کرتا ہے، ہم کا ان بچا درد رہا۔ سچا ہے اس  
جھنگت اُسی پھردا، انکی نیا پوتا ہو ہم تحریف نہیں کی بلکہ صرف

"مَنْ هُنَّ هُنَّ مُحْمَدٌ وَسَلَّمَ"

خقر لفظوں میں یہ بولتا ہے کہ:-

"ایک با صول جماعت کی حیثیت سے ہمارے  
لئے بے اصول ہیں مگن ہے۔"

کہو کی ایسا بے نکا جلد دیکھ رہا استاد اور شیخ علام کو  
بچک جنس ہانچلی پڑھا۔ لیکن ادھیر بچک کے اولادی  
تھیں جو نکے کجب کمی کے بارے میں افسن کے قلب تھیں  
قصب، عمار اور لفترت سے بھر جاتے ہیں تو اس کی سوچ بوجہ  
کم سے کم اس کے معاشر میں تو منکوں اور تغلیک رخی کا کر  
رو جسمی ہے۔

اندر کو درج کم علماء و معصوم عوام اعلانے کو اپنا اختار  
کرتے ہیں الجو ہے بینا و تحریر تکست کے گراہ ہوئے ہوں گے اور  
آن کی گمراہی کا کتنا و بال خود علماء کی گردان پر پناہ گا، احادیث  
میں جہاں علمائے کرام کے علمی فضائل و مذاقب، یا ان ہمکے ہیں  
دوسرے بھی ہوا جائے کہ ان کی سنت اُنہیں بھی بہت سخت ہیں  
کیونکہ جہاں وہ صحیح تعلیم و تطبیق سے مخلوق خدا کو بھی باقی پر ماں  
کرتے ہیں وہیں الگان سے لفترت اور فلکی رو جاتے تو بے قید  
و بکر اُنہیں پڑ جاتے ہیں اور سب کی گمراہی کا تھوڑا تھوڑا  
حد اُن کے سر پر تراہے۔

تم نے دیکھا اور سنا کو گا کہ اہل بدعت ہمارے قوم  
اکابر اہل منہت و اصحاب عتید پر طرح طرح کے وابھات اذیتات  
تراثتے ہیں اور ان کی جزا، قتل کا، کارت، بچھا بٹ کر من گھرست  
معافی پہناتے ہیں، لیکن ایسا چکھر شاید اُنہیں سے بھی کسی نے  
مشکل ہوئے دیا ہو کر نا ملک کو مکن بن دیا ہو۔

وَاللَّهُ وَالْأَمْرُ رِبِّ الْعَالَمِينَ

اوہ ماں یہ بھی الطیف ریکھتے چلے کہ "ذمہ دو دین" کے  
یوں سلف صاحب بحقوں نے ہمارے کنیج میں نا ملک کو ملک کھووا  
ہے اپنی اسی کتاب کے مقدار میں یہیں کہتے ہیں کہ:-  
"مودودی صاحب کا لزیج پر بندھتے ہوئے دیکھا اور  
حسب استطاعت خوب سمجھا۔"

بر بغور دیکھنے پر عالی ہے کہ نا ملک کو ملک بن دیا ہے۔ اگر  
خدا تو سب بغور نہیں سرسری دیکھتے تو مکن ہے یہ بھی لفڑ ایجاد کر

اب انصاف کو وظیفہ کون ہے مظلوم کو نہ کیا جن اور  
دنیا کی کسی بھی عدالت میں اس تمظیقی کا فیصلہ اس کے سوا یک حصہ  
ہو سکتا ہے کہ مضریوں نے کلم صریح کیا ہے۔ تم کوئی ٹارنر نہ  
جان بوجوہ کرایا نہیں کیا، وہ کا بلکہ ترجمان القرآن کو خود بیکھیجی  
کسی اور کسے تقلیل اقتیاس پر بھروسہ کر لیا ہو گا۔ میں  
کہتا ہوں کہ اپنے تو یہی اس خوش گانہ کے لیے دلیل لاؤ۔ آخر  
محض تمہارے ہمنہ میں سے تو ٹھوس دلقات افساد اُنہیں کیے  
جاسکتے۔ دو سکے چھوٹیں تمہاری بھی بات ناسئنی یا ہمیں یکن  
جرم اب بھی ہم نہیں کو یہاں بلکہ صرف دعیت جرم ہوں ہاتھی ہے،  
یہ تم بھی مانو گے کہ ذمہ دار بندگوں کو کسی فرود جماعت کے مقابل  
ہنگامہ پر پا کرنے میں کم سے کم معمول ہی تحقیق اور تہانت سے  
کو ہاں پہنچا جائیے۔ ترجمان الشہادت "کسی نا، قلیل کی کلکنام  
ہمیں بھاک جس کا صرف ایک غریبی یا اڑکی کے لحاظ میں  
ہے۔ وہ ایک، ماہوار سالہ ہے۔" مضریوں بر لام تہامت کر  
کر اسانی سے جھوٹا ہو جانے والے اس پر جرم کو فوڈ دیکھ کر تحقیق  
کرتے کہ مولا نامودودی نے کیا لکھا ہے، اس کے علاوہ کوچو  
کو داضی ہو کا عملیت کے کام اگر بھی قابلیت و فراست کا رہا  
حضرت بھی مذکورہ قابلی اعتراض خداوت پر عرف کرتے تو یہاں  
ترجمان الشہادت دیکھئے ہی وہ بھی ہے۔ تا کہ عہد اسے میں  
"مکن" کا لفظ ہو ہی نہیں لکھا کیونکہ بھر کے شروع سر جب  
یہ الفاظ آگئے کہ:-

اُیک با صول جماعت کی حیثیت سے

وَآتَيَهُ كُوئِيْرَهُ سَكَنَهُ بَرَكَ وَقَنِيْصَتُهُنَّ بَرَاطَرَانَ  
صھواؤں کو قربان کر دینا ہمارے بیچ ملک ہے۔ تاہم بھر کر  
لکھنے والے کو اگر بھی بات لکھنی ہوئی تو وہ "با صول جماعت" کے  
عوْضِ صلحت کو شہادت ایں اور "ما" معاویہ پرست" جیسا  
کوئی لفظ لکھتا۔ آخر مہلات نامودودی جیسے صاحب کلم کے ہائے  
ہیں کوئی بھی اُو شہادت۔ خواہ وہ ان کا دو صفت ہو یا دشمن  
یا کیسے گان کر سکتا ہے کہ وہ ایک بھی جملہ میں دو مختار یا ایس  
لکھدیں گے۔ مضریوں نے جو فقرے تقلیل کیے ہیں انکا لفڑ

بائلک بگئیں اس تک کوئی بھرپور بونکنے کے بعد تجھن کو فی جاہیتی نہیں  
کہ حقیقت کیا ہے۔ جس دہ ہجڑا بوج لئے ادا جس میں تجھن کی قیادت  
یہ انسان پرستے گا کہ وہ عقل ہے کو رہے درد ہے ما نما پرستے گا کہ  
حق تھصہ اور بذات برادی ہیں گر تقدیر ہے۔ تھصہ ایمان باری  
اور خوف اخترت ہے۔ بے نیازی اُدمی کو کس طرح ہے بھل اور  
الدعا ہے راماناری۔ ہے اسے تم رآن کی زبان سے سمجھئے ۔

**اَهُمْ قُلُوبُكُمْ لَا يَعْلَمُونَ فِي هُنَّا** ۔ ان کے دل میں یہیں ان سے  
**وَلَهُمَا عَذَّلُونَ لَا يُحْسِنُونَ** ۔ یہیں سمجھئے اور ان کی آنکھیں پر  
یہاں تو یہ آذان لا ایمان  
**مُرْجَانٌ مَّعَنِيْزِينَ دِيْجَيْتَهُ اَوْرَادَكَهُ كَهُنِيْزِ** ۔ گروہیں سنتے تو یہ جاودہ بھی  
یہاں اُولیٰ کو کہا کرتا ہے۔ اُولیٰ جاودہ کی  
یہاں اُولیٰ کو ایک دلدار اور  
لیوں بلکہ اسی کی کوئی گوارتے۔

**ثُمَّوْمَ عَلَىٰ** ۔ یہیں عذر مخفی دلائل کی اسی کتاب "آئینہ  
ضرورت سے زیادہ موٹی سی" یعنی دو حضرت اولانا مدنی  
اوہ دیگر علاوہ دلدار کے دستکامیں ہے۔ دوسری شاخوں  
مل احمد فرمائی ہے۔ "فَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يَرَ جُنَاحَ الْعِيَارِتِ بِالْعَنْزِ عَنْكَ  
ہے کہ یہ حقوق نہیں کی خواہت نہیں ہے۔ حقوق نہیں  
مولانا مودودی کی مشہور کتاب سے ہے۔

فقری بکرہ عیارت حقائقہ تو۔

"فَمَنْجَاهَا تَأْذِنَهُ بِنَهْيِرَتِهِ فَمُنْكَرٌ ۔ جَوْ اُولِيٰ اُولیٰ سمجھی  
وَدِرِسَ عَنْ قَوْنِیْزِیْنَ فَیَا اُولیٰ گُورِ کوئی ہے، گُورِ جِوالا۔ ان کو  
بِلِ عَلَاقَیْنَ کیا کیا کُلِّرِ خُواهِ الْاَوَّلِ، ان اُولِيٰ تکہِ خُواهِ الْا  
سِیَہِ اس سے یہ اس علاوہ کافی قانون خون نہ ملکا۔"

اسی عیارت کو نظر کرنے کا تقصید خاہر ہے کہ مولانا  
مودودی کو خوب نہیں دیکھا کیا جائے، پھر انچہ مرید ہے سیحت  
موخیں اولاندیں خاصیں ہے۔ مجھی ایسی کتب "فکر مودودی"  
میں اس عیارت کو اولیٰ اولیٰ اور عنوان کیا ہے۔

"عَلَسَهُ عَوْنَوَلِیٰ کو بِدَاعِنَقِ اَوْ مَرِنْدِ بَاتَابَیْنَ"

اس سے قطعاً نظر کو اس طرز کے اشتغال اُلمیز عنوانات  
کیا کریں سمجھیں، اولیٰ اولیٰ نہیں اسلام پر صفت انجام دوں گے کام  
سیحت، اولانہ پہلی تھیت اسی کی۔ ہے اور قوتی فولیں نہ صرات  
دیافت دلکھ کر جو کمک پیانا چاہیے تھا، جس سے اصول پر کوئی کام  
کریں گے۔

مودودی صاحب خدا کے قائل نہیں، مودودی صاحب کے سب سے بڑا فیض  
سے ہے ہیں । ۔ میں اپنا ذاتی تجربہ تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اسی  
بعض لوگوں نے دو ران گفتگوں میں راست ططری اپنے دلخوشی  
کیا کہ ہم نے مودودی صاحب کی تقدیر پا گھا م کر کریں گے اسی پر میں اس  
ان کے اس "حکمت کی تقدیر" کے سیئے جب بعض فیضناموں والوں  
کیے گئے تو اندر از، ہوا کا اخنوں سے غالباً اسی قیمت سے تکمیل میں ہیں ۔

پھر اسے لیتے ہیں کہ موصوف کا دعویٰ صحیح اور اخنوں نے  
اتفاقی مودودی صاحب کا لشکر خوب ریکھا اور سمجھا ہے۔ لیکن  
اس سے دوہی نیچتے اخذ کیے جائے گے ہیں۔ یا تو موصوف کی عقل  
ضرورت سے زیادہ موٹی سی یا اتنا دو تھصہ کی علیک ایک ایک  
اخنوں نے لشکر پر لیکھا ہے۔ تفصیل پر سمجھیے کہ لشکر کی اسادی  
مارت ہیں اس بنی اسرائیل کے کار اسلام کے میں اصول پر یہی  
لایا گیا ہے وہ کسی صورت پر پیش نہیں ڈالتے پاہیں یہی  
نظر یہ پوری قوت و خداوت کے ساتھ لشکر پر مل جائے گے یہاں  
سلیک گا۔ گویا ایسا مدت دین کی دعوت ہی اصول پر کتو و عزیز است  
کے ان خطوط پر جلد اولیٰ اولیٰ سے ہو تحلیف شانی عمر اور اخلاق ایش  
سے اپنے لاثانی قوال اور احوال سے تاریخ میں سمجھیے ہیں کہیں  
وہ جسیکہ کہ متھصہ اولیٰ اولیٰ کر سنتا ہوں نے جہاں اور ہے تک  
اعتراف اس جماعت اسلامی ہے کے ہیں وہیں اس کی تسلی  
تعریف اصول پرستی اور فرستت کی بھی اس افسوسناک اندر  
تعیریں نواز کریں جو ہم اخذ نہ شد دیں۔ یہ چلکے ہے اسکے لیے  
کسر کی ظلمتو را اسی خاصی اسلام کی حرف طور کیوں نہیں کیے  
خطب میں بتلائے۔ وغیرہ۔

جب ایک جماعت کی اصول پرستی اس حد تک بحروف  
ہو اور اس کا سالانہ لشکر پر اس سے بھرا بنا ہو تو جو شخص اس لشکر  
کو خوب پڑھ سکتے اور سمجھیے کہ دعویٰ کر رہا ہے اور اگر اسکے سامنے کوئی  
نہیں آواتے لازماً کیساں عیارات کو مولانا مودودی کی طرف  
خسوب دیکھ کر جو کمک پیانا چاہیے تھا، جس سے اصول پر کوئی کام  
کریں گے۔

لطف کریں کے المظاہر "حقوق نہیں کا تھیاں" میں سے تھیاں کی بجائے "عیارات" کا لکھا ہوا ہے۔ سے بیہت سے غلام "اقتباس" کے لاملا

اس میں نہ سٹے گی اور ملے کیسے مولانا مودودی کی ہو تو سٹے۔ اصل میں یہ عبادت مولوی صبیب احمد صاحب کیرالوی کے اس مضمون کی ہے جو انہوں نے "حقوق ازو جمین" پر تقدیم کئے ہدے "صدق" میں لکھا تھا۔ خدا جو آنے سے کوئی دلائل علمی نہ جان بوجھ کر اسے مولانا مودودی کی بخایا سہکتا اپنے حقوق ازو جمین اور مولانا مودودی کا نام پڑھتے ہی وہ عالم وجود وجہ سے طازی بوجھ کتم جس کی رویں ابھی بچھ دیں ہو سے اذالعلوم ہی کے منشیان کرام نے مولانا فیض الرحمن اللہ علیہ کو انوز باللہ کا فرشیہ بذریعہ خدا۔ وہ بچھ خاص نسبت ہے (کلارک شریش)

صورت دادنوں میں سے ہر سال کوئی ہو قرآن کی اس آیت کو ضرور باردار دلاری ہے کہ :-

وَمَثُلُّ كَلَامَهُ تَحْيِيْتُ شَفَّٰتِيْ (دریشان ناپاک بات کی جیسی لفظ کشھت کو تحریک کرنے والی) مُنْدَبِّرٌ بِالْأَعْلَمِ (مُدَبِّرٌ بِالْأَعْلَمِ) اس کو زین کے اور اجتنشت منْ فَوْقَ الْأَعْنَٰنِ (اجتنشت منْ فَوْقَ الْأَعْنَٰنِ سے کچھ نہیں اس کو فہیسہ اور مانکھا منْ قَرَاءَسُ (قراءس) (ترجمہ شیخ المهدی)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عالم کو کیا بوجھ سے کہ اپنے امانہ کا کیرے کے خلاف وادیا کیچھ جلا جائے ہے؟ میں اس لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ انھا ف کا لفڑا اور شریعت حکم کا حکم ہی سے کہ اس طرح کے بہتر ناک امک ریکھنے والا شخص چند دن بھی عالیٰ مقام کا حافظ کر کے چھپ بیٹھا رہے۔ یا شریعت یہ کہتی ہے کہ علم دطیغان کو رسما کرنے اور ظالموں کو توڑھ کر دیتے کی جو استطاعت نہیں فلم کی حد تک اس کو اشارتے عطا فرماتی ہے اس کا حق ادا کر کے کہہ سے کم آخرت کی جو ایدھی کو سامان کرے؟ میں مانتا ہوں جل غلط تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں عامم خود پر مسلمانوں کے دل و ملٹ ہیں یہ خیال جاگڑیں بوجگاہ سے کہ قیامت کے دن صرف نہان کوئی جیسے اعمال مشریعہ اور سنت نہ دنا جیسے، فحال معمون عرضی کا کوئی ہو کر جنت دوڑنے لکھیں گے اور باقی جلد شعبہ آنے زندگی میں دوچھ جس اندازیں کرتے رہے ہیں اس کی بوجھ بانپر اس نہیں بوجھی، اس قطعاً غلط خیال کے باعث ہے تک ان کے یعنی میکے سوال کا جواب دینا آسان نہیں ہے کہ اس شخص کو

گمراہ حقیقت سنتے ہے پہلے ایک اور زرگ کا ہاں نامی بھی سن تے جائیے جو کچھ دنوں پہلی کس کوششیہ دوں میں داخل رہے ہیں یعنی مولانا عبد الرشید محمود گنگوہی بنظر العالی، آپ پہلے تو جماعت اسلامی سے اختلاف کرنے میں کافی تخفیدہ تھے اور اسی لیے آپ کے بعض اختلاف مضمون خود ترجیح افران میں مولانا مودودی نے شانگی کیے وہاں تک کوئی شخص اگر شاہزادہ مانہنا سہرا اذالعلوم" ہیں پہاڑیا مضمون شائع کرانا چاہے جیسی متعلقات دارالعلوم سے انتہائی شیخیدہ علمی اختلاف کیا گیا ہو تو سر پریت کر مر جائے گا مگر مضمون بچھو جائیگا۔ پھر فتنہ خدا حضرت ہو صحت کا اختلاف میں بھی دہی غالی اور جانبدہ دنگ آگیو یہی رخ نکار و علم و عقل کے نظم کا لازمی تینجہ ہو کرنا ہے۔ بحوال جانبیہ وہ نامزجیہ بیشتر دین کے شیر ف رقیق و بادل عمران الخطاب کا کیا آوازہ فتنہ نے چاہیز میں گنج رہا تھا اسے لوگوں اور جیوس کے نہاز و نزول پرست جاؤ بکران کی سچائی اور عقل کو دیکھو (لہ نظر و راتی صدوات امراء و اوصیا مکمل انظر و ای صدق و عقل) بحوال جانبیہ وہ درز بھار جیب راستے میں کر دیگر دن ختم کر کے مکینوں کی طرح چلتے والوں کی پیٹ پر مکابرین الخطاب کا کوئی پڑا کرنا تھا اور وہ کچھ کرتے تھے کہ ز پر دقوصی اس نیاش اکسرا کہنا اہم ہے بلکہ اچھے کاموں میں مسابقت اور سرگرمی کا نام ہے۔ بحوال جانبیہ وہ عصر دریں جب مسائل کو فھلوانی عدوی تعلیم سے نہیں قرآن و سنت کے دلائل سے تو اکرنا تھا۔ اب تو اس کا زمانہ ہے کہ ہمارے پڑے ہر سے ذمہ دار علماء بھی درسروں کی بوجھی اچھائے اور انھیں رسول کے نتیجے میں ذاتی تحقیق و تلاش کی پر و انہیں کرستے۔ یہاں پر مولانا عبد الرشید محمود صاحب نے ہی اپنے خطوط "مکتوبات شاہزادہ" میں بلا ادنی تحقیق اس عبارت کو شامل فرمایا چھے "حقوق ازو جمین" کے اقتباس کے نام سے عفتی دادا العلمہ نے تقلیل فرمایا تھا۔

اپ ذرا بیڑا نہ رکھ کر سختی کرنے کی یہ صاریحارت۔ میسیوں پر سر ہیگار علماء کے شووقی فتویٰ نویسی کا یہ سماں محل مغض ہوا۔ بھی ہاں ہا مکل ہو بر رکھ رہا ہے۔ لیکن تو آئئے تو "حقوق ازو جمین" اٹھا کر دیکھو ڈائیئے۔ ہے عبارت کوں بھی

# مولانا سید ابوالاصلی مودودی کی تصنیفات

الشیء اُپکو عقل و بصیرت وی ہے تو خود مطالعہ کر کے فیصلہ کیجئے کہ مولانا مودودی نے کہاں بھی لایا ہے یا فکر میں کی خواہیدہ روح کو سیداری کا پریغام دیتے ہوئے باطل انکار اور طاغوتی طرزیات سے جگادِ فتح یا اُنی ہی اخشن کی رشی میں جنگ کی ہے۔

| نام کتاب                 |
|--------------------------|--------------------------|--------------------------|--------------------------|--------------------------|--------------------------|
| حقیقت ایمان              | حقیقت اسلام              | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت زکرۃ               | حقیقت حج                 | حقیقت ایمان              |
| حقیقت ایمان              | حقیقت اسلام              | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت زکرۃ               | حقیقت حج                 | حقیقت ایمان              |
| حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت زکرۃ               | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت زکرۃ               | حقیقت حج                 | حقیقت ایمان              |
| حقیقت زکرۃ               | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت زکرۃ               | حقیقت حج                 | حقیقت ایمان              |
| حقیقت حج                 | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت حرم و صلاۃ         | حقیقت زکرۃ               | حقیقت حج                 | حقیقت ایمان              |
| اسلام کا نظام حیات       |
| اسلام کا نظام حیات       |
| دین حق                   |
| اسلام اور حبیت           |
| اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر |

## نہج بکھوں کی صحت کا میحافظ

# نوہنال



## نوہنال بے بنی خانک

- پچوں کے ان امراض میں کام آتا ہے:
- عماں، حسائی گروہی، سرکنا، ٹیکوں کا
- سرکنا، ٹیکوں کا
- سرکنا، ٹیکوں کا
- مسکوں کی بیرونی ایجادیوں کا جو درست جنم جائے
- مسکوں کی بیرونی ایجادیوں کا جو درست جنم جائے
- مسکوں کی بیرونی ایجادیوں کا جو درست جنم جائے
- مسکوں کی بیرونی ایجادیوں کا جو درست جنم جائے
- مسکوں کی بیرونی ایجادیوں کا جو درست جنم جائے

پچوں کو سلدوں، مضبوط  
اور توانا بنتا ہے۔

اب یہ مشہور خانک  
نوہنال گراسپ سرپ اور  
نوہنال بے بنی خانک دو  
پیکنگ میں پکتا ہے۔

کھدر دو اخانہ (وقف) دہلي

## نوہنال گراسپ سرپ

- پچوں کے ان امراض میں کام آتا ہے:
- بیض • بیضی اور پبلا • دیہٹا
- دست سکبیں • دانت سکبیں • بگر
- بھول کا بڑھنا • نیمیں چونا • سند
- آنہاں میں ہونا • چونے اور کیرے
- پیاس کی شدت۔

جیسی، نجیری، ایسے عملی طاری ہے ۔ ۲۸۔ تن غیرت کے ماموں سے لہو جائی

# کیا کم مسلمان ہیں؟

(۱)

تھنا۔ بے سہارا۔ یکن نہیں ایک عظیم سہارا تھا۔  
عظیم اور سب کوں۔ یقین حکم کا: یقین خدا بر۔ محمد کی رسالت  
ہے، اور صرفت کے بعد انھا نے جانتے ہے۔

آدم کم بھی سوچیں، ہمارے یقین کی کیا حالت ہے۔  
گر سوچنے کی ضرورت ہے، ہم نے اعمال کا بھی ذخیرہ جمع کیا  
اس کا ہر ہر عمل آپ سے آپ گواری دے رہا ہے کہ یہیں حقیقی  
سمیٰ ہر کسی بھی ہیئت پر یقین نہیں۔ ہم دین کی خاطر اپنا سب کوئی  
لماستے نہ اڑا رہے مقادرات اور اوقیانوسی تھے ہم  
نحو شی اور بالا را دہنگت کہ رہتے ہیں۔ دین کا لمحہ چلتا ہے۔  
ہم دہوکے میں ہیں کہ ملم کو یقین سمجھ رکھا ہے، ہم صرف  
علم ہے کہ خدا موجود ہے۔ خدا آخری بھی ہیں۔ مرستے کے بعد انھا ہے  
یقین نہیں۔ یقین اس کا نام ہے کہ جم آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتے  
کیونکہ ہیں یقین ہے، جلا دے گی۔ الگنا، ہوں کے بدے آتش  
دوزخ میں جلاستے کا یقین ہو تو کوئی دو ہیں کہ بھاں بوکھر  
گناہ کریں۔ اور فرض کرو کہ جذبے اور اضطرابیں گناہ  
سرزد ہو بھی جانتے تو کوئی وجہ نہیں کہ دوزخ کی آگ کا نصیر ہیں بار  
بار استغفار برخیورہ کرے۔

(۲)

وگوں نے کہا۔ اُنہیں آپ کے لئے آپ کو  
رسوی کا دے رہتے ہیں؟  
”کیوں؟“ اُنہیں عرض نہ چھا۔

”وہ صرف اس نے کیا ہیں نہیں کہ آپ خدا ہیں فلام کو  
آنرا کر دیتے ہیں؟  
اُنہیں سکرانے۔ خدا مکار اور صاف خالی ہاتھ۔

”مُحیم جادا؟ ایک گردادا داؤ گوئی۔  
حضرت صحیب رضی اللہ عنہ مُحیم تھے۔ بہت سے لوگ  
ان کی طرف تھے اسے تھے  
”کہاں جاوے ہے ہو؟“ کوئی لوگوں نے ہیک آواز بیجا۔  
”دیتے؟“ حضرت صحیب نے بواب دیا، ان کی آواز  
پڑھ قارچی اور پھر سے پڑھا۔ پر اسکوں طائفت لغفرانی تھی جیسے  
دشمنوں میں نہیں دوستوں کے گھر سے میں ہوں حالانکہ وہ  
جاست تھے کہ کریش جانی دشمن ہیں۔

”ذباب؟“ ایک بھاری بھر کم آدمی اسے بڑھتے ہوئے دلا  
شکے میں جس تھم اسے تھے تو فقرہ و محنت تھے، بہاں تھے خوب  
کہا دھماکہ کر دیتے ہیں، کمال رسالتی یعنی جاوے ہے ہو؟“

”پھر؟“ صحیب شپور چھا۔  
”تم ایک کوئی بھی ساتھ نہیں لے جاسکتے؟“  
صحیب نے ایک ثانیہ تأمل کیے بغیر کہ  
”تو تمہارا ایک طالب ہے کہ میں اپنا سادا مال دیتا ہوں  
دے جاؤں؟“

”بالکل ہی۔“ اپنا جان کے ملا وہ کم کوئی چیز ساتھ  
نہیں لے جاسکتے۔ اس اٹے ذہب کو چھوڑ دو تو ہے اسکا لیے بھٹ  
صحیب کے ہوتلوں پر ایک جانقراشت میں آیا۔ بیسیے کوئی برق  
چک جاتے۔ پہنچا پہنچا پرنا سادا مال دیسا بے۔ ایک ایک  
پیسہ ان کے چوٹے کرستے ہوئے کہا

”تباہ ہب چھوڑتے کے لیے نہیں اختیار کیا گیا۔  
ادبی پڑھیں بڑھی اسکوں آئیں طائفت میں آگے بڑھتے۔  
ہے آپ و گیا ہ ناسخوں کا بہت ازما سفر اور صاف خالی ہاتھ۔“

یقین یوگی کا خدا کا یہ ارشاد خوب چارے ہے یعنی جویں اتنا ہمی واحیت الحس  
سے جنتا کسی اور کے نہیں۔ چنانچہ اسی یقین کے تحت وہ جو پکڑ کرے  
رسے اس کا تمہارہ تم نہ ایجھی ریکھا۔

ایک مرتبہ آپ نے اونٹی خبر بدی۔ کوارٹر کریم کو جیسلے  
اونٹی طرح دیجئی۔ سوار کو زرم پچکوے دیتی ہوئی تھا اسکے بعد روی  
سے پلی مارہی تھی، آپ کو اس کی رفتار بہت پسند آئی اور فوراً  
— جی ہاں فرما قرآن کی مذکورہ ذات اوح یقین پر ابھرا فی  
— اترے اور فرمایا: —

• لوگوں سے مجھی اللہ کی راہ میں قربان ہوتے والوں میں  
 شامل کرو۔ مجھے یہ بہت پسند آئی اور جو چیز پسند اجلتے لئے  
سرپ سے پہلے اللہ کی راہ میں دینا پڑھیئے۔

یہی ابن عمر تھے۔ تھابت نکسر مزاج، بخزو نیاز کے  
لیکن۔ تری اور حلم کے مجھے، لیکن دین کی راہ میں نہایت سرافراز  
بہادر۔ تخت کوش۔ ایک مرتبہ نماز جد کے پیچے مسجد میں  
تشریف فرائی۔ حجاج — دنیا کے ظالم ترین لوگوں میں  
کا ایک ظالم و مفکک تھا۔ خطبہ دے رہا تھا۔ وہ مفک  
شخص تھا جس کے باخھوں یا مام اجل پوش کرنے والوں کی تعداد  
ڈیڑھ لاکھ سے اور پہنچی ہوئی ہے، دیوبات ہاتھ میں سرطقم کیا  
تھا، اور جس کی بربریت سے لوگوں کے پتے یا نی ہوتے تھے  
خود قند کو لٹک کر نہیں اس کا جواب نہ تھا، خطبہ مغض اکٹھے  
لوگوں کرتا کہ حاضرین کو مصیں اور محسوس کریں کہ ہم ہے اس ہیں  
اور حجاج ہمارا مطلق العنان حاکم ہے۔

اس دن بعض خطبہ طولیں کر دیا، لیکن ابن عمر کیا جو کئے  
واسے تھے۔ فرمایا: —

• خطبہ نہ کرو، نماز کا وقت جارہا ہے۔

حجاج کی بھجوں تن گنگیں — کوئی عام اور می ایسا کہت ا تو  
شاپید اسے ہی پر گردن، قلم کر دی جاتی۔ مگر ابن عمر شہزاد حسال  
ایک معززہ صحابی تھے۔ کرفوجہ نہ سکا لیکن خطبہ جاری رکھا۔ انہیں  
نے پھر کہا۔ پھر بھی سنوا تی دھوکی۔ آخر تیری بار ایک نہ اپنے  
حاضرین سے کہا تھا۔ پس بوجاؤ۔ سب کھٹکے ہو گئے۔ حجاج کو  
بھجوں خطبہ کم کر دینا پڑا۔

اس مقدسہ سعیت کی مسکراہٹ کا جو کردار ویسٹ کی تجھیوں سے  
سر پا جسی حسن تھی۔

فرمایا — ”وَخَسْ بَهِنْ خَدَا كَنْ نَامِ بَرْ دَهُوكَادِيَتَا هَيَّهَ  
بَهِنْ دَهُوكَادِيَتَا هَيَّهَ۔“

الشاعر — قصہ اس اتنا تھا کہ آپ کا جو علام عبادت  
کرتا تھا اسے آپ آزاد کر دیتے تھے، کیونکہ آپ کو اس سے محبت  
بوجاتی تھی اور محبت بوجاتا ہی آزاد کر دینے کے لئے کافی بوجاتا تھا  
سچے آپ کیوں؟ آخر لوگ کو اپنی محبوب چیزوں کو اراد  
بھی سینے۔ افکارے رکھتے ہیں پھر یہ کی قصہ تھا کہ محبت بھوئی  
تو اپنے سے جدا ہی کر دیا۔

آپ اور ہم اسے جھیں کھجئے۔ کیونکہ مقص قرآن کو ہم صرف  
تلاوت کرنے کی کن بھجئے ہیں اور ہماری دنیا نے یقین کے کسی  
دور اقتدار گوئے شک میں یہ احساس ہو جو دنیسی ہے کہ قرآن کی  
ہمایت پر خام عمل اور عوت جہاد ہے، ہم قرآن کا ترجمہ  
پڑھتے ہیں اور ہمارے لوح یقین پر اس کا کوئی تفہیم کرنے دنیسی  
ہوتا، ہم کچھ ایسا تصور رکھتے ہیں گویا اس قرآن کے مخالف  
ہم نہیں ہیں۔ یہ ہم سے کچھ نہیں کہہ رہے، حالانکہ ہم اسلام  
بیان ہیں تھے وہ اپنی حیات تجدید عمل کے ہر بھی پیدا یافت قرآنی  
کی تباہی ک رکھنی ڈال کر جا چکا ہے تھے کہ ہم نے کمن جو دنک  
حدی کے احکام سے قادری کی اور کیاں کہاں جھوپل ہائی جھوڑ  
دیا۔

عبرت کیجئے۔ کتنی اور یہ الفاظ قسر آئی ہم پر جو چیز ہو گئے۔  
لَكُمْ شَرَأْوُ الْبَرَّ تَحْتَ أَقْفَوْنَ جیسا تک اپنی بھروسی میں خدا کی  
وَمَمَّا تَحْيِيْنَ ..... بیس صرف کہ دنگی کی پر جعلی اکابری  
بیچ رکھے۔

لیکن کیا کچھ ہیں تو قیمت ہوئی اور ہم اپنا جائزہ لیکر دیکھیں  
کہتی محبوب پیزیں ہم نے راہ خدا میں صرف کی ہیں؟ جھیں  
تو نہیں کہاں سے ہو تھا جب ہم یہ بھولا کی چیز ہیں کہ مسٹے آن کی  
ہمایت صرف تلاوت کرنے اور کہہ لیتے کے لیے نہیں بلکہ عمل  
کرنے کے لیے ہے، اس کے بر عقل سیارے اصلاح کو اس پر  
یقین تھا اور انہیں میں کے ایک فرد ابن عمر تھی تھے۔ انہیں

”کاش مرکوس کی ماں نے تر جانا ہوتا۔ کاشش وہ ایک نہ کام ہوتا جسے حساب کرنے پر کافر نہ ہوتا۔“  
حضرت عثمان ابن عفان کہا کہ متھے تھے:-  
”کاش میں مرتب کے بعد پھر دامدھیا جاتا۔“  
حضرت ابوذر قعن اپنی فرمائے تھے:-

”کاش میں درخت و ناگوں کا ستر کر دیا جاتا۔“  
اللہ جل جلالہ ترکی بارگاہ میں حباب کا صفا تو نہ ہوتا۔“  
دیکھ رہے ہیں آپ کون لوگ کیا ہاتھ رکھ رہے ہیں؟  
تمین قواریں میں وہ ہیں جنہیں خور سول اور معلی اللہ علیم  
بشقی ہونے کی بشارت دے چکے تھے۔ جن سے ہر لوگ  
چشم ٹلک نے پھر نہیں دیکھے۔ جن کی زندگی حق یہ تھی، حق کوئی  
حق شناختی اور اخلاقی و کردار کا مہیط ملکوم تھی۔ ہونڈکی راد  
میں اسقان دابتلا کے ہونا کہ مرطوبوں سے کامیاب و سفرزاد  
گزرتے تھے۔ جو خیر ہی خیر تھے۔ تقویٰ ہی تقویٰ۔  
یہی نیکی۔

اور باقی روؤں۔ حضرت ابوذر اور حضرت عاصہ۔  
یہ مجموعی ہستیاں نہیں تھیں۔ حق ”آگاہ“ گرم کوش۔ حادث و  
ایمن۔ اور حیل الفقدر صالحی رسول۔

یہی اندازہ کیجیے اُسیں رینی خوش عمل، اپنے تقویٰ۔ اپنے  
اشوار و اہمان۔ اپنی عبادات پر ذرا لگنہ نہیں۔ محمدؐ تو کیا وہ تو  
شاید مخصوص بھی نہیں کر رہے کہ ہم نے خدا کی رادیں کوئی نیٹ کارنا مار  
انجام دیا ہے۔ وہ اپنی حقیقتی پرستیوں کے غرضے بالآخر خوبی ہی سے  
کوئوں دوڑ۔ اللہ کے خوف سے رود رہے ہیں۔ آخرت کے حبابے  
کا نیپوچہ ہے ہیں۔

یہ سب کی تھا۔ اللہ کی عظمت دوخت کا۔ ایک دن یعنی  
عزم نہیں یقین۔ وہ جیانتے کی طرح جانتے تھے اور مالک الملک  
ذوالجلال والکرام اگر قیامت کے دن ہم سے واقعی پوچھیں سب  
کرنے پر آگی اور حکم دو ہا یہستے ہے جس نے فواز اتوہما ری زندگی پھر  
کے سارے عمل تو شاید ان سے شمار نہیں کی جیں تبیت اور اکتنے  
کے یہی کافی نہ ہوں جو اس سے نہماں ہیں۔ عذاب کوچی ہیں۔  
وہ ملئی کی طرح ملتے تھے کہ ہم کمزور دم عزم انسان انتہائی کوشش

کیا کے بعد اس نے ابن عباس کے پوچھا:-  
”تم نے ایسا کیوں کیا؟“  
فردیا ہے۔ ہم خدا پر ہیں آتے ہیں تمہاری کوئی کوشش  
نہیں!“

اور حقیقت ہے کہ حاجج خلیفہ میں زیارت کوئی کوشش کیا  
کرتا تھا۔ مگر سوچ پہنچ کی ہے بات ہے کہ آخر دوڑ کیا تو تھی جیکے  
بل پر اس عذر نے حاجج کے ناصل یوں کیا ہے کہ وارکی۔ حالانکہ  
وہ جانتے تھے کہ یہ خسرہ عنون صفت آدمی ذرا سی بات پر گردان  
اڑا دیتا ساہے۔ وہ قوتِ حقیقی تھی۔ سے ہے پناہِ محبت۔ خلیفہ  
کھرا لیقین۔ زینا اور مساعی دنیا سے دلی ہے قلعتی۔  
ذرا ہمیں بھی اپنا یا اترہ نیکرہ بھکنا چاہیے کہ درین کی خاطر  
ہم کس حد تک خطرہ مولے سکتے ہیں۔

(۳)

ایک بڑی یا بیشی تھی، رسول اللہ کے بعد سب سے عظم انسان  
الہ بکر صدیق نے جذبات میں ڈوبی ہوئی اور اسے اسے  
نمایا۔ کہتے ہوئے کہا۔

”کاش میں تربی ہی صرح پڑ جانا یا اسی ہوتا ہے حساب  
نکاب سے ہے غفران ہوتا۔ کاش میں آدمی اپنا یا اپنا  
نہ آدمی کے نیچے آخرت میں سخت حواس سے مقدمہ کر دیا  
گی ہے۔“

اور ظیفہ دو میں عمران الخطاب اکثر رہتے تھے۔ اپنے  
رخساروں پر آنکھوں کے نشان پڑ گئے تھے۔ جانتے ہیں آپ  
کیوں رہتے تھے؟

ایک ایسے خوف اور رہشت سے جس کا گزرہ سماں میں ساری  
زندگی میں بھی شاید ہمارے تکلویں میں درج ہا ہو، خدا کا خوف، حباب  
آخرت کا خوف۔ قیامت کا خوف۔

لکھی ہی بار آپ نے کم و بیش ۱۰ اعطا ٹھریتے۔

”جو اڑا سے ڈوتا ہے اس کو مکون کھاں ملتا ہے اور

وہ کھجی اپنی من مانی نہیں کر سکتا۔ اگر قیامت نہ ہوئی

تو میں پکو اور ہوتا۔“

ایک مرتبہ عذکا باتھیں لے کر بھیوں کے درمیان دست ریا۔

دھوپ اور مکمل آخرت فراموشی:  
 اس طرح کے پیاری سے قبل صحت کا جتنا فائدہ ممکن  
 اٹھائیں۔ کام و دین کی ہر مکمل تو اغص۔ پیغمبر حج کرنے  
 کے لئے خود چھپدے۔ ہوت کے تصور تک سے دوری!  
 اس طرح کو مفظی آنے سے پہنچا اپنی دولت کو پہنچوں گیں  
 آپنی سخنوں میں۔ پہنچنے کا روایاروہ محفوظ کر لیں۔ تن اسی  
 اور علیش و طریق کا جتنا لطف اپنا سکتے ہوں اعتمادیں۔  
 ہمسایہ فائدے ہو۔ ذوقی الارحام، حقرہ و احتیاج کی زندگی کو رکار  
 رہنے والوں میں ہماری دوست صرف ہمارے کام کئے۔  
 اس طرح کو مشغولیت آنے سے پہنچتے تم تمام اوقات  
 فرصت کو بخیل سماشوں میں۔ تفریحات میں۔ لامعاصل کہوں  
 میں لگانے والیں اور لفیون کریں کہ تم اسی لئے پیدا ہوئے تھے۔  
 اس طرح کو ہوت آنے سے پہنچنے والی کی ہر لذت بھم  
 بوٹ لیں۔ ہر مرد پکھلیں۔ جہاں تک ہو سکے زندگی کی ہر کوئی  
 اور صلاحیت کو منڈع و نیا کے حصوں میں لگاویں۔  
 (و ریکارڈیم سمان ہیں۔۔۔ جی ان تم سماں ہیں۔  
 (اعتماد عثمانی)

کے باوجود دکھنے والے ملکیں ہو گئے اور ہم و خطاب کی  
 سزا میں اگر الگب دنیو جزا لے۔ وفاخ کی چند چنگاریاں بھی ہوگی  
 حصہ میں بلکہ یہ تو کوئی پیاسے والا نہ ہوگا۔

وہ سمجھنے کی طرح سمجھتے تھے کہ قیامت کے زمان صرف  
 دھی سماں، اس کا سکے لگجئے اللہ اجازت رے اور اسی کی مفارش  
 ہو سکے گی۔ پہنچنے والی کا اذن ظاہر ہو جائے۔ اللہ کا اذن اس  
 بات پر ہو تو فتنے کے کوئے ای زندگی بھر اللہ کی احکام کی فرازیہ ولادی  
 کرنے میں الگا ہے اور پھر یہی احساس قائم رکھ کر حقیقی بندگی ادا  
 نہیں ہوا۔ لیکن کوئی بخوبی سے نادم ہو۔ اپنی کمزوری والی تحریکی ای  
 شخص کرنا اے۔

اور یہم؟.....

ہزار حال پر سب کی اولیٰ تو صائبہ آخرت اور خوب خدا کا  
 مخصوصی کی تعدادی فخرست مطہرین سے خارج ہو چکا۔ وہ سبے  
 کی اللہ کے بندے۔ کوہیا اس کی پہنچ تو فتنی بھی بھری تو چند ہی روز  
 تھے وہ سمجھنے والے کے جنت خواری ہوئی۔ غرور۔ دینا طبعی حوصل  
 مصیبت کاری۔ دعنی، فخریت۔ کبھی تو اوزی۔ ماں گو جبل و فخر قدر  
 دین سے لالی داہی۔۔۔ گیا۔ لے کر ہم میں کہاں ہے۔۔۔  
 پیشی کی کوئی حدیثہ نہیں تاکہ امام نہیں پہنچی۔

او، ریکارڈیم سماں ہیں۔۔۔ بکر قشیدے کے کہدم  
 سماں ہو۔۔۔

(۴)

حدائق و مسدوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 پاشنچیز دن سے پہنچ پاشنچیز دن کو فتحتے جانو۔

(۱) پاشنچیز دن سے پہنچ پاشنچیز دن کو۔

(۲) پاری سے پہنچ صحت کو۔

(۳) قافرستے پاٹھ فلکری کو۔

(۴) شفوان یعنی سے پہنچ فر صحت کو۔

(۵) نوت سے پہنچ زندگی کو۔

بھم فتحت کو جانتے ہیں مسکنگر طریقے۔

اس طریقے سے جانے سے سچے پہنچ جوانی کا جتنا مذاوٹ

سلکیں ہوں۔۔۔ جی خی تکروز دن پر علم، دنیا کا سنبھلیں دوڑ

## خطبائی مدارس

سیرت نبویؐ کو دنیا نیکیاں نہ دی جی کے وہ آنہ تھے پہنچ  
 پاک کے کوئے کوئے میں شہر و مقبول ہوئے۔ سیرت نبویؐ جسی  
 حظیم کتاب کے عظیم صفت۔ سیرۃ نبویؐ میں تو تحریر و مجد و نکتے  
 ہیں، وہ ہر خاص و عام کو تعلیم ہے، پیغمبر اس کے علم و حکم اور سیرت  
 نبویؐ سے تحریر تعلق کے پھریں اجتنبیو۔۔۔ اخواریت مکہ میں انکسر  
 کتاب پاک اس سے ملکائی ہے۔۔۔ ہر مکان ہے اور کوئی ختم ہو جاتے  
 جلد طلب فرمائی۔۔۔ قیمت نین روپے۔۔۔ قلم جاہر دے ہے۔۔۔

مکتبہ جسکی دیلوں نہ ضلع سہارا پورا جوں

پیغمبر رسول کی کمی تعلیم ہے۔ تیمت محمد ایک درجہ آنحضرت  
خاص میں خدا کی نمائاد ہے۔ تیمت بارہ دسمبر ۱۹۴۰ء  
البیکر صدیق ۱۹۴۱ء۔ تیمت بارہ آئست ۱۹۴۲ء  
شمسیہ فاطمہ زہرا ۱۹۴۳ء۔ تیمت بارہ  
حضرت مبارکہ ۱۹۴۴ء۔ تیمت آنحضرت  
اللہ پاچوں کشمکشیں کو ایک سائیہ طلب کر لئی تھیں مدد و  
رسی بھائی تیمت بارہ دسمبر دوسری دن آئی۔ کیونکہ بارہ دسمبر  
لی جائے گی۔ یہ کشمکشیں ہر سال ان کی تیمت بارہ دسمبر کا الحکم ہیں۔  
سولہ ماہ میں علی کے میں عظیاد و عمالات

### درخواست بعدست

عمرستے نایاب تھے۔ اب فید کو فخر بر جانا پڑے جسے میر تیمت  
مدد و دست کو۔ ایک دوسرے بارہ آئتے  
الحیاتِ الناجیہ ۱۹۴۵ء تکمیل، خلق، اور اس نور کے میتوں صدمہ  
(درود) سال پر ترقی رکھنی ڈائیٹ دا شہزادہ الہ بھی  
کتاب سامان ہم اردو میں قیمت تین روپیے۔

کاروانِ حجا نامہ نامہ القادری کے مطربوں کا سفر نامہ  
کے لبریز شعر و ادب بیوی بیان اور دشمنوں کا جو دہ  
تیمت بحدی خار و دیپے

اشترائیں روپس کی تحریک گاہ میں سے ظاہری  
وس کتابیں اتفاقات کی رشیں دھکایا گیا ہے کہ اشترائیں  
نظری اعتبار سے بھی ناام ہیں بلکہ ملائم ناام ہی ہے۔  
تیمت تین روپیے۔

لغات القرآن لغاتی شدید رکھ آسان زبان میں۔ جو  
رکھتے ہیں ان کے لئے ایک کتاب بڑی مدد فراہم کرنی ہے امام فاخت  
جیدیہ کے ساتھ مدد و کمالی جیسا لی اور سفید کاغذ شا لقین جلد  
فائدہ مٹھائیں۔ تیمت بحدی خار و دیپے اللہ عز وجل مذکونہ کا پہنچانیہ کا پہنچانیہ  
ملکتیہ حکمی دیوبندیہ (بلجی)

**احسن الصلاوة** ناز، دھروں کیم اور عسل کے فراہمی داشت  
سن، سخنات اور مقدمہ ایت و مکرمہ

کنہارت و نہادت سے درج کیا گیا ہے کتابہ بارہ آنحضرت مسیح امداد علی،  
شیخ الامم کی تصدیق کرد نہایت احترم ہے کتب کے خواصیں جا بجا درست ایں  
نیسے کام کی ہے کم تیمت بالائیں صفات میت تیمت تیمت مسیح

**ہندوین قانون اسلامی** احمد خواصہ صورت سرور قصر  
بابر القادری کے ایمان افراد اعظم کام کا

**فردوس** دکش دوجہ انجمن جو عدالتی قیمت بلند ہے

بلا استاد کے علی سماحت ای جلیل الحضن کتاب  
**اساریں عمری** جسے ایجع الطالبی کرائی۔ میں اس قیمت سے  
شانگی کیا ہے عوپی حرف، دکوکی دل نہیں اور عام فہم تیام کی قیمت میں  
زیادہ ناکوئی تھی جائے والی صرفی و نجکی اصلوں مانکے افسوسی میں  
بھی عد و شانپ میں دیکھی گئیں کتاب کی فرمی ہوئی افادوں کے  
پیش نظری کمکتی تھی۔ اس سو اسے فر رخت حاصل کیا ہر قیمت

پاچھر دیے (مجلد چھوڑ دیے)

**معین فارسی درود فارسی** چہت ہی کم، قیمت اور کم قیمت  
میں افقاری کامی بائی سماحت  
اور احتمول فارسی چاہئیں تو ان کا تسلیم کا  
طلاء کریں جسکی بحد اسیں داخل ہو جکنی میں اور پانچھل تباہی مٹھی شاہت  
ہو رہی میں اول دو دو دارہ ۱۲ رسم ایک روپیہ۔

کل قیمت درود پیسات آئتے ہیں  
نیز حجاز، وجہ اگری، بیان اخڑ، زلتوں اور لٹلوں کا دلش بھوپر  
**فاران کا سیرہ نبیرہ**۔ تیمت درود پیسات آئتے ہیں  
شفار العلیل، سیحت شاہ ولی اللہ کی حکمة الاراء تصنیف

"القول الجلیل سار السیل" کا مکمل اگر دو تریخہ قیمت تیر  
الحرب الاعظم۔ ہے یہ مجلد دو روپے چار آئے ہیں  
اسباب زوال امانت۔ تیمت بحد ایک روپیہ بارہ آئے۔  
سدیہ اب ذریعہ۔ علامہ اس قیمت کی مشہور کتاب تیمت ۱۰  
خیر کشی۔ تیمت بحد تین روپے آٹھ آئے۔  
حکایات حسما پڑھناں ملکوں پر مذکوحت طباعت ای بلند مدد مشکوہ قیمت تین روپے

# غزل

از محمد نیاز صاحب

بیچھا پھرہ نادھر لف کا پھیاں کام بھی  
خوگزہ ستم کو تر راس آئے گا ارام بھی  
حاف آفت زبتا آسے ندا غم بھی  
میسے بے ہاتھوں میں نآئیکا ترا جام بھی  
چل کے ہمسراہ نراد بھی دو چاہم بھی  
خود بھی پا جائے گا اسے بندھی خام بھی  
عمر رہا ہون نہ سکا ساغر کلفام بھی  
ہستہ پویا نہ ہو یعنی سنہاد ہام بھی  
کیا خیر موت کا پینا مکتب آجائے نہ  
اسے ہر سے دوست اخدا کی بھی کیا کام بھی؟

مرغ زیر کہوں نہ آؤ گا تہبہ دم بھی  
تم سرے حال پچھوڑہ نجیے اسے چارہ گروہ  
فلسفی پنج سے کھٹت پہنچ کھڑک نہ کرنا ساقی  
میں بھی خود دارہوں کچھ تکر رکرنا ساقی  
کن مراعل سے گزرتے ہیں لگرنے والے  
پختگی عشق میں آتی ہے تو کب آتی ہے  
مرگ کے بوش و خسرو پرچ کے پینے والے  
فرض بے بیکے بڑھوں لذت ہمباۓ لیں  
کیا خیر موت کا پینا مکتب آجائے نہ  
اسے ہر سے دوست اخدا کی بھی کیا کام بھی؟

# غزل — از رشید کو شرف اولیٰ

یہ کہاں گردشی ایام بھی جاتی ہے  
دھوپ پھیلی ہے مگر رات ہونی جاتی ہے  
الثاثہ محبت دیں بصیرت کا مقام  
دل کی آواز لگا ہوں میں لگھی جاتی ہے  
ایسی مرضی کا نہیں جب نہیں بلے جو آ  
دوسرے دُخ سے دیہی بات کی جاتی ہے  
دل سے یوچھا کہ سکوں کیا ہر تو آوازاتی  
یہ وہ ردلت ہے جو خود دار کو جاتی ہے  
اہل دنیا کرم آمارہ ہیں یارب فریاد  
غزت نفس فراموش ہوئی جاتی ہے

# فلک و نظر از ابوالبیان حماد

ملک یہ کہوں کہ مسا فسوبک خرم نہیں  
ابھی تو ناد سفرہ ہیں کا اعتمام نہیں  
تلنا و فلک و نسل کی شکار ہے اُمت  
زیاد پہ کام کی باشیں مل سے کام نہیں  
خواص ہیں کو نہیں دین حق سے دلپی  
جیے شکایت ہے رینی عوام نہیں  
قرین عرش بریں تیر اشیا نہ ہے  
یہ آب و گل کا گھر و ندا ترا مقام نہیں  
طلنیع صحیح سعادت کا منتظر ہوں میں  
شب حیات کا کہیں اب بھی اختنام نہیں  
مرا کلام ہے اس کے کلام کی تفسیر  
کلام پاک ہیں جس کے کوئی کلام نہیں

# مُسْكَنُ الدُّرْسِ مُسْكَنُ الْعَرَبِ مُكْثٌ

## امان جناب ملائِمُ الْعَرَبِ مُكْثٌ

کے عالم شہری بھی اس فن میں حل سب مرائب پڑا اور کوئی اور تحریر نہ سمجھتے ہیں۔ فرقِ بعض انسانیت کے بڑوں کا ذکر خیر کو بھی بھی دوسرا سر بڑوں کی زبان پر آگئی انباتات کی زینت بن جاتا ہے اور بھی بڑوں کے کارنامے پر ہر لفظ محاصل بھیں کریاتے۔

دوڑوں کے بندوں میں ظاہر ہوتا ہے اور بھی بڑوں کی بڑوں کی بڑوں میں۔ لیکن اس میں قصور بھی بڑوں کا نہیں بلکہ موافق اور اس کا نہیں۔ جذبے اور طلاق اور ذوق و شوق اور نیت اپنے نہیں تو دوڑوں میں جو بیکاریت پا تیس میں مچے اور اگر اتفاق سے قیامت کے دن اللہ میان نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جو لوگ دنیا میں پیسہ کرتے کھوال مکھیتے اور حبیب گرم کرنے کی جدوجہد میں جتنے کے اور ذوق و شوق میں داخن کرنے چلے جاؤ تو کوئی لیجھیے کہ آجھانی میں کھوئی جنت میں دوڑوں سے گرد کر دوڑوں پر پہنچیں اور سال رو سال اور گورنر پاکستان اور آجھانی شکر شکلا جیتے ہوں اسی احتیاط سے گورنر پاکستان اور آجھانی شکر شکلا جیتے ہوں اسی کے دو شہزادیں لاتسا دھپر اسی اور لکڑ اور ہمرا اقسام کے چھوٹے لوگ بھی راحصل جنت کی مانیں گے بلکہ مع جو چھوٹے تو ہم اولی ملا لوگ بھی بفضلہ تعالیٰ شاید چھپے نہیں کہ کوئی اس فن میں کہنے بھی خاصی جو دھمکا اور یا احتت کی بیسے یہ اور بات ہے کہ ہمارے طریقے اور اصول فنا ہری لحاظ سے چپر اسیوں اور دن بردن دشیرہ سے بالکل جدا نہ آتے ہوں لیں وہ حلوق اور چھپے جو جھادی سیل المیسر پا جھاتا ہے کم میں بھی کسی سے کم نہیں ہے اور اسچ بھی ہم ایسے ذری درست ماہرین فن اپنے اندر بھی جھپٹے ہوں کی تھواہ کو تلاش کرو دی پے نا ہو۔ بے شکن خرچ دوسروں پر

تاریخِ لوشت <sup>۱۷</sup> میں ہے۔ بھگوان کرے

تدھیس پر دلیش کے آجھانی دزیر اعلیٰ مشرودی شکر شکلا کی روح کو دوسرے دنیا میں حاجی غلام محمد مرحوم گورنر جنرل پاکستان کی روح سے ملاقات کا موس قبور است رائے کہ جاتا ہے کہ

”ان کی ہوتے کے بعد پر جلا کر ان کا ایک کروڑ روپیہ بیکھوں میں بھی ہے۔“

الحمد للہ تعالیٰ ذالک۔ پاکستان سے بعض شریروں کی طنز کہ بھارت سیچارہ ہمارے نکل کے وزیر والہ اور گورنر وغیرہ کا مقابلہ کرے گا۔ ہمارا ہر دزیر انتباہ ایسا سیاست داں ہے کہ کم سے کم پاشن لاکھ روپیے سالانہ کے اوسط سے پیکن بلنس ٹھنڈا ہے اور ہمارے حاجی گورنر جنرل پر فلام گورنر اللہ علیہ کا مقابلہ کوئی کیا کرے گا کہ تمہور میں سے دنوں میں لاکھوں سے گرد کر دوڑوں پر پہنچیں اور سال رو سال اور یہ رہئے تو شاید نظام جید را با د کہم زلف بخاتے۔

ابوالشور کی دیا کے آجھانی شکر شکلا کے بیکن بیلس نے ہم بھارتیوں کو بھی سینے پھلا کیا اور فٹکے کر دن اکٹا کر پیس پڑ کر نہ کاہو قرآن کریم کر دیا ہے کہ اسے طنز کرنا اور منہ بیٹھاں کر بات کر دھماں سے بہار کی کر دلپی کے وزیر ہو گردے ہیں۔ اور کیا تھا کہ اس بھی کی کر دلپی و وزیر ہو گردے ہوں۔ اگل بات ہے جس طرح بزرگ دن بردن دشیرہ سے بالکل جدا نہ آتے ہوں لیں وہ حلوق اور چھپے جو جھادی سیل المیسر پا جھاتا ہے بیسے ہوں۔ اسی طرح یہ حضرات بھی کسر نصی

کے مارے اپنی بڑائی کو چھپا ہے بیسے ہوں۔ بھر جان میں اسی طرز کے کم لکھنے کے فن میں صرف ہر نے ہی وہ طاقت نہیں ہیں بلکہ ہند پاک دلوں مجھے

پہلے اس پر آئے گا؟ تصور یہ کیا ہے اور اس بھرنے کے عوام تمہارا کام ہے تھا کہ حضرت اسماعیل شہید کی طرح طرسے لٹکتے اور لوگوں کی پستتے کہ قبروں پر میلے لگاتا اور اصحابِ یہود سے غیر قاتم احتیاط دکھنا۔ ایک ایسا بھلک مرد ہے کہ توحید اور ایمان کی جڑوں کو کھو کھلا کر کے شرک و محیت کے سچے عجیب دلوں کی زمین میں لوٹا ہے اور ان بیجوں سے لکھے دل کے درخت کر دے اور ذہن کو جھوٹ پھول کے سوا کچھ نہیں نکلن۔

لوگ تمہیں بر احلاکتے، سانتے۔ دستکاریت، غالفت کرتے۔ یہی سنت ہے۔ ہمارے خدو گھبی لوگوں نے بہت سلیمانی تھا۔ ہر درس کے صلیبین ستائے جاتے رہے ہیں۔ لیکن سچے مصلحوں اور حق پرستوں کی بہت سنتائے جانے پر اور مجھی ہیں دوڑ ختم کھاتے ہیں اور دعوت حق دیکھے ہیں۔ بخوبی کاران کی عزیمت بگلاتی ہے اور کسی نہ کسی حد تک گمراہیوں کے بادل چیخت جاتے ہیں۔

گرتم اپنے گوشہ ہافیت میں لہن میٹھے رہے اور شیطان آزادی سے اپنی ہام جلا کارا۔ تم نے کافی پر چند مقدس قدرے اور چند آیات و احادیث لکھ کر کوئی نہ کہم اپنے فرضی علیخ سے بکلوش ہو گئے اور جاہل دکم، حسم، حکم گراہ رہنماوں کے پیغمبر شرک و طعنان کی داریوں میں شپتے رہے۔

اسے بزرگوں اس بھگتی کے آنسو بیانے اور پیغمبر خدا کا اور کمیں نکالتے سے کیافت نہ ہے؟ تصور یہ کیا تو بعض ایک جملہ اور اس درخت کا ہو جنمہاری عالیت کو شی اور بے حسی کے تجھیں پہنچا پھوٹا رہا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ کڑوں سے اور ذہر سے بھل اُن اہم شرکا نہ عقائد کی صورت میں ہو جو من جیسیں قبروں سے عقیدت مندی کے خلف طور طبقی میں ایسا صاحبی دیکھ سکتا ہے اور جعلیں میں۔

۱۲۰ تسلیم ..... ۱۲۰ تسلیم ..... ۱۲۰ تسلیم .....  
حضرت یکورا زم کی شان میں کہا گستاخی کردی ہے تو اس لوگ پیغمبر سے ہیں کہ لینا پڑتا وغیرہ۔ وغیرہ۔  
لیکن ملا پہلے بھی یہی کہتا تھا اور اس بھگتی کیا ہے کہ

اہوا کرتے ہیں، یا تجوہ امر فضیل یا پیسوئے لیکن حفظ سرمایہ کے سے گرچکا ہے اور ہر آنے والا دن اس میں صحت یہ اضافہ کرنا ضرور ہے۔

تو اسے وزیر دن اور گورنر دن کے خوفناک یہیں ملیٹنگ و اوپل کرنے والوں، ذرا سانداری سے اپنے دل تول کے دیکھنا کیا پیچھے نہیں اس کالم ہے کہ یہ لوگوں کے شوقی نہ کشکش ازلف اور امنیت کا خون بوجاہار ہے یا اس کی حضرت یہی کہا ہے ہم تو لاکھ جتنی کر کے سود و سویا ہزار دس ہزار لکھتے ہیں اور یہ قائم پیک جھپکاتے لاکھوں میں اڑتے ہیں۔ کاش یہیں بھی موحق ہیں!

۱۲۱ تسلیم ..... ۱۲۱ تسلیم ..... ۱۲۱ تسلیم ..... ۱۲۱ تسلیم .....

۱۲۲ تسلیم۔ ایک خبر ہے۔

۱۲۲ تسلیم کے ایک بزرگ تاج الدن بایکا عروض ۱۹ اگست سے ۱۲۲ تسلیم پیغمبر خدا جسیں ۲۵۔ ۲۶ ہزار لوگوں میں فرشتگان۔ اس عروض میں دیواری خلافات ہوئیں جو عام طور پر عروض میں ہوتی رہتی ہیں۔ مگرچہ لوگوں نے ایک تھی جدت کا مقابلہ ہوا ہے۔ انہوں نے تاج الدن نامیک تصوری پیغمبر ایں خود صڑادھر فرودخت ہو رہی ہیں۔ دیبات کے حزاد پرستوں نے ان تصوری دن کو بڑی عقیدت کھانا تھیں۔ خیریا۔ (الجیوهہ بر تسلیم)

۱۲۳ تسلیم اپنے کو دھراتی ہے، دلت کو تی بہود و نعمادی نے بھی بھی کیا تھا کہ اپنے مالیوں کی قبروں پر میلے نکلتے اور رفتہ رفتہ ان کی تصوری دن اور جتنوں کو پہنچنے لگے۔

بعض اللہ والوں کو یہ بھرپور مکر بہت دکھ بواہے اور قریب ہے کہ ان کے نہ سے آہ کھل جائے، لیکن ناچیز طلاق کو ان اللہ والوں کی فرورت سے نیادہ مخصوصیت پر دکھ بولتا ہے اور قریبی کو مارے صدمے کے شر پڑا ہے۔

مشن کی تیج جگردار ازالی کس نے عقل کے پانچیں خالی ہونا آکساتی اسے غلک رسیدہ اللہ والوں بھروسی بولی جائے گی تو آخری کے سوا ایک لکھا اور نیم لکھا تو کڑوی بھروسیوں کے حادہ کو نا

فضل ہے۔

رہا سیکو رازم کے لغوی معنی اور تعریف کا معاملہ فوسن بکھو کر تمہاری اور کاندھی عجائب کی کتب اللغات بالکل الگ الگ ہیں، تم کا قدر پر لکھے ہوئے قانون کی کچھ بھی تیزیوں کو مجھ دری ہے جو اس اقتدار پر ٹھیک ہے کہ اس سے کاموں سے

بڑے ہو جائے گا۔

اور جاںکھ غریبوں ناموں کا تعلق ہے جو کیوں رازم سے  
بھی ریا رہ دلکش اور عوام فریب نام اور بہت موجود ہیں۔ شما مدد ہو بالا رازم۔ نیکس رازم، تیریا کار برازم، ان ناموں پر جھوٹت  
آزادی کے فعل سے کافی قابوئی پاہندی بھی ہیں ہے اور  
ان کا ہے فائدہ بھی ذمہ دست ہے کہ ہندوپاک کے کروڑوں مسلم  
بیٹیں حضرات تھیں دعائیں دیا کریں گے جن کے اثر سے تمہارا  
ہا صہیتیز ہو جائے گا۔

.....  
.....  
.....  
.....  
.....

**ہمارے بستر:** ستری راج گوپا آج اب یہ نہ زبان کے  
ستبل پر پانی ایک فارمولائیٹ فرمایا ہے۔ نہایت خوبصورت  
حسین محسین۔ نائزین۔

چند جملے طاہر ہوں:-

”ریاستوں میں ہزار بھائی کا دھی اس کی  
سر کاری زبان ہو۔“  
ماشاء اللہ۔ جزاک اللہ۔

”جو ملائے ہندوی سے نا اشتہاریں ان پر پہنچی کوئی بھی  
زمون سجا جائے۔“  
واہ واہ۔ خوب۔

وکی زبان کو سرکاری تقریب دکر دوسری پر تھوڑتا اور  
دوسری زبان کی پوزیشن گرانا بھی فیض جوڑی ہے۔  
زندہ باش۔ مبارک۔

”بے بات اتفاق سے بھدے ہے کہ ایک زبان کو برقرار  
کیا جائے اور اقلیتوں کی زبان کو فرد ترکھا جائے۔  
کیا کئی ہب اپنیں ہے۔“

بس بات ختم۔ مشاہرہ ہوا۔ شطرنجیں نہیں آسمان کے قلبے  
میں۔ داد دی بھی۔ اللہ اللہ خیر بحلا۔

بادشاہوں ایک خوبصورت ناموں سے کچھ لینا ہے اسی دستور کا نام چاہیے سیکو رازم نہیں آسمان ایم اور  
بھیگو ایم ایم رکھلو، ہم تو صرف یہ بچنا اور بیکھا چاہتے ہیں کہ  
کہ تمہارا دستور مل کی دنیا میں کسے کیا دینا ہے اور کس کے ساتھ  
کیا سلوک کرتا ہے۔

مقدوس کر کیں نہیں سے تو کچھ کہنا بیکار ہے کہ جھوٹے  
لوگوں کی بات پر اتفاقات کرنے سے ان کی نویں یو جاتی ہے  
— میں ان شہزادوں سے پوچھتا ہوں کہ جنہوں نے حکومت  
کے شاہزادے کی میں، اپنے سینہ میں کاٹا ہوئے ہیں — تم  
سعادت مند کھا کرستے تھے کہ سیکو رازم فریضتوں کے کاروباری  
آسمان سے اڑ کر ایسا ہے اور اس کی صب سے بڑی خوبی ہے کہ  
اس کے زیر سایہ نام نداہب کو کیساں موافق حاصل رہتے ہیں  
اور خود حکومت کسی نہ بھب کی رفتی پر ایک بھرپوری اور طرفداری نہیں  
کرتی — لیکن کیا اس بھی تمہی بھی کوئی کہا رہے یہاں عمدہ  
سیکو رازم کی یہ خوبی بعفظی تلقائی مدد ہو دے ۔

دیسیوں حفاظتی میں سے صرف ایک دفتر سامنے  
رکھتا ہوں۔ حال ہی میں وزارت تعلیم — یعنی امام الہند مولانا  
ازاد کے عکلے کے دری مسٹر شریعتیانی نے کہا کہ حکومت نے جاتا ہو کی  
ڈھانی تہرا ر سالہ تقریب پر ایک کروڑ تین لاکھ تریڑھہ ہزار  
روپیہ خسرو شمع کیا ہے۔

کہو یہ تقریب نہایت بھی بسا سیاسی و ملکی ہے کہو یہ رقیبی  
خواہی کے خزانے سے عوام ہی کی سیکو رازم حکومت نے خرچ کی  
ہے یا فرشتے اسے سیکو رازم کے ساتھ آسمان سے لائے تھے؟  
اسے شہزاد و شکایت حکومت کی نہیں ہے تمہاری ہے  
حکومت کے پاس تو سو ایلوں کی ایک دلیل طاقت — موجود  
ہے جس کے سہارے وہ کچھ بھی کرے ہے زبردی صدی حق ہے  
لیکن تم چوڑی چوڑی کا زور پہ تباہت کرنے پر صرف کہتے رہتے  
ہو کہ فریدواری اور جانشید اوری بعض بعض عوام میں پائی جاتی ہو  
حکومت مقدوس سیکو رازم کا دامن بالکل پیار ہے تو اس ضمید  
جوہت سے باذ ہو۔ ذات کی سیاسی اکلیف رہ ہیں لیکن اس  
ٹکیف کا احساس مٹا جائے کے لئے ذات کو دن کہنا تو ٹلاہی اجتنبا

”اسے بزرگوں میں جمہوریت کا بھی دس سال فرشتوں سے  
بڑھ کر دنیا میں حاضر ہوا ہوں۔“ پے گلریچے۔  
یہ ایک میراذ اتنی واقعہ ہے ضروری نہیں کہ ہر شخص اس پر  
امتناع کرے۔ لیکن میں دنیوں بجا وے کی خدمت میں بندیک  
اعسریں کروں چاکہ:—

"اے دیوتاؤں جیسی بھی اور پاکیزہ ہاتھیں کرنے والے محترم رہنما! اب اصل ضرورت برائیوں اور خرابیوں کو واضح کرتے کی تھیں بلکہ یہ بتائے کی ہے کہ اکابر من الشہر برائیاں اور خرابیاں دو رک्षے ہوں؟ ان کا علاج کیا ہو؟ ان کی جگہ خوبیاں اور اچھائیاں کیے لائیں؟ مخفف انتقید ٹکلے ایک قابل تعریف چیز ہے اور کوئی ٹکلہ بھیں کہ آپ جیسے انسانوں سے اسی کی تو قسم بھی ہے۔ مگر آج کے انسان کا اصل مرض یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے افعال و اعمال کی برائیوں اور خرابیوں سے بے خبر ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ علم و خبر کے باوجود برائیوں کے ترک پر آنادہ نہیں ہے، کوئی اگر والٹی اصلاح کا طالب نہ ملتی ہو تو اسے امراض کی نشانی ہی کے ساتھ ساتھ ان کا علاج بھی پیش کرنا چاہیئے اور نہ صرف پیش کرنا چاہیئے بلکہ علم و عمل کی ساری نوانسائیاں اس علاج کو روپیسل لائے میں لگاری چاہیں"

او سنتا ہے۔  
ایکی حال تین بیوی گورنمنٹ کی ایک سب کمیٹی نے  
بیوی اسکلی کوئتے سرے۔ سے چالنے کا پردہ مگر آج تو یونیکلہ جس پر  
اعظی لکھ دیتے عرف ہو گا۔ اس کی اور تفصیلات تو جوں کوہیں  
پے کوہیاں صرف اتنا ذکر کرتا ہے کہ مجلس قانون ساز کی  
بیانی منزدیں جس میں دو تاؤں کے بیچے بھی نصوب کی جائیں گے  
یہ بیوی تادہ جوں سے جو ہندو صرم میں قانون، انصاف اور امن  
او خشماں کے اوتار رکھنے خواستے ہیں۔

اس پر بعض ضرورت سے تراویہ نیک دل صفا فتوح اعظم  
پی کر یہ کیسا سبکو لازم ہے۔ یہ کسی سندھی غیر مانند ایک

اب کوئی چاہے کہ اشعاں کا مصدقہ تجھن میں عمل کی حقیقی دسیا  
تھیں تلاش کرے تو وہ بیوی تو فرمی بوسکن ہے۔ آتے ہیں ایسٹلڈ  
گوگ افسوس ہیں۔ جمہورت و احاف کی موصلادھاریار شسیں  
فارمودوں لفڑیوں اور سیا خون کی شکن ہیں زبان، پھر نہ بہب  
دھیسہ کی بھیتیوں پر بر سائی طے جاستے ہیں۔ کون پر بھچ کر  
اے آسمان ہیں ائسے دلوں کبھی زین پر اندر کمر بھی دیکھا ہے کہ  
نکھاری خوبصورت ہاتوں اور حلقائی دراقدھات کے دریمان کیا  
نسبت۔ کیا توازن۔ کیا ہم اٹنگی ہے۔ جو پہچے گا مار کھائے گا

**۱۴۔ تمسیحیت:** - بھارت کے مشہور بزرگ آنحضرتی

وہ میز بامعاواد سے نئے فرمایا ہے:-

”اُنم جمہوریت کی بائیں سستے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ طاقت اور مدد و داری اور ہر کے چند افراد کے ہاتھے جس سمجھ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور پر کے ایکدیا داد دیوں کی شخصی ہیں کہ وہوں اشخاص کی تذبذب گیوں ہیں۔“

صرف اپر کے پانچ ہاچوا شخص کے ہاتھ میں  
ہیش دستی اور طاقت ہوتی ہے۔ ہائی کمیٹ ہوگ  
ہاں میں ہاں ملائیں و ملے ہوتے ہیں، ملک کے  
حقیقی مالک دوڑھیں گمراہ ان باتوں تباہی  
ہوتے ہیں جو گوہیں کرتی ہیں۔

یہ سید گیلی اکیس و نیو یا بھاوسے جیسے بڑے آدمی کی زبان پر  
اکر چاہے کسی بھی قابلِ عجیب اور اعلیٰ ان کی ہوں لیکن حقیقت  
یہ ہے کہ یہاں سے خود زیرِ کسی اہم اکتشاف کا درجہ دلچسپی میں رکھا  
علم کی طرح زہامت اور فکری بصیرت کا تھامج ہے .....  
..... پلک چاٹک ٹھیک یا دے پریدا ہوتے ہی  
جواہار لال میٹھرا کان سیں دی گئی اسی کے ساتھ ادا ان دینے ملے  
برگ لائفز اسی سے بڑی شفقت سے فریا یا حاکر :-

جنہاں جمہوریت سے ڈو اشیاء رہنے،  
میں بوجہ دامت نہ کرنے کے بر جستہ حواب زد سے سکھنا  
گوتا ماضی وہی نہ ازیں کہدا تھا۔

ایجھی طرح مجھے جائیں گے آس روز روز کے قلم اور خوشیتے سے  
چھوٹ جاؤ گے کہ حکومت نے کر دیا اور وہ کر دیا، عتم دوڑ  
ہو جائے تو آدمی کی صلاحیتیں خوب نام کرتی ہیں، ڈسٹرکٹ کا گورنر  
کے لئے دوست مانگنا یاد ہو پر فلی، بیکار دوستگر کرنے والوں  
اور والیوں کو تصریحی حقوق لکھا کرنا۔ ویسے جا یو تو پہنچنے سکر  
خود کشی بھی کر سکتے ہو۔ اور خود کشی کا مودود ہو تو کسی مزاو شریف  
پر دھو نیسا نے میں بھی کوئی مخفاق نہیں۔ یہ مقدمہ کام ایسا  
ہے کہ اس کا فاعل علم رو جہاں سے ہے نیاز ہو جاتا ہے۔

**۱۵۔ ششسری:** بیلی کریم بھی ادھری قسم کے لوگ  
حضرت احمد رفانا ناصاحب برلنی کے تصدیق ہیں، بھارت کا  
دریشنہ کہتے ہیں۔ کیا خیر ہے کہ ایک سماں صاحب نے  
پچھلے سال ایک مندرجہ ذیل تحریر ہیں ہزار، بیان کیا تھا اور  
اس کا سنگ بنیا درکھاگی کو میں سماں صاحب نے لیا ہوا سو  
روپے بلور ہدایت مسٹر اور دیے۔ پھر جو شعفیت و مسٹر  
کی پیاس پھر بھی بڑی تو مورثی نصب کرنے کے لئے اعلیٰ ہمار  
کی قلم اور دی۔ احمد و خدا

بات اگر ہیں تک رہ جاتی تو ما کو کوئی خاص بھی نہیں  
ھی۔ بیلی شریعت تھوڑا مولود نام اور قلۃ القلے یا امراض  
قور سے شرک و بن پرستی کے خمیاں اور دوسيانی رشتے اتنے  
زیادہ اور اس تقدیر مسروض ہیں کہ انہیں کوئی بھی ہمچنان کے  
ذکر و بیان سے بھی لیکا ہو، ہوتا ہے میں کسی  
کام اسٹریڈ و مفتریڈ سے بے جو علمائے حکماء و اماموں کا  
اور ترجیح ان الجیعند نے اس پر فرمایا ہے:-

"ہم اس خبر سے یہ دکھنا ہے کہ ۳۴ کر دی کہا دی

ہیں، لیکن اولادی کی خلاف قائم کرنے کی تو بھی بھی

صرف سماں ہی کو معاصل ہوتی ہے سیاستی.....

و سیمع الظیری اور یہ روا اور کی سونے

سماں کے اپنے کو کہاں تھرا سکتی ہے۔ پھر بھی سماں

لکھنے ہیں، وہ دوسرے کے زیر ہے تھوڑے بھی صعب پکھے

ہیں۔ اگر ایک بھائی کا حصہ رہیاں کے کھل دیا جائے

کاش، اس کے نیک دل صحتی خود فریب سے نکلا جو قوت  
پسندی کا طریق اختیار فرمائیں تو اس طرح کے اعزاز مباریا  
کر سکتے کی ضرورت پیش نہ آئے، یہ اوندو سے سیدھے اعزاز مباریا  
در مصلحت اس سچے پیدا ہوئے ہیں کہ لوگ کہوں ہیں ملکیکار اور  
یکجا ایسی طرف سے حاشیہ اکاری کر کے سیکولر ایام کی تہذیب حسین  
اوہ دل قریب تحریف کر سکتے گئے ہیں، پھر کرنے کرنے سے وہی  
تو بھول جاتے ہیں کہ یہ تحریف ہیں کہاں سے مسلمان ہوئی اور  
اسیں طبعاً راز خالیوں اور تناؤں کا مفسدہ کرتا ہے، اس ایں  
تو پچھا ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ تحریف بذریعہ وحی ہے پاڑل  
ہوئی تھی اور اس کی مدد ایسی ہی قسم سے ہے جیسے سورج کا  
روشن ہونا، اس کے بعد جب حقائق دو اتفاقات سے مابقی ہے تا  
ہے اور دیکھنے ہیں کہ سیکولر مستو کو جلاتے والے کہتے ہیں ایسے  
انعام کرنے سے پہلے جانتے ہیں وہ مذکورہ حسین و محبیل تحریف کے  
یا انکل خلاف ہیں تو پہنچنے ہیں کہ یہ کیسے سیکولر ایام ہے؟

کاش، یہ خود کرنے کے سیکولر ایام آسمانی قانون ہیں ہے  
جس میں روزہ بدل کا حق کی کوئی ہے۔ وہ المسالوں کا انتراع  
کیا ہو اسکو رسمیاً سماحت ہے اور اقتدار کی مدد و مل پر قابض  
گروہ اپنے فعل و عمل سے یہ بھی تحریر اس کی کرتا جائے گا اور یہ حقیقی  
اور وجوہِ اسلام یہو گی، حقیقی کا اگر وہ عالم کی عدالت کے لحاظ میں کھلا کر کے رکھا  
کے بجائے جھاپٹ ایام اخنثی کرے۔ جس بھی کسی کو جنابِ کام مرد  
نہ ہو گا، بلکہ وہ قادری کا تقاضا نہ ہو گا کہ جھاپٹ ایام کی کوئی سیکولر ایام  
تیزیم کر لے جائے۔

جاواہیر سے خود فریب دوستو پاہنے کی ایک ایک  
بیالی چڑھا کر جاؤ ॥ اپنے ملک میں اکثریت کے لحاظ ازیز یا وجوہ  
تہذیب اور طرزِ سنکر کی حکومت اگر ہیں پسند نہیں ہے تو اس کا  
خروج یہ نہیں ہے کہ خوش بھیں میں جتنا رہے جاؤ۔ حقیقی  
انکھیں بند کر لینے سے معدوم نہیں ہو جائے، مخوب ایسی طرح  
کہھ کو اس ملک میں سیکولر ایام کے لحاظ نہیں کہ حکومت نہ کر  
سکے مسلمانوں نے اعلیٰ عینہ حاصلہ اور یہی بلکہ مخفی ہیں، ملکی حکومت  
جس حد تک چاہے جس طرح جائے کسی بھی مذہب کی کھلمنگی  
سرورِ حقیقی دامتدار کر سکتی ہے۔ جسمیہ حقیقی تہذیب سے باہمیوں میں

پڑھنے کو لیجی۔ لیکن دو سو گز دن خالم تے ہتھا کر کہ ٹلکا ایک جاسوس اسے الا کرے گیا ہے کیونکہ ٹلک کو بھی بہت بڑھائے وائے تعریفی الفاظ کی شدید ضرورت ہے اسی نتھیں ملکا تان یا انگرچہ خالی آیا استئنے بڑے قومی و اسلامی وجوہ مردی یہاں پر باتھا اعتمانی سے بہتر ہے تو گاہک اپنا ہی سرہست لوں، چنانچہ پیش اور اتنا پیش اگر نہ کوہ کتاب کے جو دس بیس الفاظ حافظیں جمع تھے وہ بھی ڈم توڑ گئے۔ جیسا کہ ایک مداد میں ٹلک کے خلاف رجھوئی دائر کیا جس میں ہے تو ٹلک صاحب کی سفاکی نظم پر بریست اور سلسلہ کی کارونا، دیبا۔ پھر عرض کیا کہ اسے ظالموں الگم میری کتاب مجھے واپس نہیں دے سکتے تو کم سے کم وہ المقاوم اس میں سے انقل کر کے مجھے دیدو ہو دیں اکبری قبول کرتے والوں کی تعریف میں اس میں درج ہیں، کیونکہ میکٹ لک میں تقریب ایک ایسا اظیح قومی و وجودوری دوستہ والا ہے جو بیرون سے ہم مذہب خدا و میت میں مندوں کو چندہ دیا کریں گے اور عالمائے دین کو ان کی ہمت افزائی میں نہایت شاندار الفاظ کی ضرورت پڑتے ہیں تاکہ وہ روازادی کی راہ مستقیم پر اور تیز روزیں اور جنبدے سے فر جھکر سی جسمی پوچھا پائیں یعنی کسے اور عبد الرحمن قبھم کے لوگ نہ ان اور بیجن وغیرہ تخلص رکھا کریں۔

دوسرے کی چند ایسی ابتدائی سطریں پڑھکر ظالمیع نے اسے پھاڑ پھینکا اور سخت غصہ میں چیخا کہ یہ کون ہر دو دے سکتے اے؟

میرا دیکھیں ہو نہایت، ہی اونکا پچھا نہ اپا پوچھ بیٹھا  
کیا بات ہے مائی لارڈ؟

تجھے میرا پھونس مادتے ہو کے کہا۔

”باستا!..... یہ بکت پوچھنے ٹلکی ہے رسم زمان، فخر دو دل، اخدا نے سیاست، مخفی اتفاق فیروزہ کو ظالم دسفاک کہے وہ گوئی سے کم کس سنتا کا سخن ہے؟ اسی کو نہیں تھیں بھی گولی باری جائے گی!“

میری تلاش شروع ہوئی اصل قصر تھا کہ مضمون دعویٰ داخل کرنے وقت مجھے بھیج کے جیلاں کا علم نہیں تھا، پہنچیں

تھم سمجھے ہیں کہ بڑی کے اس دا قدر کو قدر کی لگا ہے دیکھا جائے گا۔ (المحمدۃ علیہ) وقت سرہست دو بھف کا یہ اور صحیح انتہی ہی پھر سے بخوبی اشتملہ چودہ طبق روش بوجہائیں گے۔

غور طلب یہ ہے کہ اگر مسلمان صاحب مذکور کا یہ کارنامہ سیرشی اور سچی النظری اور داداری پیشہ بنند و برخدا الفاظ سے فواز سے جانسے کے قابل ہے تو اس وقت جہاں سے ہمارے لئے ملکے بلند جھوہری و قومی جذبات کا انجام کن لقطوں میں کریں گے جب یہ مسلمان صاحب ہے اور کوئی مسلمان مارے سیرشی کے ہو تو قرآن کے سلطنتیں گھن کا کے سمجھے ہیں اگر جانے گا میا باقا مدد طور پر اعلان کرے گا کہ میں آج سے اپنا تخلص موتیں داس رکھتا ہوں اور شماز بھر کے بعد روز ایک محمدشہ مورثی کے آگے سیسیں نواویں گا۔

شاپرد کیسے نہیں آپ؟ - دیکھے سیرا مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان کا مندر کی تعمیر اور ہو تو قم کے نسبت میں تینیں پڑاں پہ سو روپے دنیا ہمارے نزدیک سیرشی و سچی النظری اور روازادی کا بہترین مظہر ہو سکتا ہے تو غالباً ہر ہے کہ ایک قدم پڑکر اگر بھی مسلمان ہو تو قم کی پوچھا شروع کر دے اور جسے یا کلی طور پر صن میں جمعارتی ہو جائے تو اسے چندہ دینے سے بھی کہیں زیادہ سیرشی و سچی النظری اور روازادی کا ثبوت پوچھا جس آخر اس کی تعریف و تعارف میں ملائے کلام اور کتنے الفاظ لایں گے، جب کہ صارے شاندار لقطیں ہیں مندرج کر دئے۔

راجح الوقت لغات میں تو قدر وہی کو مزید الفاظ سطحی نہیں۔ مال دو اکبری میں شاپرد یعنی یا ملا دوپیا اسے کے ہاموں زاد مالے نے ایکسا زبردست قومی وجوہری لعنت کیوں تھی۔ - ”جنتات اللغات عرف اکبر لغات“ - اس میں اس الفضل نے رین اکبری قبول کرنے والے مجاہدوں کے نیچے نہیں شاندار تعریفی الفاظ میں سمجھے ہیں۔ یہ سے تظیر کتاب ہوئے مصلحتے کمال پاشانے صرف ایک دن کے

کم سمجھ پوچھیں گے یہ کیسے "تیفیش خلاب مسلمان" کے لفاظ کہاں ہیں؟

ٹائسر من کرے گا کہ تا دنواں اگر ورنے محنہ ہندو ہجھی طرف ہوتا تو یہ کہنے کا کیا لگت تھا کہ — "اگر مورتی کا قصر درمیان سے کالا ریا جائے" — دو اور دو چار کی طرح والٹھے ہے کہ جن ہندو دوستوں کی بنیاد پر مسلمان کا مندر کی تعمیر ہر چندہ دینا قابلِ حصر ہو گا وہ خصوصیت سے مورتی کے نصب میں نہایت ہزار مزید پاکر تو اور بھی زیادہ "قدرشناس" ہو جائیں گے، اسے "مورتی کا قصر درمیان سے کالا ریا" چھپنی دار دیا۔

ہاں ورنے محنہ مسلمانوں کی طرف ہوتے ہوئے ہندو کا حصہ درمیان سے نکان بصرتے ازاد املاحت دلوں ضروری بھاکر مسلمان طرح طرح کے شرک و طغیان سے توش ہونے کے باوجود ابھی تک پھر دلوں کے بتوں سے مافوس نہیں ہوئے ہیں اور "مورتی مکا استنادر ذیلی گا تو بدک جائیں گے۔

ادبی لمحے "ہندوستان ناہمڑتے کھا۔"

"ایک مسلمان کی طرف سے بری ہی مندرجہ کا تعبیر ملکیں کوئی نازدیک اور بھی شال نہیں بلکہ مصیہ پر ایک مسلمان نے مندرجہ تعمیر میں حصہ یا ہے۔ ماجہ بجن کاتام افادا ہوئے اخونے تھوڑے میں اپنے فارم کی ریعنی پر دوچھوئے مندرجہ اعداد سیٹل دیوبی کے نام سے تحریر کیے۔ اس کے علاوہ اسی شخص نے ۲۳ تعمیر کا اپنے فارم کے ریاست ہائیوں فود دلوں تک رامائیں کا پانچھ کرایا۔"

اس سبب بھی الجیت (۱۷ ستمبر ۱۹۵۶ء) نے دہلی بیرونی و پنجابی اور دو اداری کے لفاظ فتح کیے ہیں، میرا خاں ہے اس شخص کو تجھکر لکالی کر بارپہنائے چاہیں جوہ شمس کہہ ہوا ہے۔

خرد کاتام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد  
جو چاہے آپ کا حسن کر شناسا کر

گویا عملاء کی آنکی تکشیں دوچار غیر ملکی مسلمانوں کو چھوڑ کر باتی سارے بھارتی مسلمان تنگ نظر غیرہ دو ادارے اور

کی تاریخ سے ایکسا ہی روزہ پہلے کسی نے مجھے بتا کہ یہ صحیح تھا جو بال پھر دل کے پتلکا مردی ہے۔ دل دھک سے ہو گیا، یا شاید دھڑکنا بہنچو گیا کیونکہ بقول اس طوفا ایک ہی پیغمبر ہوا دری بھی کہہ لائی جا سکتی ہے اور سفا کی بھی۔ ایک ہی جھڑپا کاتام رواداری بھی ہو سکتا ہے اور زر دلی وسیلے غیرتی بھی۔ جبکہ جو ہشد کا مردھیرا تو بعیناً ہشد کی ساری سفا کاں اس ادھم کوششیاں اسکی انظریں شجاعت دیواریں ضروری وغیرہ وغیرہ ہوں گی۔ اور جائے مکاب دا بیس لائے کے وہ دوقولہ سیسہ میری تکمیری میں داعلی کردا ہے گا۔

بس یہ سوچیے ہی سپر پر رکھ کر بیٹھا ہو جوستے ہائیں لے کر ایسا بھاگ کر دیو بہنڈ ہی اگر دم لی۔ سنا ہے میٹکوں کیں کوئی مظلوم ہیں پھاشیجہدی ہی اور اس کی ہونے والی جوی نے دھوئی دار کیا ہے کہ مجھے شاری سے پہلے ہی یہو کہیجئے کاف فون کو کہی حق تھا۔

تو "جنات المثناۃ" تو اس طرح باختہ اسکے ہلک گئی اور دس بیس لفظ اس میں سے یاد کیئتے تھے وہ خود کر دہاڑا علاجی نیت یعنی الشد کو پیارے ہو گئے۔ اب فیضی و ابوالفضل کا کوئی پوتا نہ اسی طلاق دیپیارے کا کوئی ساتے زادا محوال ہی نہیں بنت تصنیف کرے تو جہوری دہر کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔

لعل کردہ تبصرہ کے یہ آخری لفاظ اسے  
\* اگر ایک مورتی کا حصہ درمیان سے نکال دیا  
جائے تو تم لکھتے ہیں کہ بریلی کے اس واقعہ کو قدر کی  
لگاہوں سے دیکھا جائے گا۔

اُن پر کم سمجھوں کو اس دیگر کے بیس رکھیں کہ اس تھوڑی وافی کی طفیل ترغیب ہندوؤں کو دی جا رہی ہے، یعنی الجیت کا مطلب یہ ہے کہ اسے ہندو دو ایک مسلمان کے اس روادار ان طرزِ عمل کی تدریک دے۔

یہیں حقیقت یہ ہے بلکہ یہ خلاب مسلمانوں ہی سے ہے کہ اسے مسلمانوں اپنے اس سچیتم مسلمان کی تدریک دے۔ اور قدر کا مطلب ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکت کوصلہ نام بھی ایسی ہی سرچھوٹیاں اور رواداریاں اختیار کرو۔

### تقریب الحدیث بعید از صحت

او بیوی کتنی ہی اسی تعلق کی ہر کوئی نظر نہیں کو دین گز خلوص ہی مطلوب ہے وہنہ خدا جنہیں عبادات اور اعمال ہی کا نام ہیں بلکہ صیاصاکہ ہر صاحب علم جانتا ہے اور جیسا کہ قرآن و حدیث میں ثابت ہے دین اُس پورے نظام زندگی کا نام ہے "اسلام" کے نام سے اللہ تعالیٰ نے جس دل میں کو خلا فریبا کوئی شہر اور گوشہ زندگی کا اس سے باہر نہیں اس لئے جب قرآن و حکم دیتا ہے کہ "دین کو اللہ ہی کیلئے غالص کرو" تو یقیناً اسکا ہی مطلب ہوتا ہے کہ اپنے نام اعمال افال۔ — خواہ وہ مشترکہ عبادات کی نوجیت کے ہوں یا سعادت کی قسم سے ہوں معاشریات سے ان کا تعلق ہوں اسی سے کی فہرست میں داخل ہوں۔ سب کا مرکز محروم اللہ ہی کی خوشی اور رضا کو بناؤ۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے ہمارے رسول ملی اللہ علیہ السلام سے اور صحابہ کرام نے اور ان کو تلقیاً نے زندگی کو داد پسند کی تھیں میں تقریب نہیں فرمایا کہ ایک میں تو اللہ کی رہنمائی مظلوم اور دشمن سے ہے میں اللہ کی رضا و فرشتوں وی رکی جائے اور دشمن سے ہے اسی تاریخ کی طرف دلائے ہوئے تھے۔ اسی امور کی تعریف کیجئے اور اسی کا مختصر تحریر جائز نام "ایمان" ہے۔ اسی "ایمان" کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ یا آیتکا ایمان میں امتحان ہوتا ہے اسے ایمان والوں کا انکا دکن

### آئینہ قیامت

محضنفہ۔ شیخ الشیوخ مولانا سید شاہ محمد نہنہ استواری  
سابق صدر جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن  
یہ جامع معلومات افراد و اصناف ایک نظر ہے ایک پکارہ اور

ایک مینارہ نو رہیے جس قیامت اخروی و عالمیت قیامت خصوصاً روسی ایورپی اقوام کے دنبالی طریقہ سیاست پر برباعی تبصرہ کیا گیا ہے اور ان فتنہ و فسادات سے بھی آگاہ کیا گیا ہے جو اسلامی دنیا میں تباہی اور مگراہی کا باعث ہوئے ہیں۔ آج کی خود دست کی لکڑی مسائل کو مولانا نہنہ اور منصب کی علی ہوتی بصیرت سے فتح دانہ ایمان میں دنیل کے سائنس پیش کیا ہے۔ تقریباً ۱۷۰۰ صحفی پر مشتمل ہے۔ (۱) دفتر جماعت قرآنیہ مستعد پورہ حیدر آباد دکن (۲) اسلام کا بک نظر مسجد چوک حیدر آباد دکن

..... اور ..... وہ کیا ہوتا ہے "سیر حشمت کمال" : : : : : بختی  
— بختی نہیں سمجھیں آیا۔ پہلے ہے سیر حشمت کہیجئے — مگر اکہ  
ہم سب تنگ نظر، غیر روازادہ اور تسبیہ سیر حشمت ہیں مگر کہونہ دیکھی  
تقریب نہیں حصہ نہیں تھے۔  
خیر "گوف" کی ناست کو فراہد طلب ہے، فی الحال  
اپ الجیعت کے بہ الفاظ اور پڑھ لیں کہ : : : :  
"کہیں خیال تھا اک بریلی کے واقعہ سے من خیال کر  
آشناہ کو کی ایسی مثالی پیشی کی جاتے گی کہ کسی بڑی  
نے بھی آنادی کے بعد کوئی سید جیغا لفڑا تسبیہ  
کرائی مگر : : : :

اے خوش گمان! دوسرت اللہ اپ کی خوش فہیوں کے  
بدے تین یا چار جنپیں عطا کرے۔ یہ تو سوچ یا ہوتا کہ آزادی  
کے بعد بہندہ بھائیوں کو کیسے فخری، خوشدا و خود فروشی  
کر کے مسلمانوں کی روحی ایک ضرورت ہی کی تھی، وہ کبھی سجدہ  
وزکار کی تبریز حصہ ہے۔ یہ آخر کیسے آپ نے خیال کر لیا کہ  
ہندو بھارتی اپنی قومیت کے اس دلوغر و مچ زخمی کے تھے  
کا وہی نہود نہیں کر سکتے ہیں بلکہ اسلام اپنے نہیں کے اس  
دروز والی میں تھیں کہ رہے ہیں۔ رہبر سکرم، غیر مسلموں سے  
انسانیت و اخلاق کا تعقیل رکھنا اور ترقی و طن کی جگہ و جہد میں  
ان کا باتھوٹا ناپاکیں اللہ ناست کے لیکن اس کا سبق ریتے  
دیتے اگر اپ بہت پرستی اور کفر دشمن کے سے تعاون و تعالیٰ  
کی ترغیب دینے لگ جائیں تو اس کے بعد آخر مگرایی دین  
فروشی کا کونسا درجہ ہائی رہ جاتا ہے۔

ویکھ مسجد میں تکست رشتہ تسبیح شیخ  
ہندو میں بہن کی پختہ زناری بھی دیکھی  
(ملائندہ صحت باقی)

# جیداً اور دن بیں "جوڑے کی لعنت

جوڑا یہ کہتے ہیں کہ ناظرین جان پچھے ہیں کہ جیداً اور دن بیں ایک نہایت دلیل دیکھ، مسلمان اور غیر مسلمان بلکہ "اسلام کو شمن" رسم "جوڑے" کے اصطلاحی نام سے نظر رانچے بلکہ معاشرے کی زمین ہیں اس کی جگہ بھیں اسی ہیں کہ اب اسکے خدا و مختار کی کوئی اتفاق نہیں، زمین ہیں جو طوبیں استفتہ چھپا چاہ رہا ہے اس کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ ان بصیرت و تبحیرت کی وجہ سے اس کی زمین نے جیداً باری مسلمانوں کے معاشرے میں پادھ دی ہے اور کس حد تک ضرورت ہے کہ اسلام کا درود مخفی اور نلت کے عکس اس رسم کو تانے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں، مجھے احساس ہے کہ تجھی کے غیر جیداً باری ناظرین کے لئے یہ موضوع شاید اس دینے والا ہو اور وہ شکوہ کوئی کہ ایک مقامی سلسلہ پر تجھی کے کوئی صفات پہلے بھی صرف یہ تھے اور اب بھی صرف یہ تھے جو اسی دلیل پر یہی احساس ہے کہ اسلام کو سو اکرسے والے ایک بدترین روح اور بندگان اسلام کو آفت میں ڈالنے والی ایک گھنادی رسم کے خلاف تجھی کے ذریعہ جو یہ نام سی اور اسماں میں ہوں اور درود محدثات کو اس کے استیصال کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کر سکتا ہوں اگر اس میں بھی میں نے بھل کیا تو شاید آخرت میں بھسے اس کا محاسہ ہو۔ حضور ﷺ کے اذان و قسم نے فرمایا ہے کہ قلم کو اگر توت سے مٹانا مکن نہ ہو تو کم سے کم زبان سے اس کی خلافت کرو۔ جس صورت میں کہ کئے ہی محدثات اور خواہیں نے مجھے اس رسم قبیح کی طرف توجہ دلاتی ہے اور کئے ہی خطوط و مضامین اس سلسلے کے آتے رہے ہیں اتنا تو بھی کرنا ہی چاہیے مگر بعض وہ خطوط یا مضامین شائع کر دوں جو اس معاملہ کی یاد دلائے دلے ہوں اور شاید اسی طرح نلت کے ہری تھاںوں کو خیال آئے کہ ان کی فرمی تو جو کا طالب ایکلیم معاشرے بھی ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر صحبت اس کی ہوتی کر "جوڑا" وصول کرنا شرعاً کیسا ہے تو نیچیز ہوت مکمل کراؤں۔

حقہ لیتا اور اپنی عادات کے مطابق پورے بسط و تفصیل کے ساتھ مسئلہ کے مالیہ و ماعلیہ پر کلام کرتا ہیں اس باطل رسم کا خلاف، اسلام ہونا تو علم و عقل کی بارگاہ ہیں اتنا ہی واطح ہے کہ محدثات کا سیاہ اور آس کا گرم ہونا، اس پر رکھت کرنا تو بالکل ایسا ہی ہو گا جیسے شراب کی تباہت، رشوت کی دنات، نظم کی نہست اور قتل دخون کی مفترست پر رکھت کی ہے اسے رسم پہاڑ گئی مسلمانی ہے، صراحت مخراز ہے، اسے خدا کے باغیوں نے اس خوش بھی میں اختیار جوں کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ شرعاً جائز ہے۔ نزدیک ایسی ہے کہ کسی ایتیاً یا حدیث باقیتی اجتہاد کے تحت کوئی صاحب علم اس کی اباحت کا دھم کو کھا سکے بلکہ اسے ٹھیک اس طرح اختیار کیا ہے جس طرح لوگ رشوت یعنی کو اختیار کر کر ہیں، کو دھکاتے ہیں شراب پہنچتے ہیں، خاہر ہے کہ وہ جاستے ہیں یا موافق ہیں، نہ موافق ہیں لیکن دنیاوی منفعت اور نفس پرستی کے تحت وہ ان سے چیڑھ رہتے ہیں، انھیں ان امور سے باز رکھنے کے لیے یہ بات بالکل کافی نہیں ہے کہ ان امور کی شرعی و نقلی قیامت و احتجاج کی جائے انھیں ملی تنقید سے جرم و ظلم قرار دیا جاستے بلکہ درود محدثان ملت کی مسلسل

نبیح اور حجہماز جدوجہدی ملٹی مدینہ بوسکی ہے۔

یہ ان تمام حضرات سے جن کے رہ میں دین و نعمت کا درد پر چھوٹر آیا مجنتا نبیح و دعائیا کام اگر ہے ہیں اور جن کے پاس تھوڑے بہت وسائلی کارکنوں ہیں نہایت عاجزاد ایسیں کروں گا کہ حیدر آباد کے مسلم معاشرے کی اس خوناک سمات پر جھیوان تو ہجدیں، دیباں حاکر جو ہاؤ کو ”جوڑے“ کی مفتریں بھیجائیں، اس کے پر تین نتائج کا احساس والائیں اور الیسی صورت حال پیدا کرنے کی سی کریں کہ لذکے والوں کیستیت نامہ میں متحمل ملاں گلیں ڈوبے۔

اکجی پچھلے دلوں پولیس ایکشن کے زیر سایہ حیدر آبادی مسلمانوں کو جن حالات سے دفعہ اور ہوتا بُرپے ان کے باسے میں اداہ پرست حضرات کے خیالات تو خواہ بچھے ہوں یعنی قرآن و حدیث پر مختصہ رائعتہ دار بکھتیں ملے وہ تو بجا تے ہیں کا طبع کی اجتماعی آفات اور بلا ہمیں جسمی نازل یوئی ہیں جبکہ کوئی معاشرہ کی کمی مختشم کے کامیاب و مصیت سے بری طرح آزادہ ہو جائیے معلوم نہیں طفیان و مصیت کی اور کوئی کوئی فیضیں حیدر آباد کے معاشرہ میں جسمی بچھے ہوں گی، یعنی الگ کوئی اور غیری مصیت زیر تہذیبی میسٹر خیال ہیں تھیا۔ ”جوڑے“ کی کمی صدر ہاماصلی اور زخمی سے زیادہ ہوں گا کبھی جاں بحقیقی ہے اور یہ تھاں بات کے نی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نہیں کرے، خصوصاً جب حیدر آباد کے ارباب محل و عقدہ اور طلاق تک اس کی تصویر، ورقیجی میں حصہ دار ہوں تو الشعیل شاذ جتنا بھوگنا راضی ہو کہے، چوری، زنا، شراب نوشی وغیرہ ایسی مگر کیسے ہی سخت جو کمی ہوں یعنی ”جوڑے“ کے مقابلوں میں ان کی جیشیت الفردی جو کمی کی ہے۔ جوڑے کی نسبت ان کے اثرات کا پھیلا دا کم ہے ”جوڑا“ ایک ایسا جنمی مصیت ہے، یہکہ معاشری ظلم ہے، ایک قتل مامن کی برا بیتی ہے، جس طرح ”احکام“ کو کہہتا ہے بچھے کے سیئے قتلہ دک، لیکن اسلام نے مخت جو کم فردا دوسرے اور اپنے ہنگامی مالتوں میں اس کی مزروعت لے کے ملا اگر بجا تے خود اس میں کوئی خلاف شرعاً چیز شامل نہیں کیونکہ کسی شے کے جائز ایک کو اسلام کی کمی کے سیئے بچھے یار دکو۔ اسی طرح — بلکہ اسی جو ”جوڑے“ کی کم فراز ہے یہ لوگوں معاشرے میں مخت فار بھروسے کے علاوہ اس میں بچھے خود کی نسل و طفیان کی کیفیت موجود ہے۔ اخلاقی علم اور مصیت نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے کہ اسلام نے توکاچ کے مسلمانی مردوں پر اور اجنبی اور لیکھر ہر کے نکاح کو کا العدم بھیڑا یعنی اسلام کے دعویدار بالکل انسان معاشر کر رہے ہیں کہ کیا نئے مرد کے قوت پر قسم کی ادائیگی ضروری قرار دے رہے ہیں اور اس سے بھی بڑھنے تقدیم صولی کا داده گھناؤنا طریقہ اختیار کر رہے ہیں کہ مرد بھگی، شرافت اور وحدتی کو بینا سر پرست یعنی سوچا رہ نہیں۔ ہمارے حضور علی اللہ علیہ السلام کی بہت کے وقت مورت دینا بھری ذیلی تھی، سے قیمت تھی، مخلوق تھی، اسلام نے اسے فاک سے اٹھایا، سریندی کیشی، اس کا تیسی مقام منعین کی، نکاح کو اس انداز کے سفارج اور بیکاری کے دروازے بند کیے، مرد پر مل کا بوجھ دالا اور متعدد اصلاحوں کے ذریعہ مورت اور مرد کے وہ تمام حقوق متعین فرمادیئے جو اشک کے نزدیک حقون اور پاکیزہ سخن۔ اب ہو گوں ”جوڑے“ کی کم کے ذریعہ مورت کو پھر اسی مظلومیت اور قصر مدنۃ کی طرف پیچھے سچے ہارہے ہیں جس سے دے لکھا لگی تھا اور نکاح کے آسان معاملہ کو اشکل پناہ کر یا لو سلطہ بدکاری کے فروغ نہیں در دے رہے ہیں وہ اگر فردا اور رسول کے باعث نہیں تو اور کیا ہیں؟ اپنیں اگر اسلام کا دشمن نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے؟

ذیل کے استفتہ دیں چند ہی سوالات اس لائقی ہیں کہ ان کا جواب دیا جائے لہذا خاتم پہاں کا جواب عرض کروں گا۔ باقی سوالات جواب کے محلہ نہیں ہیں بلکہ ان کوئی مولیعاً ہی کافی درسی بحث ہے۔۔۔۔۔ (علائم فتحی)

<p><b>استفتہ ۱</b> (از زیدہ ایم۔ اے در پریس ایم۔ اے۔</p> <p>بڑا کم سوالات ذیل کا اپنے موافق جو ہدید کے ذریعہ فحوص و مختزم المقام۔ اسلام علیکم در حضرۃ اللہ امیر را در عہد الناس</p>	<p>بڑا کم سوالات جواب کے محلہ نہیں ہیں بلکہ ان کوئی مولیعاً ہی کافی درسی بحث ہے۔۔۔۔۔ (علائم فتحی)</p> <p>جیسید آباد کن)</p>
---	---

مشکلہ بوسیجھے۔

**سوال نمبر (۱)** اسلامی قانون کی روشنی میں متذکرہ ذیں حالات کی بارہت کیا احکام ہیں؟

(الف) دکن ہیں ایک نہادت تکلیف و درد واجہے جس کی تاریخ و تفصیل یہ ہے کہ در راستی میں مسلمان اعماق پر گھروں میں فیضم پڑھ قوم کی عدوں کو ہوس مانی کے پیچے رکھا کرتے تھے، جن کے لئے جن سے لارڈ گینز پیدا ہو چکے پران دشمنی اور ناجائز رکیوں کو معمول شوہر

شیر پتھر ختم ہے۔

کیا فرض کے لئے اخونے "جو نہیں"

(۵) جن گھروں میں کبھی تعلیم و فتنہ رکیاں شاریٰ سے رکھی گئی تھیں ان میں پرستہ فدا سیدہ رکیاں اس طرح معاجاتی طور پر فوت ہونے لگیں کہاں کیجاں لکھا کرتے ہے کہ شادی کی شرکت کے پیش اطمینان خرچ کی رقم چاری ہوئی ہے۔

(۴) بعض لاکیوں کے ایسے حالات دردناک ہوئے جن کو خود کشی بھانپا ہے، مگر وہ علاج معا الجھ سے درست رکھیں اور ان کے والدین نے یہ کہدا کہ امتحان میں دوسرے کم آیا تھا، یا امتحان قریب تھا اور تیاری اچھی نہ تھی۔ فیل ہو چکتے کے خداش کے نام میں ایسی حالت ہو گئی، حالانکہ یہ صورتیں ہلاکت آفریں ہونا تو درکار باغعت نہیں ہوتیں۔

(۳) بعض علمیات فرٹ لاکیوں نے یہ کہ مذہبی ماحول کی پروردہ مخصوص ہوئے کے مطابق تھنگ اگر غیر مسلموں سے شادیاں کر لیں۔

(۲۸) فرض کی کبھی وجہ بہت سی رکیوں کی تکریکن سے شادیاں ہوتیں۔ مثلاً۔ بی۔ اسے رکی میٹر کے کے اور ان کے زندگی کی شرک کا معاہدہ رکھ کے سے یہاں کی جائی۔ جو کلکتی کی زندگی بس کر رہی ہیں۔

(۲۹) ہوئے کی رقم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر خوبصورت رکیاں نہادت کر جو تھے، سیم یا ہمپن، یا یوہی و لائے یا عمر مروں سے بیاہ دی گئیں۔ اور یہ ہے جو لڑکتے رکی کو ستم بھر کے لیے سوہان روح بنتے ہوئے ہیں۔

(۱۰) اکثر رکیوں کے ملازم پیشہ سرور است ہجھوں نے ہمیشہ دیانتداری کے ساتھ فراخیں منبعی اکام دریئے تھے۔ ہوئے کی رقم کی فراہمی کے لیے اختر غریب مجبور ارشادوت ساتھی وغیرہ

(۱) ہمیشہ اعلیٰ تعلیمیات رکیاں جن کا علی شوہر طبقاً ہیں

ہر سوں سے شادی کے قابل ہیں مگر ان کی شادیاں ہوتیں ہوتیں

(۲) بہت سی رکیاں اور ان کے والدین شادی نہ

ہونے ہی کے نام میں وقایتی اور کوئی اور حرکات قلب

بند یا کر رہی ملک بقا ہو گئے۔

(۳) متعبد تعلیمیات رکیاں جن کی شادیاں ہوتیں ہیں، لاپتہ ہو گئیں اور والدین نے پیشہ ہو کر دیا کہ اپنی سہیلوں کے

رذکوں کو شوہر نہیں ملتے تھے اس لیے علاوہ معمی لائچ دلانے کے لیے رذکوں کو سولہ سو تارک کے رذکوں کی بانہنوں وغیرہ کو دھکھاتے کا طریقہ رکھ کیا گی تاکہ وہ ان کو دیکھ کر بخوبی ملے۔ یہ کم بھی عام ہو گئی، چنانچہ شادی سے پہلے رذکوں کو آنکھیں سکھلوا کر، منہ سکھلوا کر، پیٹ اور کمر سکھلوا کر، گردان اور سینہ سکھلوا کر، جوئی اٹھا کر، چلا کر بودا کر، غرض کہ اس طرح دیکھتی ہیں کہ سر کاری لازم تھے میں ذائقہ معافہ کمی ایسا سخت

بھیں ہوتا، اور جانوروں کی خسرہ بیداری سے وقت بھی اس طرح نہیں دیکھتے۔ اور اطفاء ہے کہ کسی لڑکی کی بدشکنی یا جسمانی کمی سقما کی، پاپر کوئی رشتہ نہ سوچنے ہوتا، بلکہ جوڑے کی قسم کے اضافے کی غرض سے یہ حرکت کی جاتی ہے، لیکن اگر لڑکی میں کوئی عیب بھلکل آتا ہے تو مطالمہ بڑھا دیا جائے کہ، اس سکر خلاف خواجہ صورت اور یہ عیب لڑکی جوڑے کی قدم کم ہوئے کی وجہ سے رد کردی جاتی ہے، ایک ناکفی لڑکی کا اس قدر ذات افسوس طریقہ معافہ کرنے اشرعی نقطہ نظر سے کیا ہے۔ ۹

(ج) تاجا نز ار رذکوں کی شادی میں چونکہ وقت بیش آنی تھی اس لیے ان کی بلوغت کے اعلان کا طریقہ ایجاد کیا تاکہ رذکوں کے حریص والدین کو معلوم ہو جاسٹے کہ لڑکی جوان ہو گئی ہے۔ اور دولت کمانے کا موقع بھلکل آیا ہے۔ یہ سبھی عام ہو گئی ہے، چنانچہ شادی کے پیغام آئنے کی توقع میں ہر لڑکی کی بلوغت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یعنی پہلی بار جائے چھس کی رقم تشریف کے ساتھ تقدیر کے طور پر منانی جاتی ہے جس کو "گل پوشی" کہتے ہیں، اسی احکام و تقدیر کے اعتبار سے ایک دشیرہ کے متعلق ایسی جاسوڈہ سامنے کی یادت کیا جنم ہے۔ ۹

(د) تاجا نز ار رذکوں کو جس طرح اچھے شوہر نہیں ملتے تھے، اسی طرح اچھے ٹھوڑی نہیں ملتے تھے، ان ہر سے گھروں کی تازہ درودہ بیٹھوں کی سُسرال واؤں کے پاس پہنچنے کا پیڑے اور رہنے کو مکان بھی پہنچنے کے نہیں ہوتے تھے لہذا شادی کے بعد لڑکی کے حامل ہو جائے لب رذکی کے والدین رذکی کو اپنے گھر بلا پیٹھ تھے، اور زیجی کے بعد مع ساز و سامان کے لحاظت کئے تھے، اس طرح یہ رسم بھی عام ہو گئی کہ شادی کے بعد جب رذکی

ناجائز طریقوں سے رقم اندوزی میں بدلنا یوں کہا گئی مقامت خواب کرتے ہیں۔

(۱۱) چونکہ رذکی کے والدین کا اپنی وحشت سے زیادہ جو ہے کے نام سے نقد دینا پڑتا ہے اس لیے رسمی طور پر دو تین سو کا بڑا خاؤں سے پرانا سامان خسرہ کو جیزیں دیدیا جاتا ہے، اور رذکی حقیقی اور کار آمد جیزیز سے حروم ہو جاتی ہے۔

(۱۲) اکثر خوبصورت رذکوں کے والدین بالداروں کی پوشکل یا جسمانی کمی عیب والی رذکوں کو جوڑے کو، قمکی فراوانی کے لائچ میں بیاہ لیجا ستے ہیں، شرمع میں پر رذکوں روپے کے لائچ میں پسند ہوتی ہیں، پھر ناپسند ہو جاتی ہیں اور رذکوں کی شادی زندگی کو فوت میں بس رہتی ہے۔

(۱۳) چونکہ رذکوں کے والدین مطابق سے دست بردار ہوتے اور رذکوں کے والدین کے پاس راستہ نہیں ہوتی اس لیے تعلیما فتنہ کو اسے رذکوں کی اکثریت تینیں تین سال سے زیادہ عمر ہی ہے، جو کہ نظرت کے تقاضوں پر قابو نہ پا کر بدکاریاں کر کے امراض جنسیہ میں بدلنا ہوئے ہیں۔ چنانچہ پچاں سے فی صدر رذکوں کی صحت قطبی خراب ہے، اور اکثر پاک دامن رذکوں کو شادی کے بعد جو نہے کی رقم کے معادضہ میں ہوتے وہ سے امراض جنسیہ کی اذیت حفظ ہے میں ملتی ہے۔

(۱۴) اس زرگری کی رستہ کشی میں رذکوں کی بشارا دیاں بہت زیادہ عمر ہیں، اس دو ماں میں ان کے اکثر تاجا نز تعلقات اس تدریستہ اور ہو جاتے ہیں کہ وہ شادی کے بعد بھی ان کو کہیں چھوڑتے اور شادی کے بعد یہ رذکلہ شادی شدہ لڑکی کو غیر بھرا ذریت پہنچاتا ہے۔

(۱۵) اکثر زیادہ عمر کے غیر رذکی کے عیا شیوں کے ساتھ نہیں ہیں بھی جتنا ہو جاتے ہیں، جو کہ بعد کو نہیں چھوٹی جس سے نہ رسمی دسوائی کے علاوہ شادی کے بعد رذکی کی غیر بیرونی بہت لائگندتی ہے، آج دیکن کا کمپنی پیس فی صدق تعلیم یا فستہ نوجوان مسکرات کا عادی ہے۔

(سب) جیسا کہ سوال الف میں عرض کی ہے کہ تاجا نز

اگر وہ ایسی اپیل کرستے تو قوم اس کار خیر کو خداون کے  
شرود کرنے کا مطالبہ کرنی اور ان کو اپنے بیٹوں کی شادیوں کی  
کاروباری دھنده اور ذریعہ آمد فی بینا تھا، عندالشروعت  
ان کا یہ فعل کیسا ہے؟ ۹۔

### سوال نمبر (۵) سوال نمبر ایک میں جو حالات بیان کیئے گئے ہیں، وہ صرف اعلیٰ طبقہ اور شریعت محرومیں رائج ہیں۔ ادنیٰ طبقہ ان سے قطعی خفوت ہے۔ مذکور کسان۔ حمال۔ پرکشا مان دخیرو۔ شادی۔ کے مرغی پر جڑتے اوہ بیرون و عنرو کی تم کا بھی مطالبہ بیٹوں کیستے بلکہ اُنکی والوں کی

ماليٰ حالت محروم ہوئی ہے تو وہ دونوں طبقہ کے شادی کے  
اخراجات خود برداشت کر لیتے ہیں، ایسی صورت میں اکامہ اتنا  
کی رو سے رُنگوں کے والوں کے والوں کی کیا احکام ہیں؟ آیا وہ اپنی  
حوالہ رُنگوں کو بخانے رکھیں یا ان کا کتفوں گاڑ کر اتنی سطحی میں  
ان کی بے ہوا شادیاں کر دیں۔ یا اقرض لے کر، محروم کر۔ بلکہ  
قیچی سے قیچی صنی سے جوڑے کی رقم فراہم کر کے رُنگوں کے بیویوں  
والوں میں کامنہ پر و پہلو جوستے مانتے رہیں؟ ۹۔

### سوال نمبر (۶) اخراجی تین رُنگوں نے جو زاطبی کی لعنت در کرنے کے واسطے یہ کیا کہ جب بزرگ وقت ان کے والوں نے جوڑے کی رقم فراہم کر لی، تو عین اسی

کی تباہی پر انہوں نے اپنی سسرال والیوں کو کیا کہ لدت کے ساتھ  
یہ مگکا دیا کہ کھڑک لایچی کر دیں کوئم سے ریڑھ نظور نہیں ہے، مگریہ  
سمی کامیاب نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس واحد کو خود اُنکی والوں نے  
ایسی بدناہی کے نجوف سے دبایا۔ وہ رُنگوں کو اپنے کنواری  
ہیں۔ ان تینوں سے جو رُنگوں نے دوسرا ہمدرج ہزوں کی رسم  
و صولوں کی شادیاں کر لیں۔ اب کچھ رُنگوں نے میں کیا ہے  
کہ اس کام کو نہایت اہتمام کے ساتھ کیا جائے۔ یعنی وہ اپنی شادیوں  
کے وقت جوڑا وصول کرنے والی بات میں غفل عقدیں، موانعیں  
مکمل آئیں اور ان کو کلکہ بہیچنے والیوں کی سیاہ جھنڈیوں کی ساتھ  
مکمل آئیں اور شادی سے انکار کیسے دو لہما اور رُنگوں کو نہایت  
ذلت و خواری کے ساتھ بھکھا دیں، وہجر اس واحد کی پرے شہری  
نشیخی کو دیں۔ ظاہر ہے کہ جن والوں کی خیر خواہی ہے یہ اقدام

حاملہ ہوتی ہے تو اس کو ماں کے گھر بھیج دیتے ہیں، بھر بھیپے  
ہوئے کیے بعد بیٹی دناد، ساس سُسر کو کپڑے اور بید کو کپڑے پالا  
کھلی کھلوتے، زیورات و غیرہ دیکھا اور پوری سسرال کو دعوت  
کھلا کر خصت کہا جاتا ہے، اس طرح لوگی کے والوں شادی  
کے بعد پھر ہزار پاچ سو روپے کے اور زیر بار ہو جاتے ہیں  
اُنکی بُرکی کے والوں میں ان اخراجات کی نکت نہیں ہوتی  
تو اُنکی کو بے حد طعنوں، ذکتوں اور مصیتوں کا مامن ہوتا ہے  
اس کی رُنگی میں کوئی سسرال والا با تھمی بھی نہیں لگتا، باہل  
جانوروں کی طرح اس کی رُنگی ہوتی ہے، جس میں بعض علاج  
ہو جاتی ہیں ورنہ امراہن جسمانی میں ضرور مبتلا ہو جاتی ہیں۔  
شریعت مطہرہ کی رو سے ان حالات کی بابت کی احکام ہیں ۹۔

### سوال نمبر (۷) جو عوی سوال نمبر ایک کی روشنی میں فام عملت دین۔ حکومت میں رہنے والے مسلم و زردار، ابوالنہائی قانون ساز کے مسلم ارکان۔ مسلم صنفیں، اور مسلم ارباب صاحافت کا کتاب، و مفتاح اسی کی روشنی کیا فرضیہ ہے؟ ۹۔

**سوال نمبر (۸)** سوال نمبر ایک میں کامل حالات ہے وکن  
کے ہر کعبہ بُرخاں کے تمام علماء کیتھی  
و اتفاق ہیں۔ اس کے باوجود ان حركات تغیریں ان کا مکوت  
بلکہ تعاون ہتھی کہ خود اپنے رُنگوں کے سبب رُنگوں کا مطالیہ شرعاً  
مباح ہے یا حرام؟ ۹۔

**سوال نمبر (۹)** دکن میں پولیس ایکشن کی بیشماریوں ایں  
اور ان کی تعمیر رُنگوں کی صیغہن جملہ رہی  
ہیں۔ جیتنے العلامہ کی روپورث کے مطابق صرف ضلع غمان اپنے  
ایک احتراق "غمگرگ" میں سارے من بن شریار ہجوائیں ہیں، اکان  
جمعۃ العالماں کی تماشہگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے  
ان کے پیچے چند سچے جھج کیے، جن کا بیشتر حصہ خود اپنے دنوں کے  
عمراء فسیلیں خرچ کی، مگر انہوں نے اور ان کے شرکیں کار  
لیڈر انی قوم نے ان علیں ہجوائیں اور ان کی بیٹوں کے عقد  
کر ادیتے کی بھی جزا و جهد نہیں کی، جس کا اندسہ بہبہ یہ ہے کہ

عوام سے کہیں زیادہ ہے، وہ صرف اسی حد تک مسئول نہیں ہیں کہ جس براہی کو انسانی سے مٹانا لگتا ہو تو اسی کو مٹائیں بلکہ دشوار پیدا کرنا اور ظلم و عدالت کے مقابلہ میں عزیمت دکھلنا بھی انتکا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ شک کہی کو اس کی استطاعت سے زیادہ کلکیف نہیں دیتا۔ لیکن استطاعت کی تعریف یہ ہے یہ ہے کہ جو کام بالکل انسانی سے بلا ادنیٰ جذو جہد کے ہو سکتا ہو وہی استطاعت کے دائرہ میں راضی ہے بلکہ جو ملائیں اور مسائل کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کے علاوی کئی ہیں ان کا استعمال بھی استطاعت کے ذیل میں شامل ہے۔ میں بھتائیوں کو ملائے دین اور ادا باب عمل و خدمت کا فرض ہے کہ حیدر آباد سے ووٹے کی بدترین کسم کو مٹانے کے لیے، جو کچھ بھی پر امن اور حکماۃ طریق پر کر سکتے ہوں کریں۔ نہیں کر گئے تو اللہ کے یہاں حکم ہو گا سوال نمبر (۲) کا جواب بھی اسی میں آگیا۔

(۲) صرف آپ کے بیان پر کوئی جیعتہ العلام کو خیر نہیں مان سکتے، لیکن ہے آپ مخالف کر رہی ہوں، لیکن یہ مزدک کہ کہتے ہیں کہ جمیعتہ العلام اپنی اس وقت بھاری تی تلت اسلامیہ کی سربراہی اور اس کا شہری کی دعویٰ ہے۔ اسے خرد رضو اس معاشر پر ہمدردانہ قوج دینی چاہتے ہیں۔ یہ معاملہ ملاشبہ دری ہے اور دینی معاشرات میں علماء سے زیادہ ذمہ دار اور کوئی ان ہو ملکا ہے اور ہر دو جو میں تعلیفی جماعت سے ہماری افسوسی زندگی زندگی ادا شے کہ تو اس کے

(۳) دنیا اور دین دو لوگوں ہی کا تابع دہ ہے کہ جب دو ہائیں دریشیں ہوں تو بلکل کو خیڑ کرنا چاہتے ہیں۔ کوئوں کے مسئلہ کی حیثیت اول تحریم و حلال کے مسائل صیبی ہے یہی نہیں۔ اس کی نوعیت آئی ہے کہ جس طرح اطمینان بعض تم کی اخبار کے باالے میں اطلاع دی دیتے ہیں کہ محنت انسانی کے بھی مضر ہیں اور چند زیادہ مفترت بیان کر دیتے ہیں۔ اس طرح شریعت نے بہت سے امور کے پارے میں تباہ کر کے موافرے کی صحت اور مستسلی زندگی اور عالمی نظام کی عاقیت کے لیے مفترت رسائیں ہیں۔ اسی میں ہو زیادہ المقتات کے محتاج تھے

کی جائے گا ان بھی کے نزدیک یہ سب سے زیادہ موجب عتاب ہو گا، لہذا اسواں یہ ہے کہ شرعاً وکیوں کا یہ اتفاق نہ ہو گایا سند ہے۔

**سوال نمبر (۴)** | زندگی میں لکھڑا سے ایاد ہو جان طالبات اس چوڑت کی صیبت کا شکر ہیں۔ اور لکھڑے سے زیادہ ان کی ناکھداں کیچھ اور اس اسی صیبت میں اور جو عمری ہو گئی ہیں، ان کے کم پرے خوبہ تو دس دس ہزار کا مطالہ کرتے ہیں۔ لہذا ان سے بھی پورے تعاون کا بیش ہے ہمارا اور ہماری چند سو بیلیوں کا ارادہ ہے کہ اس تحریک کی تحریک مٹویںگ کے ساتھ ہا قاعده چالایا جائے اور لڑکوں سے محف سیئے جائیں کہ ادا نے جو اسے کی صورت میں شاید اس سے انکا کوئی اسی صورت ہیں ان کو اللہ کی ناطر باتی بھی کرنی ہو گی۔ اور سو سائی کی نظر وہ میں چاہوں ملکی تھیں اگلی۔ لہذا دو رفاقت طلب ہے کہ آئین اسلام کے رو سے لڑکوں کا یہ فصل میوبہ ہو گا یا سخن۔

قصد یہ دہی کی کوئی معدودت چاہی جاتی ہے۔ سوالات فقرہ ہو سکتے تھے مگر ان کی تفضیل سے احکام اسلامیہ علیہم کریمیہ علاؤ الدین محققہ ہے کہ بیرودی دینی و اتفاق یہ جاہے کہ دن کا مسلم ہو سطل قهر الالمی کا آجگاہ بتا ہوا ہے، اس کا معاشرہ اسقدر بگڑ گیا ہے کہ رحمت الہی سے بعدی دہانی اس کے بیچ عین عمل الخیر بنی ہے۔ اور مکن ہے کہ قتوسے کو دیکھ کر اس کو دنیا سے شرم نہیں اور کچھ اصلاح کرے۔ کیونکہ یہ قادر ہے کہ خلوٰں خدی سے نہیں ذرست اس کو اساقوں سے فنا پر تاہے اور جو خدا سے نہیں شریعت اس کو اپنے اہم جنسوں سے شرم آتی ہے۔ دا شام، وجہ اک اللہ۔۔۔ زبید و رضیر، اعظم پورہ۔

## اجواب

(۵) اسلام کی نگاہیں ہر مسلمان پر براہی کی وجہ کیا ہے اچھائی کی ترویج اس حد تک فرض ہے جس حد تک اس کی بیانی مکن ہو، اس خریضت سے زید غریب کوئی خارج نہیں رہے علماء اور مصنفوں اور واعظوں، خطیب حضرات تو انکی ذمہ ادا کیا

اس کی حرمت اتنی شدید تو نہیں ہو سکتی کہ لاکھوں کو نام اگر  
کتواری رکھ کر بیٹھا تو بد کاری کی طرف دھکیلا جائے یا جنی محدودی  
کی آگ پر تپتا ہو اچھوڑ دیا جائے، تو اس کی حرمت ایسی ہے کہ فربہ  
ماں باپ کو قرض لیئے مھر سینے یا اور کوئی حقن کرنے پر مجرم  
کہا جائے ۔

یہ پڑھی ذہنیت رکھنے والے خونخواہ انسانوں میں لٹکی دیستے کے حوصل اسلامی ذہنیت کے "غیر کارو" میں شاریٰ کرنا نہ صرف بائیز بلکہ اپنے کمکھلات اور بھاڑا جسیں تکمیل کرو اور اشارے کے موارف ہے۔

انھیں ہیں منشیں شخص بھی کر دیا، اور انھی ناموں سے "کفو" کا مسئلہ ہے۔ غیر کفو میں شادی کرتا تا فون شدید کی نظر میں نہ حرام گزنا قابل تعریف، بلکہ اس پر اسلام نے اس باہر فن مشیر کی طرح وحیہ دلاتی ہے جو معاشرتی زندگی کے امراض اور ان کے اس پر پیدا یا ایش سے ایچی طرح واقف ہے، اگر حالانکہ فرمودی ہوں اور کفو کا لحاظ عالمانہ حکم یا سخت تقاضاں کی روشنائی تو اس مشیر کے مشورے سے قطعہ نظر بھی پایا جاسکتا ہے۔

درستہ کے اگرست حرام و صراحت کی مسئلہ بھی این لیں تو یہ حال

آواز و انتشار کویا قی ال صفحه ۲۵

ضم کا کر کرنا ہوں کہ حساب آخوت کے باہمیں یہ عالمیانِ تجسس  
سخت مگراہن ہے اور اسیں کوئی نلک نہیں سمجھ سکتے کہ ہوش بین ممالک سے  
آخری سافن نک کے ہر معاملہ کی جاگی ریت اکبر کے ہفتہ بڑو ہو گی  
ندگی کے ایک ایک شجاعہ درہ شیعے کے نیک ایک معاملہ کے باہمیں  
اندھے کے قانون سے حدیں پیچھوی ہوں کہ یہ حدانا فائی ہے اور  
یہ ظلم کی۔ اعمال انسانوں میں یہ سب سچے کم و دکا سست لکھا جا رہا ہے  
اور حساب واسطے دن کھل کر سامنے آجائے گا کہ اس شخص نے کس  
معاملہ میں کس حد تک انداز فری خد کو حفظ کیا اور کس حد تک ظلم  
کی حد میں داخل ہو گیا۔ علاوہ اذیتی سمجھا جائے گا کہ کون شخص  
ظلم و طغیان کے خلاف، یعنی مکملہ قوتوں صرف کرنے میں کس  
حد تک سرگرم رہا۔ اور کون سے صواب سے محبت بکر خاکوں پر  
پہنچا۔ کس نے دین کے مقاصد پر دنیاوی مصلح کو ترمیح دی۔  
اوہ کس نے دین کے مقاصد پر اپنا ایک پچھہ قربان کر دیا۔

میں کو دینی بھائیو، یہی عقیدہ حق ہے اور اسی کا تھا فایروز  
کیس دنیا دی رشتتوں سے حق نظر کے علمکے طافہ میں ادا کرنا  
جاوں۔ اعمال و افعال تو ایک طرف رہتے ہیں قرآنی الفاظ ایسا  
بعض انسانی اشیاء ملکہ تو بتاتے ہیں کہ قلوب کے بعض غیر مردی

# بَابُ الصَّرْفٍ

## محدث کا فعل درست کرنے میں فاقہ کی اہمیت

### از سیگم محمد نصیری۔ اصریح صراحت

وقت ہے و قتد پیش کو بھرا جاتا ہے اور خدا کو خصم کرنے کے لیے  
پھر ان کھالیا جاتا ہے، تب تجھے یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بیکار چوران اور  
دوائیں بخاتر رہتے ہیں، محدث کو فتویٰ رکھنے اور تو مند رہنے کے  
لیے اصول یہ ہوتا چاہیے کہ یقتنیں ایک دن نصف دن کا اور  
ہمیں ہیں ایکار پورے دن کا فاقہ کر لینا چاہیے، فاائدہ اگر نصف دن  
کا ہے تو وہ بڑا کوئی فنا نہ کھاتی چاہے بلکہ سورج طمع ہو شکے بعد  
سے ہر دو دفعہ مختلہ بیدا ایک ایک یا دو دلگترے یا موسمیں کھاتی  
چاہیں یا انکار مکالکتیں پارے سے بکر پھر باشکن دھماکی دھماکی  
چھٹاں کی مقدار میں ہر رہا رہا جائے۔ یا کمی و فخریا وہ مقدار ہے  
پیا جائے، شام کو بہت سلیمانی خدا دلبہ یا شور ہر چار چھٹاں پہنچے دن  
کے فاقہ میں رات کو بھی مخصوص فنا استعمال بخوبی پہنچے دن سوچا  
پانی اور پانچ چھٹاں توں یا موسمیوں کے روس کے اور کچھ استعمال کیا جائے  
جو لوگ زیادہ کمزور ہوں وہ صح کو دلگترے یا دو دلگترے بعد موسمیں رہا وہ بیش  
بیوں یا اور کوئی رسماں بھائیں کھائیں اسکے آدھے مختلہ بعدہ ہر چوپا اور یا  
آدمی سر تنگریم رو و صبیلیں اس میں صبیلی برائے نہ ازالیں، یا تانی اوقات  
یہیں پانی اور تین چوار سو اڑھلوں کے سوا پچھہ نہیں، غذا بیشہ علی اور دو خصم  
و دو دلگری پہلی دفیرہ کھاتے ہیں، اپنے اس طریقہ عمل کی وجہ سے یا مندی  
کر کے تو دیکھیج چڑی ماہ میں محدث و مکار کی تمام خود ریاں دو ہو جائیں گی  
مدد و مدد نہیں پیدا ہوگی اور دل قبض کی بھی خشکارت ہوگی، اور فنا کو  
ہضم کرنے کے لیے چوران کھاتا رہے گا۔

**ضخوری نوٹ:** - ہر دو دفعہ مخصوص یا موسمیں توں کر کھاتی جاتی ہیں

محدث کی درستگی کے لیے فاقہ دو اسے بھی پڑھکر ہے  
فاقہ سے صرف محدث ہی درست نہیں ہوتا بلکہ وہ تمام  
عصر طویلات اور فصلات بھی خصم ہو جاتے تو جن کی درست  
جسم کمی یا سکی بیماری میں آئے دن بیمار رہتا ہے۔ ان کے  
اخراج تمام رگ و سپے اور اعضا میں اپنے طبعی افعال انجام  
دینے کی صلاحیت لوث آتی ہے اور انسان چاق چاق پھوستہ  
ہو جاتا ہے۔

باقر اسے بالکل سچ کہا ہے کہ "یہ اترجم کو جس متدر  
قدایاں اور تقویتیں کام بھیجا دے اسے اور دیا وہ کمزور و بیکار  
ہنار دے گے" روز مرہ کے عام مشاہدہ کی ہاتھ سے کہ جب  
انسان زیادہ کمزور اور لا غرہ ہو جاتا ہے، محدث و مکار کا فعل  
بگھو جاتا ہے تو جسم کو مخصوص اور مخصوص خداوں سے بہوت ہی  
کم فائدہ پہنچاتا ہے۔ کیونکہ فنا اور طبعی طرح ہضم ہوتی ہے  
اور نہ جزو پدن ملکی ہے خواہ وہ کتنی ہی زیادہ یا کم مقدار میں  
استعمال کی جائے، جسم کا وزن ہر گز نہیں ہر صورت مکار کا  
فنا بخوبی ہضم ہو کر جزو پدن نہیں رہ جائے، غذائیں ہی بکھبی  
ہضم ہو کر جزو پدن بن سکتی ہے جبکہ محدث کا فعل بالکل درست  
ہو۔ محدث میں ایک عضلاتی عضو سے دیگر عضلات کی طرح اسے بھی  
آلام کی ضرورت ہے۔ اس کا آلام یہ ہے کہ فاقہ کیا جائے تاکہ  
محدث اپنی کمزوری کو درد کر سکے۔ لیکن بجائے فاقہ کے ہوتا ہے یہ کہ  
ٹھوں ٹھیں اور دل خصم فدا میں خوب تن توں کر کھاتی جاتی ہیں

۱۶۔ ورکرے اور بیرونی محنت بدنے کی وجہ ہو۔ کہ درد رہ رہا اور اسکے بعد میں کھانے پڑے۔ اور کھانے پڑے تو کافی ہے۔

## رحمۃ اللعائیں

غیر مسلوں کی مدد شہادتوں سے  
رسول اللہؐ کی عظمت و سلطنت کا

ثبوت۔ صفحات ۱۲۳ تھت صرف اس

## الصالحات بیعی نیکی بیان

مولانا اصغر حسین کی لکھی  
ہوئی اس مختصر کتاب میں تین ایسی مبارکہ اور افضل ترین تحریر  
کے حالات درج ہیں جس کی تاریخ اسلام نازکتی چے میں  
ام الہیں حضرت خدیجہؓ حضرت مائیشہؓ اور حضرت فاطمہؓ  
زہراؓ، چاہئے کہ ہر مسلمان اس سے خود پڑھے اور دوسروں کو  
پڑھائے۔ صحیح ہے بہا۔ قیمت صرف ۰۵ روپے

## اسیہی کشته جات

ایک سے ایک بہترن کائنات  
بیانیکی ترکیبیں اور تکملہ

نسخہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۰۴۔۰۱

## ایک عظیمہ کتاب

## حیات امام احمد بن حنبل

امام ابوحنیفہ، امام شافعی، اور امام مالک جہنم اثر  
کے حالات پر تو اگر دو میں متعدد و کثیر میں ملکی ہیں لیکن امام احمد بن  
حنبلؓ کی کرنی سوداگر اب تک اگر دو میں موجود ہیں تھی۔ حالانکہ بزرگ  
آئندہ کاظمؓ یعنی گُردی عظمت و شان کی فیضیتیں نہ رہے ہیں۔ جلا ہو  
جانب سید رئیس احمد حنفی زندگی کا سہیل نہ مقصود کے ماہی ناز  
معقول محمد ابو زہراؓ کی معزز کتاب اکتاب "ابن حنبل" کا اردو  
ترجمہ کر کے اجت مسلم کو ایک نعمت غیر مترقبہ دی چے  
ترجمہ ہنایت سلیمانیں روایات اور شرکتہ ہے۔ صفحات  
پانچ سو سے زیادہ۔ سرورقی دینہ زرب لکھائی جھیلانی  
لیجی۔ قیمت مجلہ رسیں روپے آٹھ آنے۔ کتاب پاکستان  
کی بطبورہ ہے اور کتبہ تخلیقی تھے خاص کوشش سے کچھ شے  
منکار سے ہیں۔ شاھقین جلد توجہ دیں۔ قیمت ۰۱۔۰۹

## امام اعظم ابوحنیفہ کی مفصل سوانح حیات

از عالم شعبی نہایت۔ مسلمانوں کی اکثریت امام ابوحنیفہؓ کی  
پیروی ہے۔ لیکن کم برگ ہیں جو مدینہ کے اقبالیہ میں کی سو اسی حیات

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ ہے۔

— مکتبہ بجلی۔ ضلع دیوبند سہار پور (و۔پ۔)

سے واقع ہوں پسیروں انسان اسی کام کو پیدا کرنا ہے۔  
اس میں آپ کی زندگی کے مفصل حالات اور ایمان انفراد  
و اتفاقات صحیح کئے گئے ہیں۔ قیمت تینے روپے۔

## حیات شاہ ولی اللہ

غیر منقصہ شہنشہہستان  
میں طوم دین کا ایسا کرکٹے

والے اس بزرگ انسان کی مفصل سوانح مبکور نیا شاہ ولی اللہ  
دہلویؓ کے نام سے جانتی ہے۔ اور جن کے انسان سے اجت  
سد کہیں سبک دش ہیں ہر سکتی۔ باہم اختلاف رکھنے والے  
صحیح قابل ذکر کروہ اہمیت اپنی اعلان تھے" مانستہ ہیں اور  
حق یہ ہے کہ ان کے علمی کارنامے زندہ جاوید ہیں۔ انکے  
آیا واجد اور اساتذہ کا مہسبوط تذکرہ بھی شاہ ولی اللہ کا بچہ  
قیمت مجلہ پڑھ دیجے۔

## محمد بن عبد الوہاب

انہوں لا مسعود عالم

بسی وی

بادھوں صد کا بھرپور کے شہور مصلح شیخ الاسلام محمد بن  
عبد الوہاب نجدیؓ کی پسیروں اور دعوت یہ علمی فتنی تصنیف  
جس میں مشرق مغرب کے تمام ماحض بوری طرح انعام کو فلسط  
نیمیوں اور غلظاً بیانیوں کی حقیقت ملکیتی ہے۔ نہ صرف کتاب پڑھ  
کے حوالے ہمہ شہر ہیں۔ بلکہ ان کتابوں کی علمی کارکنی بیزیزی  
اور مقام کو بھی تفصیل بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کی شفاقت  
و اہمیت سکتے فاضل مؤلف کا نام ای کافی ہر قیمت پانچ روپے

## حیات شیخ الاسلام

علام شیخ احمد عثمانی شکریہ

در اتفاقات۔ قیمت پانچ روپے۔

شہر میسید کر بلبا من گھرست در ویتوں در نیال آریتوں  
امام حسین کی شہادت کے تاریکی رائق

سے پاک مستند عالم کی لکھی ہوئی۔ مجلہ قیمت عہد ۱/۶۱۔

تاریخ الاسلام

لے جستہ جستہ اتفاقات جو یا ان  
انفراد پسیروں کے مامل ہیں۔ مستند اور عام فہم۔

تین حصوں میں مکمل قیمت دو روپے پچھا نے

(مجلد تین روپے)۔

## تفویت الامان

تمام تحلیقہ سائل کیسا تھے  
تازہ اپریشن تائید یا ان اور

باطل میں بیٹھنے پا جاوی۔ اپریشن قریب الحتم ہے جلد طلب  
فرمائیں۔ قیمت چار روپے رہمہد بانجروپے)

## صراط مستقیم

(اردو) اب روشن کتابت و طباعت  
کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ بدعتات کار و ادارات الائف دین

کی تحقیق قیمت مجلہ تین روپے (جلد اعلیٰ چار روپے)  
مشہور صحابی رسول ابہر رضی

کا اپنے شاگرد ابن مفتی کے

لئے مرتب کیا ہوا جو خود حدیث جسے مشہور محقق جناب ڈاکٹر

حیدر اشتر اپریٹ کیا ہے اور چونکی بار شائع نہ کیا ہے۔

شردیع میں فتن حدیث پر لا جواب مقدمہ ہے اور حدیث کو روشن ٹھاپ سے چھاپ کر مقابل کے صفحہ پر تعریف اور

تفسیری نوٹ دیتے گئے ہیں۔ اس صحیحہ سے بخاری مسلم

و غیرہ کی صحت کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ صحیحہ کہاں سے کب ملا؟ اس کی تفصیل بھی کتاب ہی میں دیکھئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مکتوبات مقدسرہ کے فوتو ہمیشہ کتاب ہیں۔ کاغذ عمدہ سیدہ۔ پھر تین روپے آٹھ آنے

(جلد چار روپے آٹھ آنے)

## شاملہ اسلام

(رجسٹریشن)

(رعایتی ثبتت مجلہ تین روپے)

## الشہاب الشافع

حضرت مولانا سید حسن احمد

تھیفیض ہے جس کی تحقیق کی گئی ہے ذکون کوں بیعتیں

گناہ اور معصیت ہیں اور کرن کون کسی راحت و ثواب!

اگر کچھ چاہئے ہیں کہ اپنی رسومات و تقریبات اون بھروس

سے یا اس صاف رہیں تو اس نوگاہ میں تو ضروری ہے کہ اس کا

اطلاع کریں۔ نیا اپریشن عمدہ کا غیر اچھی سنت بلباخت

بر قسم کا کتنا ہیں ملتے کاپتے۔ کتبہ جملی دیوبند ضلع سہارپور (یوپی)

کے ساتھ تیمت عجم - ۱/۱۲/۱

## کتاب الصلوٰۃ

کی تصنیف کاروڑ ترجمہ جو اس کو  
درست ترین طریق پر ادا کرنے کے لئے بہترین مدخلہ ہو ہے  
مستدرجم ہے از جو کے ساتھ حضرت امام کی حیات مبارک  
توضیلی رکھنے والی ہے اور فتنہ خلق قتلہ آن کے مسئلہ میں  
امام صاحب نے جو عظیم تکالیف انجام اُن کا پورا حال  
آخر ایجیز طریق پر درج ہے۔ قیمت مجلہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

## اسلام اور انسانی قانون

کی لاجواب تصنیف

کاروڑ و ترجمہ۔ قیمت پندرہ آنے۔

## حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور عوتوں وغیرہ  
جن کے مطابق سے روح تازہ اور سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ تاریخ

اپریشن عمدہ طباعت و کتابت اور سفید کاغذ۔ تحدیث ۱/۱۲/۲

## علم الحدیث

تحقیق کی گئی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ یورپ  
کوں بن فائض تاریخ پر ناز سے اسلام ہزار برس پہلے

اس کو مکمل کر چکا ہے پھر کل ایک جلد۔ قیمت عجم - ۱/۱۲/۱

## تفصیلہ کرن مناظرہ

دیوبندیت اور بریویٹ کے  
دریابان ایک سرکتہ الارکانم۔ دودھ کا دودھ پال کا

پالی۔ واحح اور مکمل محتلوں کے بعد حق و باطل کے  
استیاز میں کوئی ریب و شک باقی نہیں رہتا۔ صفات ممتاز

## تحقیق اسم اعظم

کتاب کی عمدگی و رفتہ نام  
معنی سے خوب ہر ہے اس مختصر

کتاب میں حدیث اور تصوف کی معتبر کتابوں سے اسم  
اعظم کی مکمل تحقیق کی گئی ہے اور مجرب علوں کا بیان  
بھی ہر شستہ کتاب ہے۔ عمدہ کتابت اچھیا کا فخر  
قیمت صرف پانچ آنے

# قرآن

## قرآن بیکریتی

## قرآن معرف

**قرآن بیکری قلم روشن حروف**  
 یہ قرآن ہوئی طنزرواں کے لئے بہت مفید ہے  
 اور اپنی نگاہ واسے بھی لے تلاوت کریں تو  
 بینائی کی قوت نہیں کم صرف ہو گی نمودہ سامنے  
 ہے قلیل تعداد میں پاکستان سے مسکایا گیا ہے  
 ہدایہ مجلد سالم کرچ گیارہ روپے۔  
**مجلد اعلیٰ سیرہ روپے**



ترجمہ:- علام شیرازی مولانا محمد الحسن شیخ النبی۔ تفسیر:- علام شیرازی محمد عثمانی رح  
 اس ترجیہ کی حصہ صحت یہ ہے کہ باجاورہ بھی ہے اور لفظی ترجیہ کا تناسب بھی محفوظ  
 رکھا گیا ہے۔ تفسیر میں علام شیرازی احمد بن ابی علوم کا پوٹر اس خوبی سے رکھ دیا ہے کہم پڑھ  
 لکھے اور اسی علم برادر اسکی سلامت و صحت سے سقید ہوتے ہیں تھے میں تھمار میں عصاں کو زے میں  
 دریا، چھائی ٹبرے انتہام سے ہائی کانگ میں کرائی گئی ہے۔ تمام کاتاں بالا کا عدد  
 علی درجہ کا ضرب و اچنا۔ چلد خوشنا میلدار۔ چند ہی شے موجود ہیں۔ ہر چھ میں ۳۳ ریپے۔  
 (بھلی ہائیٹس روپے قیمت شوخ بھی جائے)

مترجمہ:- حکیم الدامت مولانا اشکر فعلى قصانوی سرحمۃ اللہ علیہ  
 اہل علم ہانتے ہیں کہ مترجمہ موصوف کا ترجیہ سلامت و تقاہست ہے اپنی طلبیوں رکھتا پڑھنے  
 پڑھنے عورہ ولائی کا عذر حنفی زمین اور ورش العالی چھائی کے ساتھ چھاپے ہے۔ حاشیہ پر  
 تفسیری توث۔ ہری محلد کرچ دش روپے آٹھ آئے رجہ میں اٹھا تیر روپے

متوسط حروف کا روش اعراب والا درفت مجلد کرچ چار روپے للعمر  
 جل قسم، نیا ان اعراب ازیاد صفویات والا مجلد کرچ کافہ عورہ تقدیمیت دس روپے

پندو پاکستان سے طبیورہ قرآن بیکری تحریم کا کتب بخاتی میلنے کا پتھر۔ مکتبہ سلی دیوبند روپے

**تازیہ نے اُسرد د توحہ المبہمات** [یہ کتاب پندرہ مولو علیت اور حکمت و فضیحت کا ایک بہتر جھنپڑہ ہے۔ اس میں نظرت الشانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو شرعاً علت میں مرغوب کو مطلوب ہے اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نام مرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔ اُردو و بعد اُرپی ہے۔ تاکہ عربی دراں حضرات بھی ستفیض ہو سکیں۔ صفحات ۲۰۰ کتابت و طباعت اور کاغذ سہب میماری۔ مجلد جس پر حصہ ڈسٹ کو رہے۔ قیمت تین روپیے۔]

**فقر الحدیث (اوردو)** [اس میں سوالات کے جوابات صحیح احادیث سے دستیج ہیں۔ بخصر اور مقدمہ کتاب گویا احادیث بجواری اور فقیریہ کا بیش بہا اور مبترک ذخیرہ ہے۔ قیمت صرف ۱۰/-]

سر اپا الفاظ کی صورت میں بیش کیا گیا ہے۔ بیش لفظ سید ابوالا علی مودودی کا ہے۔ مثالیں بیکیں۔ قیمت ۱۷/-  
**سیہرست پاک** [صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بہادر کو فتح کی باؤں کا پختہ۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آٹے۔  
محمد بنوی میں نظم حکمرانی حسن بن انس جذہ طاٹ محمد بن عیوب وغیرہ کتاب اپنے موضع کی بالکل الٹکھی جیز ہے۔  
فرست کے چند عنوانات بلا حظہ ہوں:-  
محمد بنوی کا زام تسلیم۔ آنحضرت اور جوالي۔ قرار آنی تصور قملکت۔ دنیا کا سب سے بڑا خیری دستور وغیرہ۔  
خریر کی بنیاد حسن حسن اعتماد اور خیال آرائی ہیں سلکر  
چیز کو مخصوص تاریخی دلائل۔ سے ثابت کیا گیا ہے تفسیر پائیج سات زبانوں کے حوالوں سے کتاب مزین ہے۔ لفیض یہ کتاب آپ کے دینی مطالعہ کی بیش بہا جیز ہے۔ قیمت مجلد مع ڈسٹ کو رپاروپے آٹھ آٹے۔

**آداب المتم** [کتابوں سے رسول تکمیل صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی حسنہ و عاداتِ حسنہ اور حلیہ شریف وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی محرماتِ نجی ہی و داخل کتاب کو دیتے ہیں۔ عمد کی کی خمائست کے لئے صاحب تایف مشغی خود شفیع صاحب کا نام ہی کافی ہے۔ اچھا کافہ دریافت کیا جات۔ سوشن چھپائی۔ قیمت صرف ۸/-

**اسلام** [سولا نا عاشق الہی صاحب بیرٹھی صیہ متند عالم کی لکھی ہوئی اسلامی تاریخ۔ متند روایات و حدیث سے کام بیا ہے اور یہ عدالت زبان تعالیٰ کی جگی ہے۔ سالگرد عید پیرا یہ میں اور تاریخ دیکھی ہو تو اسے دیکھیں۔ مجلد مجدد ڈسٹ کو قیمت سات روپیے معاشر رسول اللہ کی سیاسی ندی گی احمد بن عبد اللہ کے تھمے۔  
اشتہار میں اس کتاب کی تمام خوبیوں کا اجمالی تعارف بھی ممکن ہیں۔ لب خضری ہے کہ شائع صفحات میں بیش مضافیں و معلومات کے خزانے بھروسے ہوئے ہیں۔ متعلقہ فقہت جات اور حضور کے گرامی ناموں کی اصل کے قوتوں بھی شامل کتاب ہیں۔ پریمجلد چار روپے آٹھ آٹے۔

**سدت رسول** [تفصیل ہے جس میں حدیث کی تاریخ پر محققانہ روشنی دالت کے علاوہ صحابہ اور تاجیر وغیرہ کے طرز عمل اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر سر جعل گھٹکوں کی جگی ہے۔ تمام ولائیں قرآن و حدیث کے حوالوں سے دلپذیر اندازیں پوش کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد و دروپے چار آٹے۔

**سر اپا رسول** [مذاکرہ میں ظاہر ہے۔ اس مقدس کتاب میں آنحضرت کی ذات گرامی کو تمام ہی گوشوں کو معتبر روایات دلائل سے سامنہ لا یا گیا ہے۔ امضا بیٹھا، کھانا پینا، سونا چاہن، بون مسرا نا، معاملات اخلاق، عادات، مرغوبیات، غرض آنحضرت کا انتہا کا نام

# حدیث کی بحث و مکتب کا اردو ترجمہ

کاغذ سعیدہ، کام ہے یہ بلا جلد سولہ روپے اور جلد سیمیں لفڑا ہے۔  
اجلد پختہ میں رہیے اسکے

**ترمذی شرافت** [الدعا مکمل] صاحب ست کی مشہور کتاب ترمذی  
شرافت کا بھی اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے اس فیض نعمہ  
کاغذ، لفڑیں طباخت و کتابت، حشمت اول جلد و شرمنے پے  
حشمت دوم جلد و س روپے اور حشمت ایک ہی وقت طلب کریں  
تو ایک روپے۔

**بلوغ المراحم** [عربی بیان دادو] اعلاء حافظ ابن حجر کی شہزادان  
اردو ترجمہ ایک شش شاخ کیا گیا ہے۔ این حجر کا ان قسم میں کیا جائے  
ہے؟ باخبر حضرات پو شیدہ ہیں آپ کی یہ تصنیف بخاری  
مسلم، ترمذی، ابو داؤد و اور جلد مسند کتاب احادیث سے  
مختبک کئے ہوئے ورنی احکام کا گلہ دشہ ہے جو کون ہیں دین  
کے مراد ہے، کم تینیاں فتنہ اور زیادہ پنچھے لئے، دلوں سے  
کتاب سے برپا فنا وہ اٹھا سکتے ہیں اجنبت جلد اٹھ روپے  
**مشارق الاول والآخر** [عربی] پمشہود مسودت کتاب پنچھوپیں

ستہول ہے اس میں امام رضی الدین حسن صفتی رحمۃ بخاری  
مسلم سے ۲۳۲ قوی احادیث صحیح کی ہیں اور تازہ اشاعت  
میں ایک ترتیب ہی ایوب پر کی گئی ہے اجل سے پیغام  
کر لیتا ہے اسان ہو جاتا ہے کوئی فتنی مدرس حدیث  
سے نکلا ہے اتنا ہے ایڈیشن احادیث کا عقیق منسخ اردو و تر  
رکھا گیا ہے اور ساقط ساقط ترشیح و توضیح کی گئی ہے۔ سائل  
میں مختلف المذاہع مسلکوں اور رادیوں کا بیان بھی ہو گیا  
و طباعت لفڑیں کاغذ سفید لکڑیا ہے یہ بارہ روپے اور جلد سیمیں  
تیرہ روپے۔ اجلد پختہ چودہ روپے اعوام و خواص روؤں کے  
لئے بڑا نیتی تخفہ ہے۔

**بخاری شرافت** [الدعا مکمل] بعد کتاب الشافعی ان کے بعد  
سب سے زیادہ صحیح کتاب، بخاری شرافت کا اتنا مکمل اردو  
ترجمہ آج تک شائع نہیں ہوا ایسے سلسلہ ادبیات مبارک  
کو شیش ہے جو اصحاب المطابع کو اچی چیز کی ہے، امام بخاری کی  
جمع کردہ ۵۵۰۰ حدیثوں کا سلیں اور قابیں اعتماد ترجمہ پاکزہ مکتب  
و کتابت سے اچھے سہیکا غذہ پر آپ مکتبہ تحریقی دیوبند  
سے ماضی کر سکتے ہیں، یہ تین حصوں پر مشتمل ہے جنکی مجموعی تعداد  
صرف چھ بیس روپے ہے۔ اجلد سیمیں دو تین جلد سیا میں مدپے  
اجلد پختہ درمیں جلد تیس روپے، ہر حصہ الگ الگ بھی طلب  
کر سکتے ہیں، اسی تیس فی حصہ تو روپے تیہت ہو گی۔  
اجلد پختہ گیارہ روپے ا

**موطا امام مالک** [ترجمہ عربی لاح اردو] احادیث نبوی کا  
وہ توش بھا ذخیرہ ہے جس کو سالہا سال امام مالک کے ہر کسوی پر  
پر کھکھ کر اپنی جمع کردہ احادیث سے اختباب فراہ مصلاناں عام  
کے نئے نمرتی کیا کتاب اصل عربی با اعواب اور اس کے مقابل  
اردو ترجمہ از علامہ وحید الزبان ارجح ضروری فوائد اس عدالت  
کیسا مخلوط ہوئی ہے کہ آج تک اس کی انتہا و مکتب کا ایسا  
حق ادا نہ ہوا ہو گا۔ صفحات ۴۹۲ کا غذہ سفید ایہ یہ بلا جلد  
پاکہ روپے۔ اجلد سیمیں تیرہ روپے اجلد پختہ چودہ روپے،  
**مشکوہ شرافت** [الدعا] بیش بھا ذخیرہ ہے، ایسی تحریک کی  
کیا رہ کتابوں بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد ایں یا ہے  
ہنایا امسنا امام احمد اسنن امام مالک امام شافعی مسیقی اور  
واری کا عطر، اس کتاب پر مشکوہ عربی کی تاصمیم احادیث کا  
مکمل ترجمہ من ضروری نظریات کیا گیا ہے اور حلیثے پر بھی  
عزمات قائم کر دیئے گئے ہی دو جلد ایں کا ہے۔

**حسن حسین مترجم روزی (دارد)** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت دعاوں کا عدیم الفیض جمیع عصر!

**مولفہ:** مولامحمد حمدان جزری - مترجمہ: محمد عبد العلیٰ ندوی -

یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوت و خلوت کی مناجات کا سب سے نجیع ترین و جامع فہرست ہے، ہر سو فہرست کی مناسبت سے جامع کلمات راس میں مرتب ہیں۔ ایک عورت سے جملہ اطراف علم اسلامی میں ادا کار و ادعا ہے کا یہ مجموعہ خاص و مامبین مقبول اور ہر طبقہ کا مقبول ہے۔ اس کی مذاہل ایام پر منقسم ہیں تاکہ ورد میں بھی ہمہ ملکے عربی تین کے سے نہ ترجمہ اور بھرپور شرح فوائد نہایت دیرہ زیب صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلہ سارٹ ۱۰ روپیہ۔

**احسن اسرار** [تادفات انساب کا عال] مکمل کتاب النازی امکمل کتاب الاولیاء۔ کتابات الاولیاء۔ حضور کے نامہ مکاتیب۔ حجۃ الوداع کا پورا عمل۔ ازواج سطہرات کے حالت اور بے شمار اطہرات کا ذخیرہ ہے۔ علاوه ازیں ہرستے اہم مرکزی الاراد سائل پر ملائی سمجھتے ہے اور یہ تمام حضرت میں صحیح ترین روایات سے مأفوہ ہیں کتابت و طباعت اور کا غذ سب بہترین۔ صفحات ۲۵۶ مجلہ نیت بمعہ و مترجمہ قیمت ۱۰۰ روپیہ۔

**مقدمہ ابن خلدون** [دارد] ابن خلدون کو مسلمان ہی بخیں جزئی اور یورپی علماء بھی فلسفہ، ادبیات کا بندر پا ہے و مددی سمجھتے ہیں اسی پر کتاب حسین مقدمہ ابن خلدون کے نام سے تمام دنیا بیشتر ہوئے عربی سے اور دیگر میں ترجمہ موس کے میداری لکھائی چھپائی گیسا تھا اسی پر نسبتی بخی ایسی اہمیت اور سکھوں میں جشت کوہمان ہتا ہے تاکہ سکرپٹ کو شیشی میں مونکر کیمیا بخی یہ کتاب چھاپا ہا ب پرستشیل ہے جس میں ایک نصیلیں قائم کردی ہیں تاکہ قاری کو کوئی دشواری نہ محسوس ہو۔ جو باب کیاں میں ہا لاظہ فرمائیں۔ باب اول انسان آبادی کا اجمالی بیان۔ باب دوم بدھی آبادی اور ختنی اقوام اور قبائل کی بیوہ و بیش اور ان کے حالات و کوائف۔ باب سوم سلطنت و ملک و خلافت اور مراتب سلطانیہ کا بیان اور وہ امور جو ان کی پیش آتے ہیں۔ باب چہارم شہر و اصحاب اور تمام آبادیوں کے اگلے و پچھے حالات۔ باب پنجم معاش اُس کے حصوں کے ذریعہ اور اس کے عام لوازم و عوارض۔ باب ششم علم کی اقسام۔ عقیم اور اس کے طریقے سعی عوارض و لواحق جو وضیع رہے کہ اس پر پتھریوں میں بھی تقدیسی ہیں جو خود اپنی جگہ خریزتہ علم ہیں۔ آخر کتاب میں ان ملاقات کے کہ جماں خلدوں پیدا ہوتے جماں یعنی پانی اور جماں تعمیر ہے۔ پتھریہ و فوسمی دینے گئے ہیں۔ سماں ہبھی جنم مقاتات و ممالک کی تاریخ بیان ہوئی ان کے نقشے بھی ہمہ شہنشاہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ سپیدہ ولاستی۔ صفحات ۲۷۸ قیمت ۱۰ روپیہ مکمل

**تحفہ آنحضرت** [از راز تصنیف شیعوں کے درمیں سے سائل دینیہ میں شیعہ حضرات جو عقائد رکھتے ہیں اپنے قصص بھرپور اور لا حجاب تنقید۔ لکھنے پر میں ہرگز لیکن شیعہ حبیر بن ابلک آجکل جواب نہ لاسکے (۲۲۷) صفحات کی یہ تحریم و بیظیر

تخفیف عمدہ کا قدر پر تحریکی ہے۔ ترجمہ میں اور عالم امام۔ قیمت شرہ ۱۰ روپیہ۔ مجلہ نیت پندرہ روپیہ۔

**حجۃ اللہ العزیز کا سلیل** [دارد] ترجمہ از علام عبدالحق عقائی۔ نور محمد امیج المطابق نے اسی پر نظر معموق خوش اسلوبی کیسا تھا

اس میں تین چھاپائے لکھائی چھپائی کا نزد سب میعادی۔ وجوہوں میں مل جملہ میں ۱۰ روپیے

**اسیحہ الرجال** [دارد] ادنیٰ کے صحیح ممالات درج کئے گئے ہیں کتابت طباعت اور اہانتہ

میں جس پر خوبصورت ڈسٹ کورت۔ قیمت سے ۱۰ روپیہ۔

**چند تفاسیر و دیگر عمدہ کتابیں**

**تفصیر بیان القرآن** حکیم الامت سولانا اشرف فقیہ یونی یا شور زادہ تفسیر محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ اتنی مستند علائقی کی ادا  
اثنی مقبول ہوئی اگر بعد اکثر تفسیرین نے اسے اپنی تفسیروں کی جیا دنیا پایا، اس میں صرف نیس ترجمہ  
اوہمہ تفسیر ہے بلکہ حواشی پر لشکن لغات بھی ہے اور جن آیات کے مستعلق کسی صحابی سے کوئی تفسیر سچوں ہے اس کا بھی ذکر  
ہے۔ علمت طباعت و کتابت۔ مسیحہ علیہ السلام کاغذ۔ سازہ ٹپا۔ مکمل یا رہ حضتے ہی سماں تھر و پیڑے (محلہ دو جلدیں) میں سترستہ ہے۔

**نیشنر این کیٹر اردو** کون باختر مسلمان ہے جس نے اس شہرہ آفاق تفسیر کا نام دستا ہوگا۔ مژدہ ہو کر کارخانہ "اصح المطالعہ" میں محل تیکت پذیر یحود رہے (بڑھ جلدوں طیورہ علیحدہ بھی تسلیم کیتی ہے)، جلد اول سترہ روپے (دوم ہارہ روپے) اکٹھا آئے۔ سوم ہارہ روپے آٹھوائے چہارم ٹوں روپے۔ خیم ہارہ روپے۔ ہر جلد جبکہ ہوگی۔ اب سڑاک پارہ بھی تسلیم کیتی ہے۔ **جیت** (زارت) ہارہ ۱۰۰

**تفسیر موضع القرآن** جاب شاہ عبدالقادر جیلانی کی یہ مشہور زبان تفسیر بے حد سنت سمجھی گئی ہے عرصہ سے کیا تھی اب ہمارے یہاں مل سکے گی۔ بیکار آسان اور دلش زبان میں سمجھی گئی ہے ممکنی تسلیم والے حضرات مجید ہاؤسائی سمجھ لیتے ہیں۔ کتابت طباعت میباری ہے۔ کافد سفید والا یعنی سائز تقریباً ٹانی سے دو گناہ صفحات ۶۳۷ ہیں۔ ایک ہی عدس مکمل سے اتنا تمام خواہ کراچی - غوث کام - ٹکٹکا - ۱۹۷۸ء۔

ایسے ای جدیں مل سے ہے ان نام عربیوں کے باوجود ہدیہ عیر جلد کا صرف چند شے را درج کر دیا گی مولانا حمید الدین فرازی کی تفسیر قرآن کے چند ا蛟را کے اور دو ترمیعے پہلے ہو چکے ہیں لیکن اب صرف سے قطعاً ناپاب تھے اور اگر ایک دو کہیں سے دستیاب بھی ہوئے تو وہ قاری کو سچل مکون والہیان نہیں دے سکتے تھے۔ اسی ضرورت کو مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے محسوس کیا اور اُس بھروسے ہوتے شیرازہ کو بھی کردیا۔ صاحب ہی ساختہ صاحب تفسیر کے تخت حلالت زندگی بھی اسی میں شامل کر دیتے ہیں جو قابل مطالعہ ہیں۔ عسرہ نکاحی ہجتا ہے اول نکتہ کا خذ نوبصورت جلد پڑھائی پڑھنی ڈالی۔ ہدیہ مجلہ للعکش صرف چند شے حاصل ہو سکے ہیں جس قدر جلد مکن، بو طلب فرماں میں ہے پھر مل سیکیں۔ فیتمتہ اے اے

**البيان في علوم القرآن** شہرور تفسیر حنفی کے مصنف سولانا عبد الحق محدث دہلویؒ کی علمی الشان کتاب دی ہے جس کی توصیف میں علامہ الفروض شاھ صاحبؒ جیسے علامہ نتھے یہ الفاظ نتھے کہ الگرچھ اس کی نظر نہیں ہے۔ لیکن واثق نہیں خدا کی ذات و صفات بتاسخ۔ ملکگیر جو زاد و سزا پنجت و دوسرے بنوت زمانہ و منورہ استعارہ و کنیت اور اختلاف قرأت کی بھیں صفتیات ۷۰۰ کا غذ ریکھا جیسا معاشری۔ قسمت ۷۰۰ اور دیے احمد بن حنبل کے نتھے۔

شیخ الاسلام امام فرازی کی شہرہ آفاق تینیف اکسپریس ریاست گاڑا اگر آپ اس سرکت الارام کا بروڈ کامن لے لیں تو ملاحظہ نہیں فرمائیں گے  
کیونکہ سماوات کا اردو توجہسے اکسپریس ریاست کا بھرپور ریاست ہے۔

**کتاب التوحید** توحید کیا ہے اور شہر ک و ب دعوٰت کے کہتے ہیں؟ اس کا تشفی بخش جواب قرآن و احادیث کے مستند حوالوں سے۔  
یقیناً محدثین روپے

اہم کتب و قرآن میپارے اڑاں فیض پرستھے کامیاب تھے۔ مکتبہ کتبی دلوبند سماں نوور (ریڈ)

# علماء کرام کی مقبول اور قابل پیدا رہو تصانیف

۱	کتاب حقيقة اسلام اور علماء عاشق ائمہ برہنگانی	مر	دیار دلدادت بنوی رام اب المکلام آزادی	۳/۸
۲	کتاب حجت بنوی	مر	بسیار اذون کا اسٹنڈرڈ	۱/۱۰۶
۳	الغصہ انسانیت	مر	مفتی الدوار شیخ زادہ میرزا میرزا عینی	۱/-
۴	روابی برخ	سر	لیبری اند خوب	۱/-
۵	خواشیں اسلام کی پہلوی	مر	چل صدیت	۱/-
۶	دموانا سید سلیمان ندوی	مر	اعمالات یعنی نیکی بیان	۱/-
۷	سیدان حضرت مجید	مر	میراث الحدیث	۱/-
۸	مولانا صالح احسن بخت اشی	مر	علم الادین	۱/-
۹	تفہم مسلمین مکمل تہذیب (ولانا حضرات کتاب)	مر	حکایات محسا میبلد رامولانا ذکریا حبیب	۱/-
۱۰	عویض حاشیہ مسلمین میبلد	مر	احسان بنوی ترجمہ شاکل ترمذی میبلد	۱/-
۱۱	تفہم مسلمین میبلد	مر	تفہیمات مجید رامولانا امین احسن اصلانی	۱/-
۱۲	رسول اللہ کے سحرے	سکر	توضیحات مجید	۱/-
۱۳	رسول امین سید صالح احسن	سکر	تجھیٹ کتبہ مجید	۱/-
۱۴	مسلمان خادم مجید	مر	شہزادہ مجید	۱/-
۱۵	رسولی مخدوم ایضاً صاحب انعام کا	مر	شہزادہ اور ترقی	۱/-
۱۶	مسلمان بھروسی مکمل مجید	در	مسلمان کی پس کا وادھ مکار	۱/-
۱۷	قدوی جنت مجید	در	اصلاح انقلاب	۱/-
۱۸	میری لاز	در	اسلامی فردگی	۱/-
۱۹	جنت کا حکمت	در	امانت مسلمانی مائیں مجید	۱/-
۲۰	دووات مجیدیت مجید	در	رسولانہ عاشق اکی بیر بخشی	۱/-
۲۱	رسولانہ کی صاحبزادیان مجید	در	اسلام کا نظام حیات	۱/-
۲۲	حقیقی اسم علمک رمز وظہر	در	اسلام اور جہادیت	۱/-
۲۳	کرامات صاحب اپنے مجید رامولانا عاشق ایضاً برہنگانی	در	جماعت اسلامی کی درخت	۱/-
۲۴	شاہنما اسلام رمیبد رامولانا عاشق ایضاً برہنگانی	در	شہسیر کیلے مجید راملا ماضی شیخ	۱/-
۲۵	اصباب زوال امانت مجید رامیکب رامیکب رامیکب	در	آوابالبسی	۱/-
۲۶	کتاب المعلومہ مجید رام احمد بن جبل	در	آدوب المساجد	۱/-
۲۷		در	مقالات آزاد اور مجید رام اب المکلام آزادی	۱/-
۲۸		در	حالات جہنم	۱/-
۲۹		در	اکرم الفسلین	۱/-